ERNATIONAL URDU MONTHLY
KHELAFAT-E-RASHDA
Faisalabad Pakistan

بیاد:- امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی (شہید)

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو آپس میں تفرقہ نہ ڈالو (القرآن)

سپاہ صحابہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ

# خلافتِ راشدہ

فیصل آباد (پاکستان)

ستمبر ۱۹۹۲ء

محمد رسول اللہ

شورکوٹ میں سپاہ صحابہؓ کا کارکن شہید کر دیا گیا

سانحہ بہاولپور کے مین کردار شیعہ ہیں

قومی اسمبلی میں ناموس صحابہؓ کا بل اصلی متن

مولانا اعظم طارق پر قاتلانہ حملہ

سپاہ صحابہؓ کے ایم پی اے عابد حسین نے ریکارڈ ترقیاتی کام کروائے

چنیوٹ میں قرآن جلانے والا گرفتار

ھندوستان میں شیعت کیسے پھیلی؟

رجسٹرڈ نمبر ۷۷-۳-جی

# ماہنامہ خلافت راشدہ

شمارہ نمبر ۹/۱۰ ● ستمبر-اکتوبر ۱۹۹۲ء ● جلد نمبر ۳


**بیاد** شہید ناموس صحابہ مولانا حق نواز جھنگوی
بانی سپاہ صحابہ پاکستان

**نگران اعلیٰ** حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان


ایڈیٹر مسئول۔ خالد عمران

**مجلس مشاورت**
حضرت مولانا محمد اعظم طارق

جناب محمد یوسف مجاہد — جناب طارق اقبال چوہدری — جناب شیخ محمد اشفاق

**قانونی مشیر**
- محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ
- چوہدری مختار احمد ایڈووکیٹ

**سرکولیشن و اشتہارات**
عبد الغفار سلیم اعوان۔ شرافت علی فاروقی
جناب بشیر احمد

**اندرون ملک نمائندگان**
کراچی شیخ شہزادہ عالم ● لاہور جہانگیر خان ● اسلام آباد ... محمود
راولپنڈی ... ● پسرور اعجاز احمد قاسمی
سرگودھا احمد علی معاویہ۔ مولانا ضیاء الحق
... ● ... عبد اللہ
مانسہرہ ... 
ملتان ... 
...

**بیرون ملک نمائندگان**
دبئی۔ ملک نور محمد اعوان ...
الصین۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی
ابوظبی، ممتاز ایوب۔ برطانیہ، حافظ عبد الحمید
ہانگ کانگ۔ محمد طیب قاسمی
بنگلہ دیش۔ حبیب الرحمن
سعودی عرب ظہیر الاسلام
لیبیا حاجی عبد اللطیف نعمانی
امریکہ۔ حافظ فاروق۔ جاپان۔ نثار احمد ...



ایڈیٹر
انجینئر طاہر محمود


## اس شمارے میں


4 بلیئر انتخاب کانفرنس میں شیعہ کی فائرنگ خالد عمران
7 مولانا اعظم طارق کی گرفتاری
8 عارف والا میں سیدنا فاروق اعظم کی توہین
ایرانی صدر کا مشورہ یا مکاری
9 سانحہ بہاولپور کے مین کردار شیعہ ہیں؟ ---- انجینئر طاہر محمود۔
11 ہمیں دامن تھام لینا چاہئے۔ ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی
14 سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم امجد مصطفےٰ سرانی
15 ہندوستان میں شیعیت کیسے پھیلی؟ محمد باقر جامی
27 مولانا محمد اعظم طارق حالات و واقعات محمد حمزہ مغل
28 وزیر اعظم پاکستان کے نام کھلا خط ثناء اللہ ساجد
30 انڈیا میں شیعیت ماضی و حال شکور بلوچانی
43 قرآن نذر آتش .... توبہ توبہ ---- محمد اعجاز قاسمی
45 اک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی ---- رانا اسید علی حنفی


## معذرت

بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ستمبر اور اکتوبر کا رسالہ اکٹھا شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کیلئے معذرت خواہ ہیں۔

(ادارہ)


ترسیل زر اور خط و کتابت کا پتہ
ایڈیٹر ماہنامہ "خلافت راشدہ"
اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد فون ۳۱۱۳۴

انجینئر طاہر محمود نے اسود پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے طبع کروا کر دفتر ماہنامہ خلافت راشدہ "اشاعۃ المعارف" ریلوے روڈ فیصل آباد سے شائع کیا۔



Scanned by CamScanner

# پیغمبرِ انقلاب کانفرنس فیصل آباد

## لمحہ بہ لمحہ کہانی

**کانفرنس کے آغاز ہی میں شیعہ نے امام بارے سے اندھادھند فائرنگ شروع کردی، ایک اعلیٰ افسر نے کہا سامعین انسان ہیں یا فرشتے!**

خالد عمران

سپاہ صحابہؓ فیصل آباد کے ضلعی سرپرست مولانا محمد رفیق جامی نے تین ماہ قبل قائد سپاہ صحابہؓ کے مشورے اور عبداللہ ابن زبیر یونٹ سنت پورہ ڈگلس پورہ کے کارکنوں کی خواہش پر (دھوبی گھاٹ) اقبال پارک فیصل آباد میں عظیم الشان پیغمبر انقلاب کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا۔ شہر بھر میں کارکنوں نے تیاریاں شروع کر دیں۔ خوبصورت اشتہار چھاپے گئے۔ دیواروں پر ہر یونٹ نے چاکنگ کی۔ حضرت مولانا محمد رفیق جامی نے ضلع بھر میں تقریباً ایک درجن مقامات پر عوامی تربیتی اجتماعات کے ذریعے عوام کو اس عظیم کانفرنس کی غرض و غایت سے آگاہ کیا اور انہیں شرکت کی دعوت دی۔ مرکزی قائدین ہر دوسرے تیسرے روز اس کی تیاریوں کا جائزہ لیتے رہے۔ دوسری طرف اس کانفرنس کے انعقاد کے اعلان کے ساتھ ہی شیعہ اور انکے ایجنٹوں نے اس کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کے منصوبے شروع کر دیے۔ شہر بھر میں بکاؤ مولوی جگہ جگہ جا کر سپاہ صحابہؓ ناکام بنانے کے لئے سازشیں شروع کر دیں۔ پہلے تو 14 اگست کو ہونے والے قرآن سوزی کے واقعہ کو سپاہ صحابہؓ اور علماء حق کے نام لگایا گیا۔ اخبارات کے ذریعے اس کو ہوا دی گئی۔ پھر سرکاری درباری مولویوں کو بلا کر باقاعدہ ہدایات دی گئیں۔ دونوں طرف سے اپنے اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے بھرپور کوششیں ہو رہی تھیں ایک طرف صحابہؓ کے دیوانے۔ حق نواز شہید کے روحانی بیٹے اپنے قائد کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے بھرپور محنت کر رہے تھے۔ یاد رہے کہ امیر عزیمت نے سمن آباد کے جلسہ میں کہا تھا کہ وہ وقت آئے گا جب دھوبی گھاٹ میں سپاہ صحابہؓ کا جلسہ ہوگا۔ اب جبکہ ڈھائی سال کے بعد کارکنوں کی محنت سے وہ وقت قریب آرہا تھا کہ جھنگوی شہیدؒ کے روحانی بیٹے اور جانشین حق نواز کے مشن کو بیان کرنے کے لئے دھوبی گھاٹ میں آنے والے تھے تو کفر اور اس کے حواری بھی لنگر لنگوٹ کس کر اپنی تمام تر باطل قوتوں کے ساتھ میدان میں اتر چکے تھے اور ان کا خاص نشانہ سادہ لوح بریلوی نوجوان تھے۔ ایک طرف اخبارات کے ذریعے سپاہ صحابہؓ کے خلاف ہونے والا زہریلا حکومتی پروپیگنڈہ تھا دوسری طرف شیعہ کے ایجنٹ گلی گلی سپاہ صحابہؓ پر گند اچھال رہے تھے تیسری جانب مقامی انتظامیہ بھی سازشوں میں مصروف تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ رب کریم بھی اصحاب رسولؐ کے دیوانوں اور سپاہیوں کا امتحان لینا چاہتے تھے۔ ستمبر کے آغاز میں ہونے والی بارشیں اور سیلاب نے بھی خدشات پیدا کر دیے 14 ستمبر اور 1 ستمبر کی درمیانی رات ہونے والی شدید بارش نے اقبال پارک کی جلسہ گاہ کو دلدل بنا دیا تھا۔ پھر 15 ستمبر دن کے وقت ہونے والی بارش نے حالات کو مزید خراب کر دیا۔ 16 ستمبر کو بھی بارش ہوئی۔ 16 اور 17 ستمبر کی درمیانی شب قادری مسجد میں اجلاس ہو رہا تھا جس میں کانفرنس کی جگہ تبدیلی کرنے کا مشورہ ہوا۔ اس موقع پر جگہ کا تعین بھی کر لیا گیا لیکن سپاہ صحابہؓ عبداللہ ابن زبیر یونٹ کے جواں عزم اور جواں ہمت حافظ انجم، قاری غنی۔ عبدالباسط اور دیگر کارکنوں نے کہا کہ اگر 17 ستمبر کو بارش نہ ہوئی تو کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ دھوبی گھاٹ کے جلسہ گاہ میں ہوگی اب اللہ تبارک تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کے دیوانوں کی آزمائش کا آخری مرحلہ شروع کر دیا۔ 17 ستمبر کو تیز دھوپ تھی لیکن میدان دلدل بن چکا تھا تب صحابہ کرامؓ کے سپاہیوں نے اپنے مقامی قائدین حضرت مولانا محمد رفیق جامی، حاجی شفیق احمد مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی، حافظ انجم، ذکاء الرحمٰن علوی، عبدالقیوم کی قیادت میں جلسہ گاہ کو خشک کرنا شروع کر دیا تمام کارکن اور عہدیدار جانفشانی سے اس کام میں شریک تھے۔ مدارس عربیہ کے طلباء بھی پہنچ چکے تھے۔ مولانا محمد رفیق جامی جیسا نامور خطیب کسی اٹھائے گارا بنا رہا تھا۔ حاجی شفیق صاحب بزرگی کے عالم میں نوجوانوں کی سی پھرتی دکھا

(باقی صفحہ [illegible] پر)

- سپاہ صحابہ پر پابندی؟
- حکومت نے سیلاب زدگان کی امداد پر بھی قوم کو تقسیم کر دیا۔
- فیصل آباد پولیس کی بد دیانتی!
- سپاہ صحابہ کے جلسہ پر فائرنگ۔

کئی ماہ سے مسلم لیگ کی حکومت سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کے متعلق تذبذب کا شکار ہے۔ ایک سے زائد مواقع پر تو وزیر اعظم پاکستان اس مسئلہ پر جذبات کو قابو میں بھی نہ رکھ سکے اور یہاں تک کہہ دیا کہ "جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ وہ خود کافر ہے"۔ پھر یہ کہ "شیعہ کافر نہیں ہیں" پھر کہا شیعہ اور سنی میں سے کوئی کافر نہیں ہے ایک موقع پر کہا فرقہ وارانہ تنظیموں (سپاہ صحابہ) پر پابندی لگا دی جائے گی۔ پھر کہا فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی قومی اسمبلی کے ذریعے لگائی جائے گی وزیر اعظم جناب نواز شریف صاحب نے گلگت میں خطاب کے دوران یہاں تک کہہ دیا۔ کہ "شیعہ کو کافر کہنے والے علماء کو پھانسی دی جائے گی

سپاہ صحابہ ایک واضح اور دو ٹوک موقف رکھنے والی جماعت ہے۔ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ہے۔ یہ موقف اس جماعت کے ہر کارکن کے لئے اتنا مقدس اور متبرک ہے۔ کہ اگر اس کارکن کو اس موقف کو برقرار رکھنے کے عوض اپنی جان تک قربان کرنی پڑے تو وہ اس سے دریغ نہیں کرے گا۔ اگر مسٹر نواز شریف صاحب کے اس فارمولے ہی کا جائزہ لے لیا جائے کہ "مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔" تب بھی شیعہ کافر ہی ہوگا۔ کیونکہ شیعہ نے کائنات کے سب سے بڑے مسلمان سیدنا صدیق اکبرؓ کو نعوذ باللہ کافر لکھا ہے۔ شیعہ کے پیشوا ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب حق الیقین کے صفحہ 520 پر تحریر کیا ہے کہ "ابوبکر و عمر ہر دو کافر بود" ترجمہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں کافر تھے۔ یہ تو ایک چھوٹی سی دلیل تھی ورنہ شیعہ کا کفر تو سورج کی طرح روشن اور واضح ہے۔

حکومت کو سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی بجائے اس کے موقف پر غور کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ ایران کے شیعہ پیشوا جناب خمینی نے بھی اپنی ایک کتاب کشف الاسرار کے صفحہ نمبر 119 پر امیر المومنین سیدنا عمر فاروق کو اصلی کافر اور زندیق تحریر کیا ہے۔

حکومت کو چاہئے کہ سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی بجائے اس کے قائدین کو ایک ریفرنس کے ذریعے عدالت عالیہ میں سپاہ صحابہ کے موقف کا جواب طلب کرے اگر مذکورہ قائدین معقول جواب نہ دے سکیں تو بلا تاخیر پابندی لگا دی جائے۔

ورنہ بلا جواز پابندی سے حکومت کے خلاف نفرتیں بڑھیں گی اور امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہوگا۔

- 14 اگست جمعہ کی نماز کے بعد جامعہ مسجد حبیبیہ فاروق آباد میں نامعلوم شرپسند عناصر نے قرآن کی الماری کو آگ لگا کر ایک درجن سے زائد قرآن پاک کے نسخوں کو جلا دیا۔ اس واقعہ سے علاقہ میں زبردست اشتعال پھیل گیا۔ لوگ مشتعل ہو گئے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے انتظامیہ کو مہلت دی گئی۔ لیکن فیصل آباد انتظامیہ کی غفلت اور ملزمان کی گرفتاری میں عدم دلچسپی کے خلاف شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ چونکہ ملزمان کی گرفتاری کے لئے سپاہ صحابہ کے عہدیداران پیش پیش تھے۔ اس لئے پولیس نے اس واقعہ میں سپاہ صحابہ کو ملوث کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ اس مقصد کے لئے فوری طور پر متعلقہ چوکی کے انچارج کو تبدیل کرکے انتہائی متعصب شیعہ تھانیدار دلاور کو متعین کیا گیا۔ پھر ایک سازش کے تحت قرآن سوزی کے واقعہ کی ایف آئی آر درج کرکے مولانا نجیب الرحمٰن، محمد امین عرف بھولا کو گرفتار کر لیا گیا۔ محمد امین عرف بھولا پر اپنی مرضی کا بیان دینے کے لئے تھانہ پیپلز کالونی کے ایس ایچ او اور متعلقہ چوکی کے انچارج دلاور گجر نے اپنی نگرانی میں بے پناہ تشدد کیا۔ امین بھولا پھر بھی پولیس کی مرضی کا بیان دینے پر تیار نہ ہوا تو پولیس اسے فیصل آباد سے باہر ویرانے میں لے گئی اور پولیس نے ہلاک کر دینے کی دھمکی دی۔ 14 دن کا اذیت ناک پولیس ریمانڈ کاٹنے کے بعد سپاہ صحابہ کا یہ مجاہد ڈسٹرکٹ جیل میں بند ہے۔

اب غیر جانبدارانہ تفتیش سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ قرآن جلانے کے اس واقعہ کو سپاہ صحابہ کے کھاتے میں ڈالنے کا پلان خود فیصل آباد پولیس کے ذمہ دار افسران نے تیار کیا تھا۔۔۔۔۔۔ جب پولیس ہی خود مجرم بن جائے تو پھر موجودہ نظام سے انصاف کی توقع رکھنا بہت بڑی جہالت ہے۔ اب حکومت کا فرض ہے۔ کہ مذکورہ افسران بددیانتی میں پنجاب حکومت بھی ملوث ہے۔

- 17 ستمبر کو سپاہ صحابہ فیصل آباد کی طرف سے دھوبی گھاٹ میں حضر انقلاب کانفرنس ہوئی۔ سپاہ صحابہ نے مقامی انتظامیہ سے باقاعدہ اجازت حاصل کرکے کانفرنس کا اعلان کیا تھا۔ لیکن کانفرنس کے آغاز ہی میں دھوبی گھاٹ کے نزدیک امام باڑہ سے اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئی

Scanned by CamScanner

جس کا مقصد سامعین کو ہراساں کر کے کانفرنس کو ناکام کرنا تھا۔ سپاہ صحابہ کے ذمہ داران نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے فائرنگ رکوانے کے لئے رابطہ کیا تو انہوں نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ "آپ کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ چھوڑ دیں وہ فائرنگ بند کر دیں گے"۔ مذکورہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے ان الفاظ سے ساری بات واضح ہو گئی تھی کہ یہ فائرنگ خود ڈپٹی کمشنر صاحب کروا رہے ہیں ----- بہرحال فائرنگ کی گونج میں سپاہ صحابہ کا جلسہ جاری رہا اور شیعہ کا کفر ننگا ہوتا گیا۔ دھوبی گھاٹ کے اندر پچاس ہزار سے زائد اور اتنی ہی تعداد میں پنڈال سے باہر سپاہ صحابہ کے پروانے اپنے قائدین کے ولولہ انگیز اور ایمان افروز بیانات سنتے رہے۔ دعا کے بعد ہی جلسہ اختتام کو پہنچا سپاہ صحابہ کے جلسہ پر شیعہ کی فائرنگ فیصل آباد انتظامیہ کے منہ پر بہت بڑا طمانچہ ہے۔

○ پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑا سیلاب حکومت کی غلط منصوبہ بندی کے باعث وقوع پذیر ہوا۔ مذکورہ سیلاب کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت اتحاد و یکجہتی کی فضا قائم کرتی لیکن حکومت نے اپنے آپ کو صرف اور صرف مسلم لیگ ہی کے دائرے میں بند کر کے متاثرین سیلاب کے ساتھ بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ سپاہ صحابہ اور پیپلز پارٹی کے سیلاب زدگان کے امدادی کیمپ پولیس کے ذریعے اکھاڑ کر اور امدادی سامان لوٹ کر حکومت نے سیلاب زدگان کی کوئی خدمت نہیں کی۔ بلکہ ٹیلی ویژن پر بھی صرف حکومتی امداد کی تشہیر ہوتی رہی دوسری تنظیموں نے کروڑوں روپے کا جو امدادی سامان تقسیم کیا اس کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ حکومت کو اپنے رویے پر غور کرنا چاہئے۔ کہ وہ مصیبت زدگان کی امداد پر سیاسی دکانداری سے باز نہیں رہتی۔

○ "جنگ گروپ" "دی نیوز" کے چیف ایڈیٹر ایڈیٹر اور نیوز رپورٹر کے خلاف اخبار میں کوآپریٹو سکینڈل کے متاثرین کی نقشہ کشی پر مشتمل ایک نظم شائع کرنے پر حکومت نے بغاوت کا مقدمہ درج کر دیا ہے۔ چونکہ یہ مقدمہ خصوصی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اس لئے اس پر اظہار خیال سے پرہیز کرتے ہوئے حکومت کے اس قسم کے انتہا پسندانہ عزائم کی مذمت کرنا ہمارا حق ہے۔ شروع شروع میں جب خصوصی عدالتوں کے قیام کا قانون پاس ہوا تو یہ خدشہ بھی زیر بحث آئی تھی کہ ان خصوصی عدالتوں کے قیام سے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی بجائے حکومت اپنے مخالفین پر دباؤ ڈالے گی۔ وہی خدشہ اب حقیقت کا روپ دھارتا ہوا نظر آرہا ہے۔ کیونکہ گزشتہ کئی مہینوں سے روزنامہ جنگ اور حکومت کے درمیان تنازعہ چلا آرہا ہے جس کا اظہار وزیراعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں صاحب نے روزنامہ جنگ کے خلاف شکایت کی ایک طویل فہرست جاری کر کے کر دیا ہے۔ ----- دراصل مذکورہ مقدمہ حکومت کی صحافی برادری پر اثر انداز ہونے کی ایک اور ناکام کوشش ہے۔ بہرحال روزنامہ جنگ کے ذمہ داران مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے تمام تر حکومتی دباؤ کے باوجود صحافت کا معیار برقرار رکھا ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا تاریخی کارنامہ ہے۔ جسے بھلایا نہیں جا سکتا۔


جانشین امیر عزیمت
مؤرخ اسلام حضرت مولانا
ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ رض
کی 15 تاریخ ساز تقریریں
پہلی جلد چھپ کر مارکیٹ میں آگئی ہے
سپاہ صحابہ رض کا
مشن اور پروگرام سمجھنے کیلئے ہر سُنّی مسلمان کے پاس
یہ کتاب ضرور ہونی چاہیئے۔
خوبصورت ٹائٹل چار کلر۔ 336 صفحات۔ بہترین کاغذ۔ اعلیٰ کتابت۔
بہترین جلد ـــــــ قیمت 75 روپے صرف
آج ہی خط لکھ کر طلب فرمائیں
مکتبہ خلافت راشدہ
وہاڑی روڈ حاصل پور شہر
ضلع بہاولپور

# مولانا اعظم طارق کی گرفتاری

۷ ستمبر کی صبح سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست اور جھنگ سے رکن قومی اسمبلی مولانا اعظم طارق کو اسلام آباد ایئرپورٹ سے اس وقت گرفتار کر لیا گیا جب وہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں شرکت کے لئے بذریعہ جہاز اسلام آباد گئے۔ جمہوریت اور اسلام کے دعویداروں کی بوکھلاہٹ کا یہ عالم کہ ایک رکن اسمبلی سے انہیں اتنا خطرہ محسوس ہوا کہ انہیں ایوان میں نہ جانے دیا کہ کہیں وہ آنے والے ایرانی صدر سے ایران سے آنے والی خلیفہ کتب اور ایران میں ۳۳ x سینوں پر ہونے والے ظلم و ستم کی بات نہ کر دے۔ مگر قومی اسمبلی جو جمہوری روایات کے محافظ بننے کو ہر وقت چوکس رہتے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت سے جواب طلبی کریں کہ ایک رکن قومی اسمبلی کو ایوان میں آنے سے روکنے کا یہ طریقہ کونسی جمہوری اور اسلامی روایات کے مطابق ہے۔ اس وقت جبکہ حزب اختلاف کی کثیر تعداد محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیادت میں اجلاس کا بائیکاٹ کرے تو حکومتی بزرجمہر سے پارلیمانی اور جمہوری روایات کے منافی قرار دیں اور بعض بزرگ تو اسلامی آداب کے بھی منافی قرار دے رہے ہوں دوسری طرف مولانا اعظم طارق کو زبردستی اجلاس میں جانے سے روکا جائے اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حکومت ایران کو خوش کرنے کے لئے ایک عوامی نمائندے کو اجلاس میں آنے سے روکے تو یہ عین مناسب ہے۔ اگر حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ اسی طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرنے سے ایران خوش ہو کر ان کے پھیلے ہوئے دامن میں تیل کے چند قطرے اور امداد کے ٹکڑے ڈال دے گا تو یہ ان کی بھول ہے جو لوگ آج ایران کو خوش کر رہے ہیں کل یقیناً انہیں حوض کوثر پر ابوبکرؓ و عمرؓ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ جس ملک سے صحابہ کرام امہات المومنین اور اولیاء کرام کے خلاف غلیظ لٹریچر چھپ کر وطن عزیز میں آئے اس ملک سے آنے والی امداد لینا بے غیرتی اور اسلام سے غداری کے مترادف ہے۔ آج اگر کوئی اپنی ماں کو گالی دینے والے سے روٹی لیکر کھائے تو وہ بے غیرت ہے اور جو حکمران قرآن کی بتائی ہوئی ماں کو گالیاں دینے والوں سے امداد کے نام پر چند ٹکوں کے حصول کے لئے اپنی ایمانی اور ملی غیرت کا سودا کر چکے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں ذلت و رسوائی ہے۔ مولانا اعظم طارق کی گرفتاری سے واضح ہو گیا ہے کہ حکمران سپاہ صحابہؓ کو خطرہ تصور کرتے ہیں اور اسے کچلنے کے لئے ہر کوشش کریں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سپاہ صحابہؓ کو اپنے مشن پر قائم رکھے اور دفاع اصحاب رسول کی جنگ کے لئے یہ جماعت مسلمانوں کو بیدار کرتی رہے۔

# حکومتی جبر کا نیا شکار

رشحۂ محمد اشفاق

سپاہ صحابہؓ کے مرکزی خازن اور امیر عزیمت کے بنیادی ساتھی شیخ محمد اشفاق کو ۳۰ جولائی کو رات گئے ملتان سے گرفتار کر لیا گیا۔ الزام یہ تھا کہ شیعہ کے علم جلانے میں ملوث ہیں۔ ابتدائی دو چار دن تو بتایا ہی نہیں گیا کہ انہیں کہاں رکھا گیا۔ پھر کچھ روز گزرنے کے بعد جھنگ پولیس انہیں جھنگ لے آئی اور جھنگ میں پولیس گاڑی کی چوری کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے ملازمین کے مقدمے میں ملوث کر دیا گیا۔ خود جھنگ پولیس کے ذمہ دار اہلکار یہ بات کہتے ہیں کہ شیخ محمد اشفاق کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں لیکن اوپر سے آنے والے احکامات کے سامنے وہ بے بس ہیں۔ علاوہ ازیں جھنگ کے معزز شہری اور سپاہ صحابہؓ کے مرکزی شوریٰ کے بنیادی اراکین کو شکر اور قائم مقام چیئرمین بیشتر مواقع پر حکام سے رابطہ کرکے واضح کر چکے ہیں کہ شیخ محمد اشفاق کی بے گناہی کے لئے وہ ہر قسم کی ضمانت دینے کو تیار ہیں۔ اس وقت وطن عزیز میں جو قانونی حالات ہیں ان کے مطابق ملزم کو اپنی صفائی کا موقع ابتدائی مراحل میں بھی دیا جاتا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے واقعات میں ملوث ملک کی بنیاد پر پکڑے جانے والے ملزمان اگر تفتیشی افسران کی تسلی کر دیں تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن شیخ محمد اشفاق کے معاملے میں تمام روایات کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے اور باوجود اس کے کہ تفتیشی افسران سمیت تمام مقامی ذمہ دار حضرات کے علم میں یہ بات ہے اور وہ تسلیم کرتے ہیں کہ شیخ اشفاق اس میں ملوث نہیں شیخ محمد اشفاق کو نہ صرف یہ کہ پابند سلاسل کر دیا گیا ہے بلکہ جیل کے اندر انہیں ذہنی کوفت اور جسمانی تکلیف دینے کے لئے قصوری چکی میں رکھا گیا ہے اور بیڑیاں بھی پہنائی گئی ہیں۔

گزشتہ سال بھی شیخ محمد اشفاق کو ان کی غیر موجودگی میں فیصل آباد کی خصوصی عدالت نے سات سال قید کی سزا سنائی تھی مگر جب وہ عدالت کے سامنے پیش ہوئے تو نہ صرف یہ کہ مقدمے کی دوبارہ سماعت ہوئی بلکہ انہیں باعزت بری بھی کر دیا گیا۔ اس کے بعد جھنگ میں ان پر کوئی مقدمہ نہیں تھا پھر جھنگ پولیس انہیں ملتان سے کیوں لائی۔ اگر وہ پولیس کو کٹر بند گاڑی والے مقدمے میں مطلوب تھے تو پہلے بھی اور اس واقعے کے بعد بھی وہ جھنگ میں رہے اور مقامی انتظامیہ کے اجلاسوں میں بھی شریک ہوتے رہے انہیں کیوں گرفتار نہ کیا گیا۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا کہ شاید وہ پہلے بھی کسی سنگین مقدمے میں ملوث رہے ہوں اگر ایسا تھا تو جب فیصل آباد کی خصوصی عدالت میں ان کے مقدمے کی دوبارہ سماعت ہو رہی تھی اس وقت وہ جھنگ اور فیصل آباد کی جیلوں میں رہے اور کوتوالی جھنگ کے اہلکار بھی اس مقدمے میں عدالت میں پیش ہوتے رہے اور اخبارات میں بھی انکی گرفتاری اور مقدمے کی دوبارہ سماعت کی خبریں شائع ہوئیں اس وقت انہیں اگر وہ کسی مقدمے میں مطلوب تھے گرفتار کیوں نہیں کیا گیا۔ اگر ان تمام حالات کا جائزہ لینے کے بعد اور جھنگ میں مولانا اعظم طارق کی فتح قومی اسمبلی میں انکے کردار کے حوالے سے حکومتی رویہ کا جائزہ لیا جائے واضح ہو جاتا کہ امیر عزیمتؒ کے بنیادی ساتھی جسے وہ اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور سپاہ صحابہؓ کے مرکزی خازن کو گرفتار کرنے کا

مقصد صرف اور صرف سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو خوفزدہ کرنا ہے اور جماعت کی راہ میں مشکلات میں اضافہ کرنا ہے۔ حکمرانوں اور ان کے آلہ کاروں کو یہ بھول ہے کہ ایسے ہتھکنڈوں سے سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد کو ختم کر دیا جائے گا۔ پہلے بھی مختلف مواقع پر مولانا اعظم طارق۔ مولانا علی شیر حیدری۔ شیخ حاکم علی۔ چوہدری فاروق افضال۔ محمد یوسف مجاہد اور خود شیخ اشفاق کو بے بنیاد اور جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا گیا۔ مگر سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد میں کمی نہ آئی اور مذکورہ قائدین بھی اپنے موقف اور مشن پر نہ صرف ثابت قدم رہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہمت اور پرجوش ہو کر دفاع صحابہؓ کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ہم سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے قائدین کی طرح مشن پر ڈٹے رہیں گے اس راستے میں تکالیف اور مصائب تو آتے ہی ہیں کیونکہ جن مقدس شخصیات کے تحفظ کے لئے آپ جدوجہد کر رہے ہیں انہیں اس طرح ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی اسی طرح ان کے سپاہیوں کی جرات اور ہمت میں بھی کمی نہیں آسکتی۔ ہمیں یقین ہے کہ جس مشن کا علم جھنگوی شہید نے بلند کیا تھا۔ وہ پورا ہو کر رہے گا اور ہماری زندگیوں میں نہ سہی ہمارے بعد وہ دن ضرور آنے والا ہے جب اس دھرتی پر دشمنان اصحاب رسولؓ و اہلبیتؓ کا جینا مشکل ہو جائے گا۔ موجودہ حالات میں کارکنوں کو نظریات کی بنیاد پر منظم ہونا ہو گا۔ تاکہ آنے والے مشکل حالات میں ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہوں جو اس پیغام کو عام کرتے رہیں۔ جس کے لئے مولانا حق نوازؒ نے جدوجہد کا آغاز کیا تھا اور پھر اس راہ میں اپنا لہو بھی بہا دیا۔

## عارف والا میں توہین فاروق اعظمؓ

عارف والا میں حضرت عمر فاروقؓ کا پتلا جلانے کا واقعہ اہلسنت کی عظیم اکثریت کے جذبات کو مشتعل کرنے کی اس سازش کی ایک کڑی ہے جس کی ابتداء محرم میں پشاور کے چوک فاروق اعظم میں موجود مسجد صدیق اکبرؓ کی بے حرمتی اور وہاں موجود قرآن کریم کے نسخوں کو نذر آتش کرنے سے ہوئی تھی پھر یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا۔ پنجاب میں چنیوٹ اور فیصل آباد میں قرآن سوزی کے شرمناک واقعات ہوئے۔ ان واقعات کی صحیح رخ پر تفتیش کرنے کی بجائے انتظامیہ نے ایک منصوبے کے تحت ان واقعات کی تفتیش کا رخ علماء کرام اور سپاہ صحابہؓ کی طرف موڑ دیا۔ جس کی وجہ سے حقیقی مجرموں کو اس طرح کے مزید واقعات کرنے کی کھلی چھٹی مل گئی اور اب عارف والا میں خلیفہ دومؓ کا پتلا جلا دیا گیا۔ قومی اخبار نوائے وقت کے نامہ نگار کے مطابق عارف والا کی بہار کالونی میں کچھ افراد نے حضرت عمر فاروق اعظمؓ کا پتلا جلایا اور بعد ازاں ڈھول کی تھاپ پر ناچتے رہے۔ مقامی پولیس نے تین ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے اور دیگر ملزموں کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان واقعات کے پس منظر میں کون سے عزائم پوشیدہ ہیں اگر اس سوال کو شیعہ کے عقائد کو سامنے رکھ کر حل کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جو گروہ یا فرقہ اسلام کے نام گزشتہ ۱۳ صدیوں سے اسلام اور قرآن دشمنی کے بیج بو رہا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کو بے اثر کرنے کے لئے ان شخصیات کا کردار اور ایمان متنازعہ ہی نہیں بلکہ غیر یقینی بنا دیا جائے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد اسلام کی عمارت کو مزید مضبوط کیا اور پوری دنیا میں محسن انسانیت کے ابدی پیغام کو پہنچانے کے لئے اور تمام دنیا کو اسلام کے حلقے میں لانے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا تاریخ ان شخصیات کو خلفاء راشدینؓ کے نام سے جانتی ہے دشمن کی اصل سازش یہ ہے کہ اسلام کی بنیاد قرآن کریم کو مشکوک اور مشتبہ بنا دیا جائے اور پھر عملی طور پر اسلام کا نفاذ کرنے والی شخصیات کے ایمان کو مشکوک بنا دیا جائے یعنی وہ تھیوری جو اسلام کی اساس ہے جب اسے مشکوک بنا دیا جائے گا اور وہ ہستیاں جو قرآنی نظام کو عملی طور پر نافذ کر گئیں۔ انکا کردار مسخ کر دیا جائے پھر آنے والی نسلیں خود بخود دین اسلام سے برگشتہ ہو کر اپنی منزل سے بھٹک جائیں گی۔ اپنی اس سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کہیں یہ لکھا گیا۔ کہ یہ قرآن مجید وہ کتاب نہیں جو جبرائیل علیہ السلام لائے بلکہ یہ شراب خور خلفاء کی تحریف شدہ کتاب ہے کہیں یہ لکھا گیا۔ کہ جبرائیل علیہ السلام لائے بلکہ یہ شراب خور خلفاء کی تاطریدل دیا گیا۔ کہیں لکھا گیا کہ اصلی قرآن مجید تو مہدی کے پاس غار میں ہے وہ قیامت کے نزدیک باہر آئے گا تو اپنے ساتھ لائے گا اور بعض نے تو کھلے بندوں عقیدہ تحریف قرآن کا اعلان کر دیا اور دوسری طرف خلفاء راشدینؓ کے روشن اور بے مثال کردار کو داغدار کرنے کے لئے اسلام دشمن قوتوں نے ایسی ایسی واہیات بکواس تحریر کی ہے کہ ایک شریف مسلمان تو کجا غیر مسلم بھی وہ الفاظ اور القاب نہیں سوچ سکتا جو بڑے بڑے آئمہ اور مجتہدین اور نام نہاد فاضلوں نے اپنی کتابوں میں تحریر کئے ہیں۔ کہیں حضرت عمرؓ کو جہنم کا گیٹ لکھا گیا۔ کہیں صدیق اکبرؓ کے ایمان کو شیطان کے ایمان کے برابر لکھا گیا۔ سیدنا عثمانؓ کو خائن اور بددیانت تحریر کیا گیا۔ اسی طرح دیگر اصحاب رسولؓ جنہوں نے اسلامی نظام کی ترویج اور ترقی کے لئے بے بہا قربانیاں دی ہیں ان کے ایمان سے انکار کر دیا گیا۔ ان حالات میں اگر حکمران سیاستدان افسران اور عوام یہ چاہتے ہیں ان واقعات کی روک تھام ہو اور اگر کسی کے اندر ذرہ برابر بھی ایمانی غیرت موجود ہے وہ لازما" چاہے گا کہ ان شرمناک حرکات و واقعات کو روکا جائے۔ تو پھر سپاہ صحابہؓ کی آواز پر کان دھرنا ہوں گے اور اصحاب رسولؓ و اہلبیتؓ کی عزت اور تقدس کے تحفظ کے لئے جو یقینا اسلام کا تحفظ ہے کے لئے قانون سازی کرنا ہوگی اور پھر ان قوانین پر عمل در آمد بھی کروانا ہوگا۔ گزشتہ چند ماہ کے واقعات سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ شیعہ قرآن کا بھی دشمن ہے اور اصحاب رسولؓ کا بھی دشمن ہے ان تمام واقعات اور شیعہ کے بنیادی عقائد کو سامنے رکھ کر کسی ذی ہوش اور عقلمند آدمی کے لئے شیعہ کے کفر اور اسلام کا فیصلہ کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔ اگر سپاہ صحابہؓ اور علماء کرام کی آواز پر کان دھرنے کی بجائے شرابی وزراء اور اقتدار کی غلام گردشوں میں چہل قدمی کرنے والے اوباش فطرت لوگوں نے اسلام دشمنی اور علماء دشمنی جاری رکھی تو پھر دنیا اور آخرت میں ان کے لئے ذلت کا بندوبست اللہ تعالیٰ خود فرمادیں گے۔

## ایرانی صدر کا مشورہ یا مکاری!

ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے اپنے دورہ پاکستان میں لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں واضح کہا ہے کہ پاکستانی شیعہ کے لئے میں کوئی پیغام لیکر نہیں آیا اور سپاہ صحابہؓ اور شیعہ کو اپنے معاملات خود حل کرنا ہوں گے۔ ایرانی صدر نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ بظاہر یہ کتنا سادہ سا بیان ہے مگر ایرانی صدر کے قول و فعل میں جو تضاد ہے وہ اس ایک بات سے ظاہر ہے کہ ایران سے آنے والی شیعہ کتب جنمیں وہ کتب بھی شامل ہیں جن کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان کتب کی بنیاد پر ایران میں انقلاب آیا ہے ان میں واضح طور پر اصحاب رسولؓ اور خلفاء راشدین پر تبرا تحریر کیا گیا ہے اور ایران کی طرح پاکستان کے شیعوں کو بھی فقہ جعفریہ کی بنیاد پر انقلاب لانے کی ترغیب دی گئی ہے ایرانی صدر کا یہ کہنا کہ شیعہ سنی پاکستان کا اندرونی مسئلہ ہے اور میں شیعہ کا حامی نہیں ہوں سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ جس انقلاب کی بدولت مسٹر رفسنجانی اس وقت برسر اقتدار ہیں اس انقلاب کے برپا ہونے کے بعد پاکستان کے اندرونی معاملات میں ایران نے

(باقی ص۱ پر)

# پاکستانی تاریخ کا عظیم سانحہ

سانحہ بہاولپور کے مین کردار شیعہ ہیں؟

انجینئر:- طاہر محمود

سانحہ بہاولپور پاکستانی تاریخ کا سب سے بڑا سانحہ ہے۔ جس میں بیک وقت پاکستان آرمی کے ۲۹ اعلیٰ ترین افسران شہید ہو گئے۔ اگرچہ اس سازش کا اصل ہدف جنرل ضیاء الحق ہی تھے لیکن انکے مخلص رفقاء کا خاتمہ بھی سازشیوں کے لئے سونے پر سہاگہ ثابت ہوا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انکے بعد آنے والی فوجی قیادت آج تک مجرمین کے چہروں کو بے نقاب کرنے کی بجائے انکی پردہ پوشی کرتی رہی۔ جنرل ضیاء الحق کی شہادت سے سیاسی طور پر سب سے زیادہ فائدہ پیپلز پارٹی کو ہوا۔ مذہبی لحاظ سے شیعہ اور قادیانی جنرل ضیاء الحق کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے تھے۔ ایرانی انقلاب کی کامیابی کے بعد زمام حکومت خالص مذہبی شیعہ پیشواؤں کے ہاتھ میں آگیا۔ تو انہوں نے ایک جنونی کیفیت میں اس خالص شیعہ انقلاب کو دوسرے مسلمان ملکوں میں برآمد کرنے اور اس انقلاب کے رہبر آیت اللہ خمینی کو دنیائے اسلام کے نجات دہندہ کے طور پر پیش کرنے کے لئے اپنے تمام وسائل ذرائع ابلاغ کے ذریعے استعمال کرنا شروع کر دیئے۔ اس مقصد کے لئے سب سے پہلے قائد انقلاب مسٹر خمینی کی کتابیں جو کہ انہوں نے اپنی جلا وطنی کے دوران یا اس قبل تحریر کی تھیں ان سے دنیا بھر کی تمام اہم زبانوں میں تراجم کروا کر مفت تقسیم کیں ان کتابوں کی غلیظ عبارتوں کا ذکر کرنا یہاں مناسب نہیں۔ لیکن اس تمام لٹریچر کے اثرات کی وجہ سے دنیا بھر کے شیعوں میں بیداری کی لہر دوڑ گئی انقلابی جنونیوں کی طرف سے پہلے ہدف کے طور پر عراق پر حملے کے مقاصد کا ذکر یہاں موزوں نہیں پاکستان کے اندر ایران کے تمام خانہ ہائے فرہنگ اور سفارتخانوں کے ذریعے شیعہ کو اسلحہ اور روپیہ تقسیم کیا جانے لگا۔ ایرانی انقلاب کے ایک سال بعد ہی پاکستان میں "تحریک نفاذ فقہ جعفریہ" کے نام سے شیعہ کے موثر دینی قوت منظم کرنے کا آغاز ہوا۔ اس تنظیم کے بانیوں اور سربراہوں کی ایرانی سفارتکاروں کے ساتھ خفیہ اور ظاہری ملاقوں کا ذکر پاکستان انٹیلی جنس کی خفیہ رپورٹوں کے ریکارڈ میں آج بھی محفوظ ہے۔ شروع میں یہ تنظیم خالص مذہبی جماعت کے طور پر کام کرتی رہی لیکن پاکستانی جمہوری مزاج کے پیش نظر اس تنظیم کے سیاست میں حصہ لینے کا اعلان کروایا گیا۔ اس جماعت کی تنظیم نو کے پیچھے ایرانی شیعہ قیادت کے وہ عزائم کارفرما تھے جن کا برملا اظہار مسٹر آیت اللہ خمینی نے ایک خطبہ "خطاب بہ نوا جوانان" میں کیا تھا۔ کہ پاکستانی عوام اپنی حکومت (ضیاء الحق) کا تختہ الٹ دیں۔ (بحوالہ کتاب خمینی ازم اور اسلام ص ۱۰) اگرچہ مسٹر خمینی نے اپنی ایک تقریر میں اس عزم کا اظہار بھی کیا تھا۔ کہ "جب میں فاتح بن کر مکہ و مدینہ میں داخل ہوں گا تو سب سے پہلے روضہ رسول کو دو بتوں (ابو بکر، عمر) سے پاک کروں گا۔ (از کتاب خمینی ازم اور اسلام)

مسٹر خمینی نے اپنے توسیع پسندانہ عزائم ہی کی بنا پر سعودی حکومت کو کافرانہ حکومت قرار دیا تھا۔ (آخری وصیت نامہ از خمینی) یہ بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مذہبی پیشواؤں کی طرف سے اپنی ناپسندیدہ شخصیات کے بارے میں اس قسم کے ریمارکس سے ان کے ماننے والے غیر مشروط یا بلا معاوضہ "کام" کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جس کی مثال ہمارے ہمسایہ ملک میں اندرا گاندھی کے قتل کے واقعہ کی صورت میں موجود ہے۔

ایران کے مذہبی پیشوا تو جنرل ضیاء الحق کے بہت بڑے دشمن تھے۔ جس کا اظہار انکے ہر فعل سے عیاں ہے۔ ۱۹۸۵ء میں ایران جانے والے میرے ایک دوست نے بتایا تھا کہ تہران کے چوکوں میں بڑے بڑے بورڈ میں نے دیکھے جن کے اوپر بہت بڑے کتے کی تصویر بنی ہوئی اس کتے کی دم کے ساتھ صدر جنرل ضیاء الحق کا کارٹون گلے میں رسی ڈال کر باندھا ہوا دکھایا گیا تھا۔ جس کے نیچے لکھا تھا۔ "سگ امریکہ" یعنی امریکہ کا کتا شیعہ کے مذہبی پیشوا مسٹر خمینی نے پوری زندگی میں کبھی بھی جنرل ضیاء الحق کو ضیاء الحق نہیں کہا تھا۔ بلکہ وہ جنرل ضیاء الحق کو ضیاء الباطل کہا کرتا تھا۔ پاکستانی شیعہ بھی ضیاء الحق کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ کیونکہ جنرل ضیاء الحق کے حکم سے ۱۹۸۰ء میں شیعہ پیشوا غلام حسین نجفی کو اصحاب رسولؐ کی توہین پر مبنی کتاب قول مقبول شائع کرنے پر گرفتار کیا گیا۔ نجفی کی گرفتاری کے خلاف پاکستانی شیعہ کے علاوہ ایرانی شیعہ نے بھی زبردست احتجاج کیا تھا۔ ۱۹۸۵ء میں ایرانی مسلح کمانڈوز نے کوئٹہ کے اندر اہلسنت کا قتل عام کیا۔ جب ان شیعہ دہشت گردوں کو گرفتار کیا گیا تو پاکستان بھر کی شیعہ تنظیموں نے انکی رہائی کے لئے کوئٹہ تک لانگ مارچ کی دھمکی دے کر ان دہشت گردوں کی رہائی پر حکومت کو مجبور کر دیا۔ ۱۹۸۸ء میں شیعہ راہنما عارف الحسینی کے قتل کے بعد ملک بھر کا شیعہ خواہ وہ کسی بھی سرکاری محکمہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ضیاء الحق کے خلاف بھڑکا تھا۔ مذکورہ شیعہ راہنما کی موت نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ اس کے علاوہ جنرل ضیاء الحق شہید کا دوسرا مذہبی دشمن گروہ قادیانی تھا۔ جس کے خلاف ضیاء الحق شہید نے ایسے اقدامات کرنے کی جرات کی جو سابقہ حکمران موت کا پیغام سمجھتے تھے۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے فوری بعد ۲۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو مینار پاکستان پر سپاہ صحابہ کی طرف سے ایک بڑا احتجاجی جلسہ کیا گیا جس میں جنرل ضیاء الحق شہید کے صاحبزادے جناب اعجاز الحق بھی تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران یہ انکشاف کر دیا تھا۔ کہ "میرے والد کے قاتل بھی وہی لوگ ہیں جنہوں نے مولانا حق نواز جھنگوی کو شہید کیا ہے۔

حال ہی میں پاکستان کے معروف ہفت روزہ رسالے تکبیر نے سانحہ بہاولپور کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں مرکزی کرداروں سے پردہ ہٹایا گیا ہے۔ ہفت روزہ تکبیر کا یہ بہت ہی جرات مندانہ اقدام ہے۔ کہ اس نے اس رپورٹ کے ذریعے سانحہ بہاولپور کی سازش کی ہر کڑی کو کھول کر رکھ دیا ہے۔ اس رپورٹ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں سازش کے کرداروں کے نام اور ان کے کام تک بیان کر دیئے ہیں۔

Scanned by CamScanner

اس رپورٹ کے مطابق میجر جنرل محمود علی درانی جنرل شفیق' جنرل سرفراز جنرل شمیم عالم خاں میجر افضال' کرنل اعجاز' میجر سلیم' ایئر کموڈور' عباس مرزا' سانحہ بہاولپور کے اصل مرکزی کردار ہیں جنمیں سے ۶ شیعہ اور دو مرزائی ہیں) رپورٹ کے مطابق آموں کی پیٹیوں میں بم رکھ کر جہاز میں رکھ دیئے گئے جنہیں میجر افضال نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے فائر کیا۔ جہاز کے کاک پٹ میں خطرناک زہریلی گیس رکھوائی گئی جس نے پائلٹ کے اعصاب شل کر دیئے اور وہ جہاز کو قابو میں نہ رکھ سکے۔ زمین سے راکٹ لانچر فائر کیا گیا جس نے جہاز کے اندر شگاف ڈال دیا۔ یہ تینوں کام مذکورہ بالا فوجی افسران نے اس منظم طریقے سے انجام دیئے کہ شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی۔

## بقیہ :- مولانا اعظم طارق کی گرفتاری

جس شرمناک اور کافرانہ طریقے سے مداخلت کی ہے اس سے پاکستانی شہری بخوبی آگاہ ہیں۔ ایرانی تو مملکت سازش گمی کی پاکستان کے دور دراز علاقوں میں سرگرمیاں اور امیر عظیمت کی شہادت کے موقع پر اس کی جھنگ میں موجودگی کوئٹہ میں پاسداران انقلاب کی آمد اور دہشت گردی کا بازار گرم کرنا پارہ چنار میں ایرانی کمانڈوز کی آمد اور سنیوں پر ظلم و ستم مولانا ایثار القاسمی کی زندگی میں حکومت پاکستان کی طرف سے ایران سے کمانڈوز کی آمد کی اطلاع اور پھر مولانا کی شہادت۔ مختلف مواقع پر وزارت داخلہ کی طرف سے مولانا ضیاء القاسمی۔ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی' مولانا اعظم طارق' مولانا ضیاء الرحمن فاروقی مولانا اعظم طارق' محمد یوسف مجاہد مولانا علی شیر حیدری مولانا منظور احمد چنیوٹی اور دیگر علماء کرام اور سپاہ صحابہؓ کے رہنماؤں کو مطلع کرنا کہ آپ کے قتل کے لئے کمانڈوز پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ اوچ شریف میں محرم میں جو واقعہ ہوا اس میں ایک ملزم نے اعتراف کیا کہ وہ ایران سے تربیت لیکر آیا ہے۔ پھر عظمت قرآن کانفرنس کے موقع پر لاہور میں چند آدمی پکڑے گئے۔ جن میں سے ایک ساجد نقوی کا باڈی گارڈ بھی تھا جو ایران سے تربیت یافتہ تھا۔ فرض کہ اس طرح کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں اور پھر پاکستان کے ہر قابل ذکر شہر میں کسی نہ کسی عنوان اور پردے میں ایرانی حکومت کی سرپرستی میں قائم اداروں کی موجودگی یہ سب باتیں واضح کرتی ہیں کہ ایران پاکستان کے اندرونی معاملات میں بھرپور مداخلت کر رہا ہے اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا قیام اور اس کی سرگرمیوں کو ایران کی جس طریقے سے پشت پناہی حاصل ہے اور ساجد نقوی جو یہ بیان دیتا ہے کہ ہمیں اگر عقیدے اور وطن میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑا تو عقیدے کو ترجیح دیں گے۔ کس برتے پاکستان میں ایران انقلاب برپا کرنا چاہتا ہے اور پھر خود ایران کے اندر ۳۳ لاکھ سنیوں پر جو بیت رہی ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ ان حالات میں ایرانی صدر کا یہ کہنا کہ میں شیعہ کا نمائندہ نہیں سفید جھوٹ ہے اور پاکستان کے شیعہ کو یہ مشورہ دینا کہ وہ اپنے معاملات خود حل کریں مکاری کا بدترین نمونہ ہے اگر ایرانی صدر اپنے مشورے میں مخلص ہیں تو انہیں چاہئے کہ پاکستانی شیعوں کی ہر طرح سے سرپرستی بند کر دیں اور وحدت امت کے نام پر جو لٹریچر پاکستان میں آرہا ہے جس میں اصحاب رسولؐ کو غیر مسلم تک تحریر کیا جاتا ہے اسے فی الفور بند کر دیں اور ایران میں پاکستانی شیعوں کو تربیت دینے کے مراکز بند کر دیں۔ تب یہ سمجھا جائے گا کہ ایران واقعی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کر رہا۔ K

---

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو بہت اذیت پہنچی اور بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ میں شیطان نے یہ خبر مشہور کر دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ایک انصاری صحابیہؓ بھاگتی ہوئی آئی مجمع میں جتانہ۔ پوچھا مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناؤ؟ مجمع میں سے کسی نے کہا تمہارے والد کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر آگے چلی گئی پھر پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناؤ کسی نے کہا حضورؐ کا پتہ نہیں تیرا خاوند شہید ہو گیا' پھر آگے چلی گئی تو نوجوان بیٹے کی شہادت کی خبر سنی کہنے لگی "میں والد۔ خاوند۔ بیٹے کی شہادت کی خبر پوچھنے نہیں آئی مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناؤ ایک جگہ سے آواز آئی حضور بخیریت ہیں! کہنے لگی مجھے دکھلاؤ کہاں ہیں؟ لوگوں نے اشارہ کیا دوڑی ہوئی آئی اپنی آنکھوں کو زیارت سے ٹھنڈا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کو چمٹ کر کہنے لگی کل مصیبتہ بعد جلل میرے لئے آپ کی زیارت کے بعد ہر مصیبت ہلکی ہو گئی "کاش میرے لئے پاس نہ مرے"۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

# کتابستان

کتاب:۔ محمد ضیاء الحق شہید
ترتیب و تحریر:۔ قاری اظہر ندیم
صفحات نمبر 176 قیمت:۔ ۲۵ روپے
ملنے کا پتہ:۔ عامر اکیڈمی ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

گزشتہ چند برسوں سے فتنہ رفض کی گستاخی سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لئے ممتاز ادیب اور اسکالر' مولانا قاری اظہر ندیم نے اٹھائیس عنوانات پر مشتمل۔ زیر تبصرہ کتاب میں۔ محمد ضیاء الحق کی سدا بہار زندگی کی چند جھلکیاں پیش کی ہیں۔

سابق صدر پاکستان کی اچانک شہادت ایک ایسا المیہ ہے کہ جس کی کسک پورے عالم اسلام نے محسوس کی ہے۔ بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ اس المیے کے بھیانک کرداروں میں حقیقی کردار' پاکستانی شیعوں کا ہے۔ قاری اظہر ندیم ایک دستاویزی خط کی فوٹو اسٹیٹ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے انکشاف کرتے ہیں کہ

"سانحہ بہاول پور کے سلسلے میں اب ایک اور شہادت منظر عام پر آئی ہے۔ جس کے مطابق "شیعہ اہل ملیشیا" نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس نے جنرل ضیاء الحقؒ کے طیارے کو تباہ کیا تھا۔ شیعہ اہل ملیشیا پاکستان نے بے نظیر بھٹو کے نام ایک خط میں یہ کہا ہے

"ہم نے آپکے خاندان اور میر مرتضیٰ کی اپیل پر موثر جدوجہد کرتے ہوئے ضیاء کا جہاز تباہ کر دیا۔ انگریزی میں ٹائپ کئے ہوئے دو صفحات پر مشتمل خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نومبر ۱۹۸۸ء کو پولنگ سے چند روز پیشتر لکھا گیا اور بے نظیر بھٹو کو ۷۰ کلفٹن کے پتے پر بھیجا گیا۔ خط کے اوپر "ٹاپ سیکروٹ" کے الفاظ درج ہیں (صفحہ ۹۳

کتاب کا ٹائیٹل بے حد خوبصورت اور جاذب نظر ہے۔ تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس کتاب کو یقیناً ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

Scanned by CamScanner

# ہمیں دامن تھام لینا چاہیئے

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

سیرت عربی کا لفظ ہے، اس کا وزن فعلۃ ہے، علم صرف کے قواعد کے مطابق کلام عرب میں جو لفظ بھی اس وزن پر ہوگا، اس میں خاص صفت نوعیہ کے معنی پائے جائیں گے جیسے جلسہ کسی خاص قسم کا بیٹھنا، صبغۃ خاص قسم کا رنگنا، پس لفظ "سیرت" جو سار سے ماخوذ ہے جس کے معنی چلنے کے ہیں۔ اس وزن کے اعتبار سے کسی خاص قسم کے چلنے پر بولا جائے گا۔ یہ تو اس کا لغوی معنی ہوا، اصطلاح شریعت میں یہ لفظ جب بھی بولا جائے گا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخصوص زندگی کے اعمال و افعال مراد ہوں گے۔

سیرت نبویؐ کا مقام: قرآن حکیم جو کلام الٰہی کا مرقع ہے اپنی آیات میں نبی علیہ السلام کے اخلاق و کردار اور اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے، انسانیت کی سرخروئی کے لئے اطاعت رسول کا حکم دیتا ہے معاشرت و معاملات میں زندگیوں کو سنوارنے کے لئے شاہراہ نبوت پر چلنے کی تاکید کرتا ہے، طمانیت و قرار، قلب کی بجھی پیاس اور شک و اضطراب کی بھڑک شعلیات کو دور کرنے کے لئے قائد انسانیت کے بتائے ہوئے نقوش پر چلنے اور ان پر ثابت قدم رہنے کا سبق دیتا ہے۔ آخر میں پھر ان احکام کی بجا آوری کرنے والے سعید بخت کو دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کی ضمانت دیتا ہے، یوں کہئے قرآن اپنے صاحب کی عظمت و صداقت کا اعلان کر رہا ہے۔ کیونکہ صداقت قرآن کے لئے صاحب قرآن کی عظمت کا جانچنا ایک لازمی امر ہے، عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ سیرت رسول قرآن ہے اور قرآن حضور کی سیرت ہے پس یہ نئی سرزمین مذہب پر چلتا پھرتا قرآن ہے اور وہ اقوام عصر کے اثر سے مثل قرطاس پر ذہب عنوان نبوت ہے یا یوں کہئے قرآن علم ہے سیرت نبوی عمل ہے۔ قرآن اجمال ہے، نبی تفصیل ہے قرآن متن ہے نبیؐ تشریح ہے۔ علاوہ ازیں ایک سیرت نگار کے نزدیک قرآن ہی سب سے اول محکم، مستند سیرت کا ماخذ ہے یہی کتاب ہر تغیر سے پاک اور ہر تبدیلی سے مبرا ہے، ابتدائے نزول سے اب تک صحیح اس میں کوئی ترمیم و تنسیخ ہوئی ہے نہ آئندہ ہو سکتی ہے ایک حرف اور اس کا ایک نقطہ بھی کسی عہد اور کسی دور میں نکالا یا چھپایا نہیں گیا، جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، ایک نقطے کی کمی بیشی کے بغیر آج ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے اور یقیناً ہمیشہ اسی طرح رہے گا، ایسا اس لئے ہوا کہ خود باری تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھا لیا ہے کلام پاک کی نسبت صرف یہ ہم مسلمانوں ہی کا عقیدہ نہیں بلکہ انگریز مورخ و سیرت نگار سر ولیم میور لائف آف محمد LIFE OF MOHAMMAD میں لکھتا ہے "اس بات کی تسلی اور قابل اطمینان اندرونی بیرونی شہادت موجود ہے کہ قرآن اس وقت بھی ٹھیک اسی شکل و صورت میں محفوظ و مامون ہے جس حالت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا" جن یورپین مستشرقین نے اس امر میں انتہائی کوشش کی ہیں کہ قرآن کریم کو کسی طرح محرف اور مبدل ثابت کریں اس کے متعلق جرمنی کے مشہور والکسٹ نولڈیکی کا فتویٰ یہ ہے۔

یورپ کے جن مصنفین نے اس بات کے معلوم کرنے میں زبردست جدوجہد اور سعی کی ہے کہ کسی طرح قرآن میں تحریف ثابت کریں وہ اپنی ان تمام کوششوں میں حیرت انگیز طور پر ناکام ہوئے ہیں۔"

مثلاً جرمن مستشرقین نے من بعدی اسمہ احمد پ ۲۸ میں احمد کی جگہ تخم یا تکاسہ بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا وغیرہ وغیرہ۔ مسیحی مستشرقین میں گولڈ زیہر، مراتشی، بیلیامڈر، پیدو، یروز ایل، انوسال باشم، نوستر اور جیرو ونوجین نے آنحضرت کے خلاف جو زہر اگلا ہے میرے قلم کی زبان اسے واگزار کرنے کی جرات نہیں کر سکتی، ان مسیحی مستشرقین نے آنحضرتؐ کے خلاف جو کچھ لکھا۔ اسلام پر جو جس قسم کے اعتراضات قائم کئے ناقدین ہی کے منہ پر چپت رسید کرے گی کیونکہ ان الزامات میں کوئی اعتراض بھی تو دل کو نہیں بھاتا۔

ان کی دیکھا دیکھی فرانسیسی مورخ اور مستشرق امیل ورمنگم نے بھی آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کی جسارت کی، غرض قرآن اور صاحب قرآن کے خلاف زبان و قلم استعمال کرنے والے معاندین کا ایک گروہ ہر دور میں اپنے ناپاک عزائم کے مطابق کھلم کھلا اسلام کی مخالفت کرتا رہا ہے اور انہیں کی طرف سے بعض لوگ مسلمانوں کے مابین ایسے پیدا کئے جاتے رہے کہ انہوں نے نام تو اسلام اور بانی اسلام کا لیا، خدام تو وہ قرآن اور صاحب قرآن کے کہلائے مگر ان کی سرگرمیاں ان کی ہمدردیاں، ان کی قلم اور زبان سے چلنے والی میاں اور نمایاں تحریکوں کا اثر بھی مسیحی مورخین کو ملا یورپین مستشرقین نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ کبھی تہذیب و تمدن کے انقلاب کی صورت میں ان کا مفاد امریکی استعماریت کو بہم پہنچا۔ کبھی ان کا کریڈٹ برطانوی سامراج نے لیا------ بات اپنے موضوع سے دور نکل رہی ہے یہاں مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ چودہ سو سال کے مذہبی و سیاسی انقلابات، معاشرتی و معاملاتی تصرفات اور مخالفین اسلام کے ہر قسم کے تغیرات کے باوجود قرآن جوں کا توں ہمارے سامنے ہے۔ یہی قرآن سیرت النبیؐ کا اولین ماخذ ہے قرآن پاک کے بعد حدیث رسول کو ہی سب سے زیادہ مستند ماخذ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے صحیح بخاری، مسلم ترمذی شریف ابن ماجہ اور ابو داؤد اور نسائی شریف کے علاوہ دوسرے سینکڑوں احادیث کے گلدستے آنحضرتؐ کی احادیث کے پھولوں سے مہک رہے ہیں۔ یہی گلدستے آپ کی زندگی کے ہر قول و عمل کی غمازی کر رہے ہیں اس کے بعد آنحضرت کی سیرت کا سب سے بڑا ماخذ مغازی و سیر کی وہ چند

کتابیں ہیں جو مسلمان محققین، مصنفین نے ابتدائی زمانہ میں بڑی کاوش اور محنت کے بعد مرتب کیں، ان میں ابن اسحٰق ابن ہشام، واقدی، عیون الاثر، مواہب اللدنیہ، زرقانی علی المواہب کی کتابیں قابل ذکر ہیں۔ سیرت نبویؐ کا چوتھا ماخذ وہ تفاسیر ہیں جو علمائے کرام اور محدثین عظام نے وقتاً فوقتاً لکھیں، ان میں تفسیر ابن عباس، تفسیر ابن جریر، جامع البیان، یاقوت التاویل، تفسیر کشاف، تفسیر اصفہانی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر مظہری اور تفسیر روح المعانی شامل ہیں۔

پانچواں ماخذ عالم اسلام کی وہ قدیم اور عظیم تاریخیں ہیں جو اسلامی مورخین نے قدیم زمانہ میں لکھیں ان کتابوں کو اگرچہ سیرت کی کتب نہیں کہا جا سکتا تاہم ان میں خلفاء اسلام اور سلاطین اسلام کے احوال کے ساتھ ساتھ سیرت نبوی کا بھی بہت سا مواد شامل ہے۔ ان کتب میں تاریخ یعقوبی، تاریخ الامم والملوک، تاریخ طبری، التاریخ الکامل، تاریخ ابن خلدون اور تاریخ ابو الفداء کی کتابیں شامل ہیں جن میں محدثین اور اور مصنفین نے علاوہ صحابہ کرامؓ تابعینؒ اور اتباع تابعینؒ کے سوانح و افکار جمع کر کے عالم اسلام پر ناقابل فراموش احسان کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی کتاب تاریخ یعنی "البدایہ والنہایہ" میں شیخ عماد الدین واسطیؒ کی نسبت لکھتے ہیں کہ ابتداء میں ان کا مسلک دوسرا تھا، پھر دوسرا رنگ چڑھ گیا، ان کی نشوونما فقہاء متکلمین کی جماعت میں ہوئی تھی اس لئے ان میں نوک جھونک اور کلام ورد کا اثر غالب تھا۔ مصر سے بغداد گئے وہاں خیالات میں توسیع ہوتی رہی۔ اپنی حالت کا محاسبہ کیا تو یقین و طمانیت کی دولت سے قلب کو خالی پایا، نتیجہ یہ نکلا کہ فقہاء و متکلمین کے طریق سے دل برداشتہ ہو گئے، تصوف کی طرف توجہ ہوئی لیکن عامہ صوفیین کی صحبتوں کا جو رنگ ڈھنگ نظر آیا اس سے طبیعت اور زیادہ مکدر ہو گئی، بالآخر دمشق پہنچے اور علامہ ابن تیمیہ کی صحبت میں داخل ہو گئے۔ خود شیخ واسطی کا بیان ہے کہ دمشق میں علامہ ابن تیمیہ سے ملا جب پہلی مرتبہ ان کے درس میں حاضر ہوا تو عجیب اتفاق ہے ان کے یہاں بھی علم کلام کی نسبت تھی اور امام موصوف فرما رہے تھے۔

"دنیا میں متکلمین سے بڑھ کر حیران و محروم و اطمینان قلب اور سرور کی لذت سے بے بہرہ کوئی گروہ نہیں۔"

پھر علامہ نے مشاہیر فلاسفہ قدماء اور چند ارباب مقالات کے اقوال بتائے، جس میں انہوں نے خود اپنے وجود پر حیرت و نامرادی اور بدحالی و بے بصیرتی کا الزام لگایا کیونکہ معتقیانہ تتبع و تلاش اور تحقیق و تدقیق ایک مرض ہے کہ اس کا حامل توجہ سے لے کر شریعت کے ہر مسئلہ میں عقلی گھوڑے دوڑاتا چلا جائے گا۔ اس طرح اس کے ذہن میں ہدایت کے بارے میں بھی ضرور کوئی اعتراض ابھر لے گا چنانچہ شیخ واسطی کہتے ہیں۔ علامہ کی ایک ہی صحبت سے مجھ سے شکوک و اضطراب کے سارے حجاب ہٹ گئے میرے دل نے دولت ایمان و لذت اور ایقان و طمانیت کی دولت حاصل کر لی، پھر جب علامہ موصوف میرے حال سے آگاہ ہوئے تو وصیت کی۔

"ساری چیزیں چھوڑ کر صرف سیرت نبویہ کا مطالعہ کرو، اس کے تدبر و فکر کو اپنے اوپر لازم ٹھہرا لو، یقین اور ایمان کی تمام بیماریوں کے لئے یہی نسخہ شفا ہے۔"

اس طرح سیرت کو ہر دور کے نوخاستہ فتن اور عقائد و نظریات کی خرابیوں میں ایک رہبر و رہنما کا مقام حاصل رہا، اس پرفتن دور میں بھی فروعی اختلافات سے دل برداشتہ کے لئے سیرت نبویؐ ایک ایسی ایمان کی شمع فروزاں ہے جس کے مطالعہ سے باطل نظریات کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں، غلط عقائد کی برائی معلوم ہوتی ہے۔ سیرت کے آئینہ اتفاق سے دین اسلام کے مسائل اپنی صحت و درستگی کے لباس میں بہ بیٹھ اور واضح نظر آتے ہیں، پس سیرت کے طالب علم کو چاہئے کہ وہ سید لولاک کی زندگی کے ہر شعبے کا مطالعہ کرے تدبر و فکر سے کرے آپؐ کے معاشی و اقتصادی زندگی سے اپنی معیشت و اقتصادیت کے خطوط سنوارتا چلا جائے، نبی علیہ السلام کی سیاسی اور حکیمانہ زندگی کو ملکی معاملات کی تعمیر و ترقی کا ذریعہ بنائے۔ بدر و حنین کے واقعات میں فتح کو مدبر خیال کرے۔ احد میں بظاہر ہزیمت کی جزئیں اور پسپائی کی حکمتیں مدنظر رکھے، سیاسی امور کے لئے مدنی زندگی اور صبر و استقلال کے محاسن کے لئے مکی زندگی کو رہنما بنائے، پھر رسول کی خانگی اور ازدواجی زندگی سے اپنی معاملات و معاشرت کے طریقے متعین کرے، غرضیکہ ایسا انسان آنحضرتؐ کی سیرت کی تمام شعبوں کو ہر دور ہر زمانہ اور ہر قرن کے لئے واضح اصولوں سے بھرپور مکمل ہوئی کتاب قرار دے گا۔

ایسا طالب علم عصر حاضر کی یورپی تہذیب سے متاثر ہونے کی بجائے عقل و فہم کے زاویہ میں تہذیب رسالتؐ کو انسانی زندگی کا جزو لاینفک قرار دے گا، جو محض اسلام کی ہمہ گیری اور جامعیت کا تجزیہ کرنا چاہے اسے سیرت نبویؐ کے گہرے مطالعے کی ضرورت ہے جس انسان کو اسلام کی تعلیمات سے شناسائی کرنا ہو وہ بھی بانی اسلام علی صاحبہا السلام کی مقدس زندگی کے علمی عملی، اخلاقی اور سیاسی پہلوؤں کو تدبر و تامل کا گہوارہ بنائے یقیناً اسے آپ کے انداز فکر اور دوراندیش عمیق نظری سے سیاسیات کی عقدہ کشائی میں بیش بہا مدد ملے گی۔ دراصل وہ لوگ اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ ہیں جو اسلام کے کسی بھی مسئلہ پر نقد جرف کئے ہوئے ہیں، فی الحقیقت انہیں اس جامع نظام کی حکمتوں پر احاطہ نہیں، انہیں چاہئے کہ وہ مطالعہ اسلام میں اتنی وسعت پیدا کریں کہ تفاسیر اور احادیث اور تواریخ و روایات پر تو کم از کم سرسری نظر ہو جائے پھر کسی مسئلہ میں عقل و فہم کو تامل نہ کرنا پڑے گا۔

**سراج منیری مقتدا چاہئے:** جو اجالا اجالے کے لئے آیا، جو نورانی چاند چاندنی کے لئے تصور پذیر ہوا، جس تابدار کی تاب شمس و قمر نہ لا سکے، جس مرکز تجلیات کو سراج منیر کا لقب ملا، یہ سراج، جو سورج سماوی سے ممتاز ہے جب آسمانی سورج غروب ہوتا ہے تو نبوت کا سورج طلوع رہتا ہے۔ جہاں مکانات کی دیواروں کے حجاب اور بستر پردوں میں آسمانی روشنی پہنچنے سے قاصر ہے وہاں اس دن رات کے سورج کی ہدایت کی کرنیں پہنچ چکی ہیں، آنحضرتؐ کے عشق میں ادب کر کہنے والے نے کیا خوب کہا۔

یہ شمس، نہار و لیل و شمس نہار بس ہے
یہ قمر منیر عالم و قمر ستار بس ہے

جس کی دانائی، عقل و فہم اور منفرد عالی کردار پر قرآن شاہد عدل ہے، انجیل و تورات نے جس کے تقدس میں محورت کے نغمے گائے ہیں، جس کے صداقت و عظمت کی گواہی شجر و حجر دے چکے ہیں جس کے دشمن عداوتوں کے باوجود عظمت و رفعت کے معترف رہے جس کی تکذیب کرنے والے آخر تصدیق پر مجبور ہو گئے جس کو سب و شتم کرنے والے رطب اللسان رہے جس نے مہد سے لحد تک انسانیت کی رہنمائی کی، جب اس کی سطوت کا پرچم لہرایا تو باطل کی

Scanned by CamScanner

عزائم خاک میں مل گئے' اسی عظیم نبی نے قیصر و کسریٰ کے طلسم توڑ دیئے' خسرو اور ہرقل کی سلطنتیں لرزہ براندام کر دیں' دنیائے عالم کو ایک جامع اور ہمہ گیر نظام بخشا' بنی آدم کی حیوانیت و شیطنت کی دلدل سے اٹھا کر اشرف المخلوقات بنایا' انسان کو کفر و شرک کے اندھیروں سے نکال کر مصابیح توحید کے سامنے نمایا' امت محمدیہ کو زندگی کے اصول بتائے' رہن سہن کے طریقے سمجھائے' امن و آشتی کا سبق دیا' شعار سیاست کے گر سکھائے' میدان کارزار میں اترنے جرات و شجاعت کی جولانیاں دکھانے اور استقلال و استقامت کے ساتھ نصب العین پر مر مٹنے کا درس دیا' دروغ گوئی' چور بازاری' عداوت و شقاوت' جدال و فساد کی لعنتوں سے محفوظ کر کے راست بازی' رافت و الفت' صلح و آشتی کے زریں اصول بطور توشہ حیات عالم کو دیئے یہ کلام اس نبی کی نسبت ہو رہی تھی جس کا نام آدم و حوا کے نکاح کا مہر ٹھہرا۔ جس کا اسوۂ آفاق ہستی کی کامرانیوں کا محور بنا' جس کا وجود باعث موجودات ہوا جس کی تخلیق مقصد تخلیقات ہوئی۔

پس ہمیں ایسے ہی ریفارمر (REFORMER) (مصلح) امام الانبیاء کا دامن تھام لینا چاہئے ان کے اقوال پر اپنی عملی قوتیں نچھاور کر دینی چاہئیں۔

نوشتہ مضمون قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی شہرہ آفاق کتاب "رہبر و رہنما" کا اقتباس ہے۔ K

## بقیہ: کھلا خط

اہلسنت اتحاد کی بات ایک بار نہیں لاکھ بار کیجئے! سر آنکھوں پر! لیکن یہ آپ کو کس بے وقوف نے کہا ہے کہ شیعہ بھی مسلمان ہیں؟

شیعہ اگر مسلمان ہیں (بقول آپ کے) تو مسلمانوں کے ساتھ ان کے کسی ایک عمل کی مطابقت واضح کیجئے! کلمہ توحید' قرآن' رسولﷺ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ! کوئی ایک چیز! آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ رحمت عالم حضرت عثمانؓ کے دشمن کے ساتھ ایک صف میں ہمیں کیسے لا سکتے ہیں؟

اب آپ ان حقائق سے آگاہ ہونے کے بعد شاید یہ کہیں کہ "ملکی سلامتی کے لئے وسیع الظرفی کا مظاہرہ کیجئے! تو میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ میرا یہ خط اپنے کالم میں شائع کر دیں' وسیع الظرفی کا پتہ چل جائے گا!

علماء کرام جدید دور کی زندگی کی رہنمائی کے لئے موزوں ہیں یا نہیں؟ اس حقیقت کو جاننے کے لئے آپ میرے پاس تشریف لائیں میں آپ کو حقیقت سمجھا دوں گا۔

انشاء اللہ العظیم۔
خادم سپاہ صحابہؓ
ثناء اللہ ساجد شجاع آبادی
موضع بستی مٹھو خاص
تحصیل شجاع آباد' ضلع ملتان

## بقیہ: ماضی و حال کے آئینے میں

میں سنیت کو صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائیگا' ناکام و نامراد لوٹے اس معرکہ حق و باطل میں دو شیعہ جہنم واصل ہوئے۔ شیعوں کے خاک و خون میں لتھڑے ہوئے لاشے دیکھ کر ابرہہ کا لشکر یاد آگیا جو خانہ خدا کو منہدم کرنے کے ارادے سے نکلا گر ابابیلوں نے انہیں کعصف ماکول کر دیا۔ سپاہ صحابہ کے ایک نوجوان قاری محمد عبداللہ نے جام شہادت نوش فرمایا اور ثابت کر دیا۔

فانی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا۔

## تقیہ باز رافضیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا

شیعیت کے بچے میں مسلمانوں کے خلاف بھڑکنے والی آگ مزید بھڑکی لیکن ان شعلوں سے مرتد زندیق اور کافر خود ہی بھسم ہوتے رہے چشم فلک نے نظارہ کیا کہ شیعہ جاگیردار کہ لوگ جن کو سلام کرنے اٹھ کھڑے ہوتے۔ پیر سائیں' شاہ جی اور سید صاحب کے خطابات سے نواز کر ان کی خوشامد کرتے تھے اب انہیں رافضیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہوٹلوں پر جاتے تو اول تو انہیں کوئی چائے دیتا ہی نہیں تھا اگر لاعلمی کی بناء پر چائے دیتا اور بعد میں معلوم ہوتا کہ وہ تو شیعہ تھا تو ہوٹل والے ان کے سامنے پیالے توڑ دیتے۔

## سپاہ صحابہ کے عہدیداروں نے کمال کر دی

لوگوں کی اس ذہن سازی میں اور نوجوانوں کو سپاہ صحابہ میں راغب کرنے میں مولانا گل محمد صاحب مولانا غلام فرید میرانی صاحب اور حافظ عبدالستار صاحب پیش پیش تھے ان حضرات نے اپنی زندگیاں ناموس صحابہ کی خاطر وقف کر چھوڑیں۔ دسمبر کی ٹھٹھرتی ہوئی سرد راتیں ہوں یا جون جولائی کے ذہن پگھلا دینے والے گرم دن ہم نے ان حضرات کو سپاہ صحابہ کا کام کرتے دیکھا ہے ان حضرات کی شبانہ روز کاوشوں سے شیعیت کا زور ٹوٹا اور عظمت صحابہ کے ڈنکے بجنے لگے۔

محرم [illegible]ھ میں بھی سنی نوجوانوں نے اپنے حقوق کی جنگ لڑی اور کسی بھی محاذ پر شیعہ کی ایک نہ چلنے دی۔ وہ شیعہ جو کبھی لاؤڈ سپیکر استعمال کر کے ہزاروں سنیوں کی دل آزاری کرتے تھے رات گئے تک مسلمانوں کا سکون برباد کئے رکھتے تھے اب کی بار لاؤڈ سپیکر استعمال نہ کر سکے۔

رنجاہ میں سنیت نے عہد کر لیا ہے کہ اصحاب رسول کے دشمن کو اس دھرتی پاک پر کافر قرار دلوا کر دم لیں گے۔ آہوں کے بادل اٹھیں' خون کے دریا بہہ جائیں' لاشوں کے انبار لگ جائیں' بیویوں کے سہاگ لٹیں' بچے یتیم ہوں اور عزتیں برباد ہوں' پرواہ نہیں مگر یاران نبیؐ کی عصمت پر آنچ نہ آئے۔ امی عائشہؓ کے دوپٹے کی عفت قائم و دائم رہے یہ ہے سپاہ صحابہ کا منشور انشاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا اور بہت جلد آئے گا جب پاکستان کی سینٹرل اسمبلی یہ بل پاس کرے گی کہ شیعہ کائنات کا بدترین کافر ہے انشاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا جب گھوڑے کے پجاری نیست و نابود ہو جائیں گے شیعیت نام کی کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔

## اگر انتظامیہ نے سپاہ صحابہ سے تعاون جاری رکھا

حالیہ محرم الحرام کے موقع پر انتظامیہ نے خطرات کو بھانپتے ہوئے سپاہ صحابہ کا ساتھ دیا۔ اس سلسلے میں انتظامیہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ اگر آئندہ انتظامیہ نے سپاہ صحابہ سے تعاون جاری رکھا۔ تو انشاء اللہ رنجاہ میں امن و سکون کا دور دورہ ہوگا۔

سپاہ صحابہ سے ٹکرانے والو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کے
قدم قدم پر انہیں کے شعلے اور ہر ایک خطہ قرار ہوا

Scanned by CamScanner

# سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امجد مصطفیٰ سیرانی

تقریباً چودہ سو سال قبل ۱۲ ربیع الاول کے ماہ مقدس میں "بلد امین" "مکہ معظمہ" کی پاکیزہ سرزمین پر صبح صادق کے وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ وعزبرہانہ کے آخری نبی و رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی اس دنیائے آب وگل میں تشریف لائے۔ آفتاب ہدایت کا طلوع ایسے وقت میں ہوا جبکہ پورے عالم پر کفر و شرک اور ظلم وعدوان کی تاریکیاں گھٹا ٹوپ اندھیرا کی ہوئی تھیں اور تمام دنیا اپنے سیاہ ترین دور سے گزر رہی تھی لیکن آپؐ کے نور ہدایت کی ضیا پاشیوں اور تابانیوں سے پوری کائنات جگمگا اٹھی۔ اندھیرے کافور ہو گئے ظلمتیں چھٹ گئیں یہ ایسا آفتاب طلوع ہوا جو کبھی غروب نہ ہوگا۔

طلوع ہوا جو کبھی غروب نہ ہوگا
ایک طلوع آفتاب دشت وچمن سحر سحر

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری اعضاء کے بےعیب، دلفریب ودلنشیں، شکل وصورت، ذاتی محاسن اور خاص کر ان صفات سے متصف ہونے کا نام محمدؐ ہے جو انسان کی انسانیت کو حد تکمیل تک پہنچا دے۔ ہمارا دعویٰ ہے خداوند قدوس اور اس کی ساری خدائی اس بات پر گواہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات میں ہر وہ خوبی بحد کمال موجود تھی جو صرف آپؐ ہی کی سیرت طیبہ کا حصہ ہو سکتی ہے۔ خدا کی ساری مخلوق میں آپ کا کوئی شریک وسہیم وثانی نہیں آپؐ دست قدرت کا آخری اور اعلیٰ ترین شاہکار ہیں اور آپؐ پر یہ شعر حرف بحرف صادق آتا ہے۔

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری چشم خیال میں نہ دکاں آئینہ ساز میں

ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیرت وصورت میں نہ صرف محامد ومحاسن اور خوبیوں کا چشم ساقی ہیں بلکہ تمام حسن واخلاق کا خاتمہ ہی آپؐ کی ذات گرامی پر ہے اس مختصر سے مضمون میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر گوشے کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ آپؐ کی سیرت کے ہر گوشہ کو بیان کرنے کیلئے عمر خضری درکار ہے اور سیرت کے ہر گوشہ کو بیان کرنے کیلئے ایک بے بضاعت اور بے بس انسان کا کام نہیں۔ آپؐ کی سیرت کا صرف یہی ایک پہلو بھی اپنے اندر ایسی صداقتیں سمیٹے ہوئے ہے جسے بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے کہ کفار مکہ کی انتہائی مخالفتوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود اولوالعزم سیرت کے کردار کے حامل پیغمبرِ حق وصداقت سے ذرا برابر بھی پیچھے نہ ہٹے۔ بلکہ نیک مقصد کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کی ایک وقت آیا کہ مدینہ منورہ میں چوپایہ تخت قائم ہوا وہاں منبر کی جگہ تخت بچھایا گیا وہی منبر ہے وہی مسجد ہے وہی جھونپڑے ہیں وہی چٹائی کا اکھرا گدا ہے نہ حاجب ہیں نہ دربان ہیں امیر بھی آتے ہیں اور غریب بھی آتے ہیں۔ دونوں کے ساتھ ایک معاملہ ہے اب سیرت کے کردار انسان کا عجب دربار ہے آج کے سلاطین کہتے ہیں شاہی دربار تھا کہ فوج تھی علم تھا پولیس تھی جلاد تھے محتسب تھے گورنر تھے کلکٹر تھے منصف تھے ضبط تھا قانون تھا۔

مولوی کہتے ہیں کہ مدرسہ تھا کہ درس تھا وعظ تھا رفتاء تھے قضاء تھا تصنیف تھی تالیف تھی محراب تھا منبر تھا صوفی کہتے ہیں خانقاہ تھی کہ دعا تھی جھاڑ تھا پھونک تھی ورد تھا وظیفہ تھا ذکر تھا شغل تھا تخت تھا گریہ تھا آہ تھی بکا تھا وجد تھا حال تھا کشف تھا کرامت تھی فقر تھا فاقہ تھا زہد تھا قناعت تھی کنکریاں دی جاتی تھیں کہ کھارے کنوؤں کا پانی میٹھا ہو جائے گا بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا جاتا تھا یتیموں کو سہارا ملتا تھا بیواؤں کی کمریں دوہری جاتی تھیں بیواؤں کو پناہ ملتی تھی مگر سچ تو یہ ہے کہ وہ سب کچھ تھا اس لئے کہ وہ سب کیلئے آئے تھے۔ آنکھ جس کسی کو جچتا تھا جہاں کہیں چلتا تھا جس زمانے میں چلتا تھا اسی روشنی میں چلتا تھا۔

دیکھنے والوں نے دیکھا کہ دس سال کے عرصہ میں مشرق کی سب سے بڑی قوت پرشین ایمپائر Impire Perciam اور مغرب کی سب سے بڑی طاقت رومن ایمپائر Roman Impire کے ساتھ ساتھ اطراف وجوانب کے سلاطین کو بھی چونکا دیا کہ وقت سے پہلے جاگ جا کر ہوجا گا اس نے پایا جو سویا اس نے کھویا کسریٰ نے خط پھاڑا اس کا ملک پھاڑ دیا گیا۔ قیصر بھی پھاڑ دیتا تو وہ بھی پھٹ جاتا لیکن معاملہ کو ملتوی کر کے اس نے اپنی قوم اور اپنے ملک کی موت کو ملتوی کرا لیا اور اتنا ملتوی کیا کہ گویا وہ فوج آج تک واپس نہیں ہوئی اور خدا ہی جانتا ہے کہ کب واپس ہو گی۔ جسے رومیوں کی طرف روانہ کر کے دماغ کے ان عجیب وغریب تجلیات دینے والا پاک وجود بہرحال کے حالات میں متفق ہو کر اس بستر پر لیٹ گیا جس پر لیٹنے کے بعد پھر اٹھنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اے محمد صلی علیٰ سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم۔ ان بانصیب آنکھوں نے دیکھا تھا کہ اس بستر پر لیٹنے کی جو آخری رات تھی اس کے روشن کرنے والے چراغ میں تیل کسی غریب پڑوسن سے قرض کر کے آیا تھا اور جو چادر اس وقت دونوں جہانوں کے سردار پر پڑی ہوئی تھی دیکھنے والی آنکھوں نے دیکھا کہ وہ پھٹا ہوا سیاہ کمبل تھا جس کے اوپر کتنے پیوند لگے ہوئے تھے اور زبان حال سے یہ منظر بتا رہا تھا کہ اے جھوٹ کے بلوں میں پناہ پکڑنے والو! دیکھ رہے ہو جو اس بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ اے انصاف کے دشمنو! کیا یہی مکہ کا وہ بے تاج بادشاہ ہے جس کے متعلق تمہاری گندی زبانیں غل مچاتی رہی ہیں کہ وہ مدینہ کا عیش وآرام کا دلدادہ بادشاہ بن گیا ہے تمیں سال کی اس مدت میں کس نے ان کے گھر سے روز دھواں اٹھتے دیکھا۔ ایسے بادشاہ کس دنیا میں گزرے ہیں جن کے دین مبارک خشک جو کے ان چھنے آٹے کی روٹی بھی میسر نہ آئی ہو۔ فقیروں نے بھی کبھی دو دو تین تین مہینے تک صرف پانی اور خشک چھواروں پر زندگی گزاری ہے؟ فاقہ مستوں نے بھی کبھی بھوک کی شدت میں پیٹ پر دو دو پتھر باندھے ہیں؟

بادشاہ کی لڑکیوں کے ہاتھ میں آٹا پیسنے کی وجہ سے گھٹا اور گردن میں پانی بھرنے کے نشانات دیکھے گئے ہیں؟ ایسی شہزادی زمین کے کس خطہ میں پائی گئی جس کو اور جس کے بچوں کو دو دو تین تین دن بھوک کی شدت میں دن کو رات اور رات کو دن کرنا پڑا ہو۔ اے دنیا کے بچارو آپؐ کی اس سیرت طیبہ کا مطالعہ تو کرلو۔

Scanned by CamScanner

# ہندوستان میں شیعت کیسے پھیلی؟

محمد باقر جامی
بہاولپور

شیعیت نے ہندوستان میں اس وقت قدم رکھا جب ہمایوں شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر کچھ عرصہ راجپوتانہ اور سندھ کے ریگستانوں میں پھرنے کے بعد ایران چلا گیا ایران میں اس وقت صفوی خاندان کی حکومت تھی مشہور صفوی بادشاہ طہماسپ اس سے بڑے اخلاق و مروت سے پیش آیا اور اسے اپنا ذاتی مہمان بنایا ہمایوں نے ایک عرصہ تک ایران میں رہنے کے بعد جب واپسی کا ارادہ ظاہر کیا تو شاہ نے اس کی مدد کے لئے ایک بڑا لشکر اس کے ساتھ روانہ کیا ہمایوں یہ لشکر لے کر پہلے افغانستان پر حملہ آور ہوا اور کابل و قندھار کو فتح کرتا ہوا ہندوستان میں داخل ہوا ہندوستان میں اس نے دہلی آگرہ اور دوسرے کئی بڑے شہروں کو فتح کیا ابھی پورے ہندوستان میں اس کی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی کہ ایک دن کتب خانے کی سیڑھی سے اس کا پاؤں پھسلا اور وہ گر کر مر گیا ہمایوں کے ساتھ جو لشکر ایران سے ہندوستان آیا تھا اس میں ادباء شعراء اور شیعہ علماء کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی جو اس مقصد کے لئے روانہ کی گئی تھی کہ ہندوستان میں شیعیت کی اشاعت کے لئے کام کرے ان میں ایک شخصیت بیرم خان کی تھی جو نہ صرف عالم فاضل اور بہت بڑا شاعر تھا بلکہ اپنے اندر بے پناہ عسکری صلاحیت بھی رکھتا تھا بیرم خان ہمایوں کی موت سے ذرا نہ گھبرایا اور عادل شاہ سوری کے وزیر ہیموں بقال کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں نکل آیا اور اسے شکست دے کر خاندان سور کی حکومت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا بیرم خان اکبر کا اتالیق بھی تھا اور ہندوستان میں اس کی حکومت کو مستحکم کرنے میں سب سے زیادہ ہاتھ اسی کا تھا جب اکبر نے اقتدار سنبھالا تو بیرم خان نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے کام شروع کر دیا اس نے پہلے ہندوستان میں آئے ہوئے تمام شیعوں کو منظم کیا انہیں شیعی عقائد کے فروغ کے لئے شمالی ہند کے مختلف علاقوں میں پھیلا دیا اکبر نے شیخ الاسلام کے منصب کے لئے اپنے اتالیق سے مشورہ کیا کہ کسے اس مسند پر بٹھایا جائے۔ تو بیرم خان نے مشہور شیعہ عالم شیخ گرامی کا نام لیا چنانچہ اکبر نے اسے شیخ الاسلام بنانے کا حکم دے دیا۔

اکبر کے زمانے میں یہ رائے عام تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایک ہزار سال گزر چکے ہیں اور دین محمدی کی مدت بھی ایک ہزار سال تھی اب یہ منسوخ ہو چکا ہے اس لئے اس کی جگہ نئے دین کی ضرورت ہے جس کا مقصد یہ تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہب کو ملا کر ایک مخلوط مذہب بنایا جائے تاکہ اقوام متحدہ ہند میں یگانگت پیدا ہو اور اس یگانگت کی وجہ سے ملک میں مستحکم حکومت قائم ہو بعض زر پرست مولویوں نے اکبر کو مہدی مجدد اور

> **اکبر بادشاہ نے شیعہ عالم کو شیخ الاسلام بنا کر شیعت کی اشاعت کا آغاز کیا**

امام آخر الزماں ثابت کرنے کی بھی کوشش کی اور اسے مذہبی معاملات میں دخل دینے کی پوری اجازت دے دی اس الحاد اور بے دینی کی فضا سے شیعیت نے بھی خوب فائدہ اٹھایا اور اسے پنپنے کا کافی موقع ملا شیعوں نے شاہی دربار میں بڑا اثر و رسوخ حاصل کر لیا اکبر کی وفات کے بعد اس کے بیٹے نور الدین جہانگیر سے یہی توقع کی جا سکتی تھی کہ اپنے باپ کے دین الہی کو ختم کر کے ملک کی عنان اقتدار اسلام کے ہاتھ میں دے دے گا مگر ہندوستان کی مذہبی فضا اور درباری ماحول نے اسے دین مصطفوی کی طرف بڑھنے سے روک لیا درباریوں نے اس کا خاص ذہن بنا دیا تھا اس لئے روایتی عقیدوں سے ہٹنا اس کے بس کا روگ نہ تھا دربار جو کہتا وہ وہی کرتا دربار جس کے خلاف کان بھرتا بادشاہ اس کا دشمن ہو جاتا اس اثناء میں بادشاہ نے نورجہاں سے شادی کر لی یہ شیعہ عقائد رکھتی تھی اس سے شیعیت کو بڑی تقویت ملی شاہی محل کے ماحول میں بڑی تبدیلی آگئی اس کا بھائی آصف الدولہ وزیر السلطنت بن گیا اس خاتون کو مشہور شیعی عالم قاضی نور اللہ شوستری سے بے پناہ عقیدت تھی جو اکبر کے زمانے سے قاضی القضاۃ چلا آرہا تھا اور مذہبی تعصب اور خفیہ طریقوں سے شیعت کی اشاعت کی وجہ سے لوگوں میں اپنا وقار کھو چکا تھا بادشاہ نے تمام حالات سن کر اسے اس منصب سے الگ کرنا چاہا تو نور جہاں نے اسے اس اقدام سے روک دیا ان حالات میں جبکہ پورے ملک میں بے دینی کی فضا قائم تھی اسلامی قدریں پامال ہو رہی تھیں شیعیت فروغ پا رہی تھی اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا مجاہد کھڑا کر دے جو لادینیت کے اس سیلاب کے آگے بند باندھ دے چنانچہ شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی) اس عظیم کام کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور بے دینی کے طوفان کا منہ پھیرنے کے لئے اکیلے میدان میں نکل آئے درباری ان کے دینی ولولے اور مذہبی جوش کو دیکھ کر بوکھلا اٹھے اور رات دن جہانگیر کے کان بھرنے لگے کہ یہ انتہائی بد عقیدہ مغرور اور گستاخ ہے بادشاہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتا اور نہ درباری آداب کی پرواہ کرتا ہے مگر جب بادشاہ اس سے ہم کلام ہوا تو وہ اس کے علمی تبحر بے مثال جرأت اور کامیابانہ طرز استدلال کو دیکھ کر حیران رہ گیا وہ نہ چاہتا تھا کہ آپ کو قید کیا جائے مگر درباریوں نے آپ کو قید کرا کے قلعہ گوالیار بھجوا دیا مجدد صاحب نے اس دور میں سب سے بڑا کام یہ کیا کہ شیعی عقائد کو اہل سنت و

Scanned by CamScanner

الجماعت کے عقائد سے بالکل الگ کر دیا خلفائے راشدین کو صحابۂ کرام میں جو مرتبہ حاصل تھا اسے مکتوبات میں بڑی تفصیل سے بیان کیا منصب خلافت پر علمی انداز میں بحث کرکے یہ ثابت کیا کہ خلفائے اربعہؓ کا انتخاب اسلام کے سیاسی اصولوں کے عین مطابق ہوا تھا اس لئے کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس انتخاب پر اعتراض کرے یا شارع علیہ السلام کی مرضی کے خلاف قرار دے چنانچہ مکتوبات کے دفتر دوم میں آپ نے شیعہ سنی عقائد پر بڑی مدلل گفتگو فرمائی اور جابجا کتاب و سنت سے استدلال کیا ہے اسی دفتر میں ایک پندرہ صفحے کا خط خان جہاں کے نام ہے جس میں اہل سنت و الجماعت کے عقائد کی بڑی وضاحت کی گئی ہے علاوہ ازیں آپ نے شیعیت کی تردید میں رد روافض کے نام سے ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا جس میں شیعوں کے تمام فرقوں کا ذکر کرکے ان کے عقائد کا الگ الگ رد کیا صحابہ کرامؓ سے حضرت کی محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ ان کے احترام میں معمولی سی کمی بھی گوارا نہ کر سکتے تھے قصبہ سامانہ کے خطیب کے بارے میں جب یہ معلوم ہوا کہ وہ خطبات عید میں خلفائے راشدینؓ کے نام نہیں لیتا تو آپ نے وہاں کے مشائخ کو ایک خط لکھا جس کی آخری سطریں یہ ہیں:

شنیدہ شد کہ خطیب آں مقام در خطبہ عید ذکر خلفائے راشدین ترک کردہ و اسامی متبرکہ ایشاں را نخواندہ وائے نہ یکبار بلکہ صد بار وائے چوں استماع ایں خبر وحشت اثر در شورش آوردہ ورگ فاروقیم را حرکت داد چند کلمہ اقدام نمودہ۔

شیعیت کی مخالفت سلسلہ مجددیہ کی تعلیمات کا ایک اہم عنصر تھی اس سلسلے کے بزرگوں نے اپنے اپنے دور میں شیعیت کے خلاف بڑا کام کیا مجدد صاحب کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم کا بھی شیعیت کے خلاف وہی طرز عمل تھا جو آپؒ کا تھا انہوں نے شہزادہ اورنگ زیب عالمگیر کو شیعوں کی تکفیر کے بارے میں ایک مدلل خط لکھا یہ خط مکتوبات کے دفتر اول میں موجود ہے جب سلسلہ نقشبندیہ کشمیر پہنچا تو وہاں شیعہ سنی اختلاف زوروں پر تھا تو سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں خواجہ خاوند محمودؒ اور ان کے جانشین خواجہ کمال الدین نے وہاں بڑا کام کیا انہوں نے شیعیت کے خلاف سنیوں کو متحد کیا اور شیعیت کو کشمیر سے نکالنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کیا اور اس جرم کی پاداش میں رتبہ شہادت حاصل کیا خواجہ صاحب کی شہادت کے پندرہ سال بعد شیعوں نے سلسلہ نقشبندیہ کے ایک اور بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کو شہید کر دیا۔

جہانگیر کے بعد جب شاہ جہاں تخت نشین ہوا تو یہ حضرت مجدد الف ثانی کا بڑا معتقد تھا مجدد صاحب نے اکبری الحاد اور شیعت کے خلاف جو زبردست کام کیا تھا اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا اس نے دربار کی ان تمام رسموں کو جن میں سجدہ تعظیمی بھی شامل تھا یک قلم موقوف کر دیا بالخصوص شرعی احکام کا خاص خیال رکھتا نماز روزے کی پابندی کرتا اسلامی شعائر پر زور دیتا مجدد صاحب کے مکتوبات اور دوسری تحریروں کا باقاعدہ مطالعہ کرتا اور ان سے اپنے عقائد و نظریات کی اصلاح کے لئے بہت کچھ

## ہندوستان میں شیعت کیخلاف سب سے پہلی آواز مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے بلند کی

حاصل کرتا اس کی بیوی ارجمند بانو شیعہ وزیر السلطنت آصف الدولہ کی بیٹی اور نور جہاں کی بھتیجی تھی جو اسے حد درجہ عزیز تھی پھر اس کی ساری توجہ تعمیرات پر رہی اس نے مختلف شہروں میں بڑی خوبصورت اور پرشکوہ عمارتیں بنوائیں اس لئے دینی مسائل پر کوئی خاص توجہ نہ دے سکا اور نہ شیعیت کے خلاف کوئی نمایاں کام کر سکا شاہ جہاں کے بعد جب عالمگیر تخت نشیں ہوا تو یہ بڑا دیندار اور متشرع آدمی تھا اس نے ہندوستان کا نقشہ بدل ڈالا دربار میں جو بچی کچی غلط رسمیں باقی رہ گئی تھیں انہیں فوراً موقوف کر دیا بڑے بڑے گویوں ڈوموں اور کلاونتوں کو دربار سے نکال دیا اسلامی شعائر پر بڑی سختی سے زور دیا جانے لگا علماء سے دینی خدمت کا کام بڑے وسیع پیمانے پر لیا جانے لگا تمام اور فقہی کتابوں کو جمع کرکے ان سے ایک جامع کتاب تیار کی گئی جو فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مشہور ہوئی بادشاہ کی دین سے والہانہ محبت اور اس کی اشاعت کے لئے بھرپور کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ کسی شیعہ کو یہ جرات نہ ہوئی کہ وہ بادشاہ کے ان دینی اقدامات کی راہ میں رکاوٹ بن سکے مگر اس کے باوجود شیعوں کا شاہی دربار میں تھوڑا بہت ضرور اثر رہا مثلاً اس وقت دربار میں سب سے زیادہ نمایاں شخصیت محمد سعید اشرف مازندرانی کی تھی جو شیعہ تھا اور بادشاہ کی صاحبزادی زیب النساء کا استاد بھی تھا دربار کا وقائع نگار نعمت خان عالی شیعہ تھا اس دور کا سب سے بڑا مورخ شیعہ تھا جسے دربار میں کافی رسوخ حاصل تھا علاوہ ازیں کئی شیعہ ایسے تھے جو مختلف عہدوں سے وابستہ تھے مگر عالمگیر کی بے پناہ دینی محبت اور اصول پسندی کی وجہ سے کسی شیعہ کو یہ جرات نہ ہوئی کہ وہ اپنے مذہب کے فروغ کے لئے کام کر سکے اورنگ زیب عالمگیر کی وفات سے ۴ سال قبل اس عظیم ہستی کی ولادت ہوئی جو بعد میں امام الہند شاہ ولی اللہ کہلائی اس وقت ہندوستان کی حالت بڑی نازک تھی ہر طرف اضطراب اور بے چینی پائی جاتی تھی خود غرضی مفاد پرستی خون ریزی اور طوائف الملوکی انتہا کو پہنچ گئی تھی ان حالات میں شاہ صاحب نے اپنے ماحول کو بھانپا اور دینی احکام پر محققانہ نگاہ ڈالی اور وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے مجتہدانہ انداز میں کام شروع کر دیا

آپ نے خلافت و امامت اور مشاجرات صحابہؓ پر بھی قلم اٹھایا اور ان نازک مسائل پر لکھنے میں بڑے احتیاط سے کام لیا اور کتاب و سنت کے ذخیرے سے اہل سنت و الجماعت کے ایک ایک عقیدے کو ثابت کیا آپ نے شیخینؓ کے فضائل میں قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین تحریر فرمائی پھر شیعہ سنی عقائد کے فرق کو واضح کرنے کے لئے ازالۃ الخفاء لکھی اس میں ایک جگہ خلافت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے بارے میں جو قطعی اشارے فرمائے تھے ان کے مطابق خلفائے کرام کو منصب خلافت کی تفویض ہوئی حضرت علیؓ نے نہ صرف خلفائے ثلاثہ کی بیعت کی بلکہ سیاسی معاملات اور ملکی امور میں ان کی بھرپور مدد فرمائی شاہ صاحب نے شیعوں کے نظریہ امامت کو بھی غلط قرار دیا کہ اس کی اصل کتاب و سنت میں کہیں نہیں ہے چنانچہ وصیت نامے میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح سے دریافت کیا کہ کیا روافض (شیعہ) ختم نبوت کے قائل ہیں؟ کہا نہیں میں یہ سن کر حیران رہ گیا کہ ختم نبوت کے تو قائل ہیں پھر یہ جواب کیسے ارشاد ہوا آخر بڑے غور و خوض کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned by CamScanner

کے اس ارشاد کی سمجھ آگئی کہ آپ کا اشارہ اس طرف ہے کہ میری نبوت کے بعد امامت کا سلسلہ چلاتے ہیں اور امامت کو بھی نبوت کی طرح وہبی مانتے ہیں اور نبیؐ اور امام میں کوئی خاص فرق نہیں کرتے امام کو بھی نبیؐ کی طرح مامور من اللہ اور معصوم عن الخطاء مانتے ہیں اس لئے یہ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں شاہ صاحب کی وفات کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب شیعیت کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں نکلے وہ دہلی کی جامع مسجد میں وعظ کرتے اور زیادہ تر وہی مسائل چھیڑتے جو شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے پھر ان مسائل کو نہایت موثر اور دلنشیں انداز میں لوگوں کے ذہن نشین کراتے شیعوں کی معتبر کتابوں پر ان کی بڑی گہری نظر تھی اس لئے تقریر کرتے وقت ان کے اقتباسات بھی پڑھ کر سناتے پھر شاہ صاحب نے شیعوں کے رد میں تحفہ اثنا عشریہ کے نام سے ایک لاجواب کتاب تصنیف کی جب یہ منظر عام پر آئی تو شیعوں کے اوسان بجا نہ رہے اس کتاب کے شروع میں اپنے دور کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شیعہ مذہب کی اشاعت کا یہ حال ہے کہ شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جس میں ایک دو شیعہ نہ ہوں یا شیعہ خیالات سے متاثر نہ ہوں یہ چیز عام طور پر لوگوں میں ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس لئے اس کتاب میں نہایت مستند حوالوں سے شیعی عقائد کی تردید کی گئی ہے تحفہ کے جواب میں اگرچہ مولوی دلدار علی لکھنوی میر حامد حسین مرزا محمد کامل نے احیاء السنۃ صوارم الالٰہیات" حسام الاسلام" نزہت اثنا عشریہ وغیرہ لکھیں مگر اس کے باوجود شیعوں کو بھی اس کا اعتراف رہا کہ اب تک اس کتاب کا کوئی صحیح جواب منظر عام پر نہیں آیا حکیم حبیب الرحمن مرحوم آسودگان ڈھاکہ میں لکھتے ہیں کہ ڈھاکہ کے ایک شیعہ رئیس میر اشرف علی نے دس ہزار روپے عراق کے علماء کے پاس بھیجے کہ اس کتاب کا جواب لکھ دیجئے اگر اس سے زیادہ رقم کی ضرورت ہو تو مجھے لکھ بھیجئے مناقب فخریہ میں ہے کہ دہلی میں جب شیعوں کا اقتدار بڑھا تو تحفہ کی وجہ سے شاہ صاحب پر مصائب کا نزول ہوا اس مشکل وقت میں حضرت شاہ فخر الدین اورنگ آبادی نے آپ کا بڑا ساتھ دیا اور کئی ماہ اپنی حویلی میں رکھا۔ ہندوستان میں شیعیت کا سب سے بڑا مرکز شمالی ہند کا مشہور شہر لکھنؤ رہا ہے شیعیت کے فروغ میں اس شہر نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے جب تک اس کی پوری تاریخ نگاہوں کے سامنے نہ لائی جائے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی کہ آخر اس شہر کو مذہبی لحاظ سے اتنی زیادہ اہمیت کیوں حاصل ہوئی دولت اودھ کے بانی میر محمد امین خاں ایرانی نژاد تھے اور نیشاپور سے ہندوستان آئے تھے انہوں نے دربار دہلی سے تعلق قائم کیا اور کچھ عرصہ بعد صوبہ اودھ کی صوبہ داری کا حکم نامہ حاصل کیا اور شیخ زادوں کو شکست دے کر اقتدار پر قابض ہو گئے میر صاحب شیعہ تھے اس لئے عنان

## آخری مغل بادشاہ بھی شیعہ کی مکاری سے محفوظ نہ رہ سکے

اختیار ہاتھ میں لینے کے بعد انہوں نے شیعیت کے فروغ کے لئے کام شروع کر دیا اور اس حد تک کام کیا کہ شیعیت کو لکھنوی تمدن کا ایک اہم عنصر بنا دیا ان کے بعد نواب آصف الدولہ نے اس مذہب کی اشاعت کیلئے اپنا زور اقتدار استعمال کیا اور ہزاروں سنی گھرانوں کو شیعہ بنا دیا جو خاندان شیعہ ہوئے انہیں جاگیروں سے نوازا نواب حسن رضا نے اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھایا کہ جماعات و عیدین کو سنیوں سے الگ کر لیا اور مشہور لکھنوی مجتہد مولوی دلدار علی کو اپنا خطیب مقرر کر لیا نواب غازی الدین حیدر کی بیوی نے امام اصغر کی چھٹی کی رسم شروع کر دی اور پھر رسومات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا ان نوابوں نے شہر میں کئی خوبصورت امام باڑے تعمیر کرائے مجالس عزا کا خاص اہتمام ہونے لگا نواب اور ان کی بیگمیں ان رسموں میں بڑے اہتمام سے شرکت کرتیں کئی مذہبی اصطلاحیں وضع کی گئیں جن میں یہ دو زیادہ مشہور ہوئیں ایک تولا جس کا مطلب یہ تھا کہ تعریف و تعظیم کے مستحق صرف حضرت علیؓ اور ان کی اولاد ہے دوسری تبرا جس کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کی خلافت کی راہ میں رکاوٹیں ڈالیں ان کی حقوق سلب کئے یا ان کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو اپنا خلیفہ بنایا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی یہ سب کے سب نعوذ باللہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں انہیں برا بھلا کہنا اور ان پر لعنت بھیجنا نعوذ باللہ مذہبی فریضہ ہے۔

لکھنؤ کے علاوہ دکن بھی ہندوستان میں شیعیت کا ایک بڑا مرکز بنا اس کی وجہ یہ تھی کہ میر محمد مومن استر آبادی جو ایران میں صفوی بادشاہ طہماسپ کے دربار میں بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور ایک شہزادے کا اتالیق بھی تھا شمالی ہند کے راستے سے ہندوستان میں داخل ہوا اور دکن میں اقامت پذیر ہو گیا کچھ عرصہ بعد والیٔ گولکنڈہ سلطان محمد قلی خاں کی ملازمت اختیار کر لی اور رفتہ رفتہ وکیل السلطنت ہو گیا اس کی آمد سے اور بھی کئی بڑی بڑی ایرانی شخصیتیں دکن میں آکر آباد ہو گئیں جنہوں نے شیعیت کے لئے زبردست کام کیا اور دکن کو اپنے مذہب کی اشاعت کا ایک بڑا مرکز بنا دیا شمالی ہندوستان میں شیعیت کا ایک اہم مرکز مرشد آباد بھی رہا ہے اس میں علی وردی اور کئی ایرانی شیعہ جمع ہو گئے جنہوں نے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے بڑا کام کیا علی وردی نہایت بااثر اور دولتمند آدمی تھی سیر المتاخرین کی روایت کے مطابق وہ اپنے ہاں مجالس عزا منعقد کرتا اور اس میں کئی شیعہ علماء کو بلاتا قہوہ نوشی کے بعد ایک بڑا تکیہ لایا جاتا جس پر مذہب امامیہ کی کوئی کتاب رکھی جاتی سید الافاضل میر محمد علی اس کے اقتباسات پڑھ کر سناتا درس کے بعد بعض مسائل پر گفتگو ہوتی مرشد آباد کی شیعیت کا اثر عظیم آباد بھی پہنچا کیونکہ یہ اس کی عمل داری میں تھا ۱۷۰۴ء میں جب حاکم بنگالہ شہزادہ عظیم الشان نے ڈھاکہ کے بجائے پٹنہ کو اپنا صدر مقام بنایا تو اس کا نام اپنے نام پر عظیم آباد رکھا تو مرشد آباد کے کئی شیعہ خاندان اس میں آباد ہو گئے اور انہوں نے شیعیت کے فروغ کے لئے بڑا کام کیا ان کے علاوہ ہندوستان کی بعض مسلم ریاستوں میں بھی شیعہ خاندانوں کی حکومت رہی انہوں نے نہ صرف شیعیت کے لئے کام کیا بلکہ اپنی ریاستوں کو شیعیت کا گہوارہ بنا دیا جیسے ریاست رام پور اور صوبہ سندھ کی ریاست خیر پور میرس۔

اٹھارویں صدی کے آغاز میں جب شیعہ تاجروں نے کاروبار کے لئے ایران سے ہندوستان کا رخ کیا تو سورت اور ہگلی میں رہائش اختیار کی یہ شہر کاروباری لحاظ سے بڑی اہمیت کے حامل تھے انہوں نے ان علاقوں میں نہ صرف تجارت کو فروغ دیا بلکہ شیعیت کی اشاعت کے لئے بڑا کام کیا اور تجارتی میل جول اور کاروباری آمدورفت سے شیعہ مذہب کو دور دور

Scanned by CamScanner

تک پہنچا دیا آج بھی ان علاقوں میں خوجے بوہرے اور اسماعیلی لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں جو تجارت پر چھائے ہوئے ہیں۔

ہندوستان کا آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر حکمرانی کے لئے بادشاہ نہ بنا تھا بلکہ اسلاف کی سطوت و عظمت پر اشک خون بہانے کے لئے مسند اقتدار پر بیٹھا تھا اگرچہ یہ شیعہ نہیں تھا مگر شیعیت کی کچھ باتوں سے متاثر ضرور تھا لال قلعہ میں جو رسوم ادا کی جاتی تھیں وہ شیعہ رسموں سے کافی حد تک ملتی جلتی تھیں اس کی حکومت میں شیعہ امراء کا بھی کافی عمل دخل تھا ان میں زیادہ مشہور مرزا الٰہی بخش تھا یہ ایک تو بادشاہ کا سمدھی تھا دوسرے قلعے کا سارا انتظام اس کے ہاتھ میں تھا بادشاہ کو اپنی ضروریات کے لئے اس سے کہنا پڑتا اس نے جنگ آزادی کے وقت وہی کردار ادا کیا جس کی ایک شیعہ سے توقع کی جا سکتی ہے کہ انگریزوں سے مل کر بادشاہ سے غداری کی اور قلعے کے تمام خفیہ راز انہیں بتا دیئے بادشاہ اپنے بال بچوں کو لے کر مقبرہ جہانگیر میں پناہ گزیں ہوا مگر انگریز انہیں قید کرکے رنگون بھیجنا چاہتے تھے اس لئے بادشاہ اور اس کی اولاد کو مقبرے سے نکالنے کے لئے انہوں نے مرزا الٰہی بخش شیعہ کو مامور کیا یہ مقبرے میں گیا تو اپنی فریب دہی کا پورا کمال دکھاتے ہوئے بادشاہ کو باہر آنے پر راضی کر لیا سادہ لوح بادشاہ اس منافق کے کہنے پر بال بچوں سمیت مقبرہ جہانگیر سے باہر آگیا اس کے بعد انگریزوں نے بادشاہ اور اس کی اولاد سے جو سلوک کیا اس کے دردناک واقعات سے تاریخ ہند کے صفحات بھرے ہوئے ہیں مورخین نے بالکل صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کی تباہی کا سبب اس کا شیعہ سمدھی مرزا الٰہی بخش تھا۔

# سپاہ صحابہؓ کے جیالو! فکر مت کرو! چند یوم کی بات ہے۔

**محمد تقی عثمانی فیصل آباد**

ظلم کی وہ کلاشن جس نے سینوں کے دلوں میں سوراخ کئے۔ انسانیت پر کاری ضرب لگائے نظریات کے حصے بخرے کئے۔ سنی عوام میں نفرتوں کے بیج بو کے دشمنی کا زہر پھیلایا۔ وہی کلاشن اور گولی خون میں نہا کر ساگر بن بیٹھی اور کاخ و ایوان کی زینت بنی۔ مگر کاخ و ایوان تو لرز رہے ہیں۔ ظلم کی وہی کلاشن مسلسل لڑائی جا رہی ہے سوگت رہے ہیں اور منصب بٹ رہے ہیں۔ وقت جوں جوں گزرتا ہے معصیت کے سانپ پھیلتے جاتے ہیں۔ وہ نئے کلاشنکوف کا لبادہ ساٹ ہزاری بن گیا۔ کلاشن کی نلی (بیرل) چوسنے والے بچے کے سے خواب دیکھ رہے ہیں اور خوابوں کا طلسم ٹوٹتا جا رہا ہے۔ سنی عوام جنہیں ظلم کی شراب پلا کر بے خود کر دیا تھا خواب کی منزلوں سے گزر چکے ہیں انہوں نے کلاشن کے پرزے پرزے کر دینے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ ظلم کی کلاشن کے سائے میں پولیس اسٹیٹ قائم ہو چکی ہے۔ پولیس بزدلوں شرپسندوں کے سامنے قوم کی بیٹیوں کی چادریں تار تار کر رہی ہے یہ سب کچھ حکام بالا دیکھ رہے ہیں مگر پھر بھی ہر طرف ایک ہو کا عالم ہے۔ سنی حقوق کے جواں جانبازوں کو سربازار مارا پیٹا اور گھسیٹا جا رہا ہے۔ ماؤں بہنوں کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ مساجد کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ قرآن پاک کو شہید کرکے اوپر ڈانس کئے جا رہے ہیں۔ یہ ظلم دیکھ کر صحافی آگے آتا ہے اور تصویر اتارنا چاہتا ہے کہ دنیا اسلام کو دکھایا جائے کہ پاکستانی حکومت نے اسلام کا نعرہ لگا کر مینڈیٹ حاصل کیا اور اس کے دور میں کیا ہو رہا ہے۔ تو ظلم کی کلاشن آگے بڑھتی ہے اور صحافی کو اس کے حق سے محروم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ تصاویر اخبارات میں شائع نہ ہونے پائے ادھر کارکنوں کے سینے گولیوں سے چھلنی ہو گئے اور گھروں سے گھر اجڑ گئے پولیس سنی عوام کے ساتھ جو جابرانہ سلوک روا رکھے ہوئے ہے وہ خدا کے عذاب کو دعوت دے رہا ہے شداد اور فرعون ہماری تاریخ کے سب سے شرمناک کردار ہیں۔ مگر پولیس اسٹیٹ کی فوجوں میں ان سے کہیں بڑھ کر موجود ہیں ہمارے چاند سے کارکنوں نے میدان کارزار میں سرخ سرخ خون کی تہہ جما دی ہے اور ظلم کی کرچی کند ہوتی جا رہی ہے۔ ظلم کی کلاشن کے رکھوالے شداد کی جنت آراستہ کرنے میں مصروف ہیں اپنی عوام کا خون اور عرق نکالا جا رہا ہے۔ ضمیر اور اصول بیچ کر الیکشن فیں خریدے جا رہے ہیں۔ شداد کی جنت جوں جوں تکمیل کے مراحل طے کر رہی ہے عوام کا سکھ اور چین اسی نسبت سے غائب ہوتا جا رہا ہے۔ اصحابؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح سب و شتم ہو رہا ہے کہ اس کا تصور انسان معدوم ہو چکا ہے اور راتی زندگی کو نالہ و گریہ زاری کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اس کے سامنے ظلم کی کلاشن تنی ہوئی ہے مگر اب وقت آگیا ہے کہ یہ کلاشن ہمیشہ کے لئے ریزہ ریزہ کر دی جائے۔ سنی عوام کی پاکیزہ فطرت پاکستان بلکہ عالم اسلام میں شیعہ انقلاب برداشت نہیں کر سکتی۔ دائرہ مکمل ہو چکا ہے اور عالم اسلام کی قومیں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے میدان میں اتر چکی ہیں۔

ظلم کی کلاشن نے پہلے ہی دن شرافت و متانت اور شائستگی کے سارے پیالے توڑ ڈالے اب گلی گلی غنڈوں کی زبان میں باتیں ہو رہی ہیں۔ علماء کی قتل گاہوں میں بدمعاشوں کو حکومت کرنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ ڈاکوؤں کا سردار قوم کا سردار بن جانا چاہتا ہے ہر بات کا فیصلہ ظلم اور جبر کی کلاشن کرتی ہے۔ ظلم کی کلاشن کے ساتھ اب مکر و تکبر دن کے گراف بھی گردش میں ہیں یہ فنا ہونے کی علامتیں ہیں۔ مجبور اور ستائے ہوئے سنی عوام جب اٹھتے ہیں تو وہ ہاتھ کانپ کانپ جاتے ہیں جن کی انگلیاں شعلے اگلتی ہیں؟ سسکیوں اور آہوں پر حکومت نہیں کی جا سکتی آنسوؤں سے بھیگی ہوئی دعاؤں کے آگے بند نہیں باندھا جا سکتا۔ جوانوں کی آہ بلم ستی ظلم کی کشتی میں شگاف ڈال چکی ہے۔ مگر ظالم اندھا ہوتا ہے اور خدا کی پکڑ بڑی سخت ظلم کی زندگی سراب ظلم کے شادیاں نے سراب ظلم کی لطافتی محفلیں سراب ظلم کے محل کھاتے نئے سراب ظلم کا ساز و سامان سراب ظلم کا منصب و اقتدار سراب عدل و انصاف کا شعور جاگ اٹھا ہے غیرت نے سر پر کفن باندھ لیا ہے اور انسانی مہر و شرف کی روشنی پھوٹ رہی ہے۔

دوستو! پیارو! اٹھو آگے بڑھو اور ظلم کا خاتمہ کرکے دم لو۔ شہداء اس انقلابی تحریک کے کامیاب ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

جھنگوی شہیدؒ نے شرافت انقلاب اسلام اور عظمت صحابہؓ کا پرچم بلند کیا ہے دیکھنا یہ ظلم سرنگوں نہ ہو جائے۔ بس چند روز کی بات ہے! تاریخ کا فیصلہ صادر ہونے والا ہے!!

Scanned by CamScanner

# پہلی انٹرنیشنل مسلم سکالرز کانفرنس اسلام آباد

## واقفِ راز کے قلم سے

۴۰ ملکوں کی علماء اور دانشوروں کی شرکت نے پوری دنیا کو حیران کر دیا۔

۲۲، ۲۳ اگست کو متحدہ علماء کونسل پاکستان کی طرف سے اسلام آباد (پرانے اسمبلی ہال) میں پہلی انٹرنیشنل مسلم سکالرز کانفرنس منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس میں قائد سپاہ صحابہؓ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، چیئرمین سپریم کونسل حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق و بطور خاص مدعو کیا گیا۔ کانفرنس کا انعقاد متحدہ علماء کونسل کے اکابرین بالخصوص مولانا عبدالرؤف ملک کا تاریخی کارنامہ تھا۔

اگرچہ اس کانفرنس کے انتظامات میں رابطہ عالم اسلامی کا تعاون نمایاں تھا، تاہم ہمارے دانست میں پاکستان کی ۴۴ سالہ تاریخ میں اس نوعیت کے عنوانات اور اعلیٰ انتظامات پر مشتمل اس سے پہلے کوئی کانفرنس منعقد نہیں ہوئی۔

اس کانفرنس میں پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سعودی عرب کے نامور اور جید علماء کے علاوہ ودھی بنک کے سربراہ، رابطہ عالم اسلامی ڈاکٹر عبداللہ قر نصیف، امام کعبہ فضیلۃ الشیخ عبداللہ السبیل، شام کے علامہ الشیخ عوض محمد پاکستان کے متعدد مقامی وزراء اور وزیراعظم نے شرکت کی۔

کانفرنس کے کل چھ اجلاس ہوئے جس میں درج ذیل تین عنوانات پر مقالے پڑھے گئے۔

(۱) پاکستان میں نفاذ شریعت کی صورت حال

(۲) سود پر امت مسلمہ کا متفقہ موقف اور جدید دور میں بلا سود بینکاری

(۳) مسئلہ کشمیر پر مسلمانوں کا مشترکہ موقف

مذکورہ عنوانات پر دانشوروں نے نہایت پر مغز مقالے پیش کئے پہلی مرتبہ کمل کر بم (؟) اسمٰعیل بنک کے سربراہوں نے بلا سود بینکاری کا لائحہ عمل پیش کیا، ودھی بینک کے سربراہ نے چیلنج کیا کہ ہمارا بینک معاشی طور پر دوسرے بینکوں سے آگے ہے اس میں سود کے بغیر ۲۵ ملین ڈالر سے ہم نے کام شروع کیا تھا آج ۳ ہزار ملین ڈالر اس کے منصوبوں میں موجود ہے۔

جسٹس گل محمد اور حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کی تقاریر نے سماں باندھ دیا، انہوں نے نفاذ شریعت کے سلسلے میں تمام رکاوٹوں کا تفصیلی ذکر کیا۔

جنرل ضیاء الحق کے صاحبزادے وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق نے کہا نفاذ شریعت کے بغیر یہ ملک خود بخود ختم ہو جائے گا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا اگر سودی نظام کو تمام تر دعووں کے باوجود ختم نہ کیا گیا وہ حکومت سے استعفیٰ دے دیں گے۔

مسلم سکالروں کی اس کانفرنس میں درج ذیل چند چیزیں منفرد حیثیت کی حامل ہیں۔

(۱) کانفرنس سے دنیا کے تقریباً ۸۰ سے زائد مفکرین علماء اور دانشوروں نے خطاب کیا۔

(۲) تمام مقررین نے پہلے سے طے شدہ عنوانات ہی پر تقاریر کیں اور مقالے پڑھے۔

(۳) عالمی سطح پر ہونے والی یہ پہلی کانفرنس ہے جس میں شیعہ مذہب کے کسی عالم کو مدعو نہیں کیا گیا اس طرح سپاہ صحابہ کے موقف کے عین مطابق شیعہ کو امت مسلمہ سے علیحدہ رکھنے کا پہلا اور تاریخی کام کیا گیا، جس پر سپاہ صحابہؓ متحدہ علماء کونسل کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

(۴) کانفرنس کے انتظامات بے مثال تھے اسلام آباد ہوٹل، ایمبیسیڈر، مارگلہ، کیپٹل ہوٹلوں میں مہمانوں کی رہائش کا اعلیٰ انتظام تھا۔

(۵) پہلی مرتبہ دنیا بھر کے مسلمان علماء اور دانشوروں نے دینی مسائل پر سر جوڑ کر متحدہ فیصلے کئے۔

(۶) حضرت مولانا عبدالرؤف ملک پروفیسر یحییٰ عزیز اور انکے رفقاء نے انتھک محنت کی۔ کانفرنس کے انتظامات حرکۃ المجاہدین کے پاس تھے جسے انہوں نے نہایت خوبصورت انداز میں نبھایا۔

(۷) جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپوں کے اعلیٰ قیادت کے سوا جمعیت علماء پاکستان کے دونوں گروپ، جمعیت اہلحدیث کے دونوں گروپ، علماء دیوبند کی تمام جماعتوں کے افراد، سعودی عرب کے جید علماء اور شیوخ، متحدہ عرب امارات کے علماء، بھارت کے اکابرین اسلام بنگلہ دیش کے مفتیان، امریکہ برطانیہ، روس چھ ریاستوں کے مفتیان افغان زعماء نے بھرپور انداز میں شرکت کی آخری اجلاس میں وزیراعظم پاکستان آئے تو سردار آصف احمد علی کے خلاف نعرے لگائے گئے۔

(۸) کانفرنس میں سیکورٹی کا انتظام بھی بہت اعلیٰ تھا۔ مختلف مراحل سے گزر کر آدمی کانفرنس روم میں داخل ہو سکتا تھا۔

(۹) کانفرنس کے عنوانات، پروگرام، لائحہ عمل، دستور، نصب العین، تین زبانوں میں ٦ ہفتوں میں شائع کر کے تمام سامعین کے سامنے رکھ دیا گیا تھا۔

(۱۰) کانفرنس میں انگریزی عربی اور اردو تراجم کا میکروفون کے ذریعے اعلیٰ سطح انتظام تھا۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت اسلامی کانفرنس تنظیم (او آئی سی) کے سیکرٹری جنرل جناب ڈاکٹر حامد الغابد کو کرنا تھی لیکن وہ بعض مصروفیات کے باعث نہ آسکے اور اپنے نائب جناب ابراہیم بکر کو اپنے تحریری پیغام کے ساتھ بھیجا۔ اسلامی کانفرنس خلیج کی جنگ کے بعد غیر موثر ادارے کی صورت اختیار کر گئی تھی ڈاکٹر حامد الغابد کے تحریری پیغام میں جن تین مسائل پر بات کی گئی ہے، وہ اسلامی کانفرنس تنظیم کے ایک بار پھر فعال ہونے کی جانب اشارہ ہے۔ ڈاکٹر حامد الغابد کا کہنا تھا:

۱۔ جموں و کشمیر کے مسلمان حق خود ارادیت کی منصفانہ جدوجہد میں مصروف ہیں، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر گہری تشویش، ہندوستانی فوج کا ظلم و تشدد سے باز رہنے کا مشورہ اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق پر امن حل کا مطالبہ۔

۲۔ بابری مسجد کی بے حرمتی پر تشویش کے علاوہ ہندوستان کی حکومت مسلم اقلیت کے تحفظ کے بارے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔

سربیا کے غاصبوں کی شدید مذمت جنہوں نے بوسنیا کے

دو تہائی علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے۔

اسلامی کانفرنس تنظیم سے جان پڑنے کی امید کے علاوہ اس کانفرنس میں اہم بات یہ تھی کہ بیس ملکوں سے آئے ہوئے علماء اور دانشوروں نے کشمیر کی آزادی اور معیشت سے سود کے خاتمے پر سخت موقف اختیار کیا۔ کانفرنس نے کشمیر' نفاذ شریعت' اسلامی نظام معیشت' اتحاد بین العلماء اور دعوت اسلامی کی تبلیغ کے لئے پانچ مختلف کمیٹیاں قائم کی تھی۔ ان کمیٹیوں نے ۲۳ اگست کو پہلے روز "عالم اسلام اور نفاذ شریعت" اور "اسلامی نظام معیشت" کے دو الگ الگ اجلاسوں کے بعد اسی شام اپنی سفارشات اور اعلامیے مرتب کرنا تھے۔ جہاد کشمیر کے لئے ۲۳ اگست کا دن متعین تھا۔ کانفرنس کے معروف روح رواں پروفیسر محمد یحیی اور مولانا عبدالرؤف ملک سیکرٹری جنرل متحدہ علماء کونسل مشکلات کے باوجود خندہ پیشانی سے کانفرنس کے پروگرام کو چلاتے رہے۔ کانفرنس کو امام کعبہ شیخ عبداللہ ابن سبیل کی صورت میں ایسی شخصیت مل گئی جن کی موجودگی کی بدولت کئی مسائل حل ہوتے رہے جن میں ان اجلاسوں کی صدارت یا مہمان خصوصی کے معاملات بھی تھے۔

"عالم اسلام اور نفاذ شریعت" افتتاحی اجلاس کے بعد پہلی نشست کا موضوع تھا۔ وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار نیازی نے اپنے مزاج کے رنگ اور بلند آہنگ پہلوؤں سے اسے پرجوش بنا دیا۔ اس اجلاس کے شرکاء میں اردن سے تشریف لانے والے عالمگیر شہرت کے عالم علامہ مصطفیٰ زرقا' جسٹس محمد تقی عثمانی ریٹائرڈ حسین گل محمد اور قاضی عبداللطیف نمایاں ترین تھے۔ علامہ مصطفیٰ زرقا کا کہنا تھا کہ علم روزی کے حصول کے لئے نہیں روشنی اور ہدایت کے لئے حاصل کرنا چاہئے۔ ان کے فرمودات ایک بزرگ شخصیت کی نصیحت کے مانند تھے۔

قاضی عبداللطیف رکن اسلامی نظریاتی کونسل (سابق سینیٹر) نے اس نکتہ پر زور دیا کہ پاکستان میں وفاقی شرعی عدالت نفاذ شریعت کے لئے جو فیصلے دے رہی ہے وہ پاکستان کے آئین کے عین مطابق ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ۱۹۷۵ء میں قرارداد مقاصد کو آئین کا حصہ بنا کر نفاذ شریعت کا راستہ ہموار کر دیا گیا۔ اب پاکستان کی عدالتیں امریکہ کی مانند خود بھی کسی قانون یا ضابطے کو اسلام کی روح کے منافی دیکھ کر فیصلہ دے سکتی ہیں۔ قاضی عبداللطیف کی اس رائے کو آگے بڑھاتے ہوئے [illegible] قرارداد مقاصد [illegible]

امریکی دستور بنیادی حقوق اور ریاستوں کے اختیارات سے روگردانی نہیں کر سکتا یہی صورت پاکستان کے آئین میں قرارداد مقاصد کی ہے ——— افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی رابطہ عالم اسلامی کے ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف تھے اور اسلامی کانفرنس تنظیم کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل جناب ابراہیم بکر نے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حامد الغابد کی قائمقامی کرتے ہوئے صدارت کے فرائض انجام دیئے تھے "عالم اسلام اور نفاذ شریعت" کا اجلاس تقریباتی نہیں ورکنگ سیشن تھا اگرچہ افتتاحی اجلاس میں راجہ ظفر الحق کا خطبہ استقبالیہ محض رسمی نہیں تھا اور اس بین الاقوامی اسلامی سکالرز کانفرنس کے لئے کئی نقطہ ہائے غور و فکر کے لئے ہوئے تھا۔

## اعلان کشمیر

۲۲' ۲۳ اگست ۱۹۹۰ء کو پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں منعقدہ پہلی "بین الاقوامی اسلامی سکالرز کانفرنس" اہل کشمیر کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتی ہے۔ ان کے جہاد کی مکمل حمایت کرتی ہے اور ان کی کامیابی اور کامرانی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور نصرت کی طالب ہے۔ علماء اسلام کا یہ نمائندہ اجتماع پورے عالم اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اہل کشمیر کی حق پر حق جدوجہد کی بھرپور اخلاقی' مادی اور سیاسی حمایت کرے۔

**یہ اجتماع اس حقیقت کا اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ**

۱۔ کشمیری عوام کو اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرنے کا ناقابل تنسیخ حق حاصل ہے۔ یہ حق اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے تحت پوری عالمی برادری نے تسلیم کیا ہے۔ بھارت بھی ان کو قبول کر چکا ہے۔ اب اسے عالمی برادری کے ساتھ کئے گئے اس وعدے کو جلد از جلد پورا کرنا چاہئے۔

۲۔ بھارتی قابض فوج نے نہتے اور بے گناہ کشمیریوں کو وحشیانہ مظالم اور درندگی کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ بربریت اور وحشت کی نئی تاریخ رقم کی جا رہی ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ خونریزی' اجتماعی عصمت دری اور لوٹ مار کے مناظروں کو انسانی آنکھ دیکھنے اور دل برداشت کرنے سے قاصر ہے۔

۳۔ کشمیر بھارت کا حصہ نہیں ہے نہ ہی کشمیر کا معاملہ بھارت کا اندرونی معاملہ ہے۔ کشمیری عوام کی حمایت کو دینی' سیاسی' اخلاقی اور سفارتی' غرض کسی لحاظ سے بھی بھارت کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

○ کشمیر کوئی علاقائی تنازعہ بھی نہیں ہے۔ یہ عالم اسلام بلکہ انسانی برادری کا مسئلہ ہے۔ اس پر اقوام متحدہ کی خاموشی افسوسناک بھی ہے اور الم ناک بھی اسے اپنے منشور کے مطابق اپنی قراردادوں پر عمل درآمد کرنے کا فوری انتظام کرنا چاہئے۔

**کانفرنس کا پرزور مطالبہ ہے کہ**

○ بھارت مقبوضہ کشمیر کے مظلوم عوام کے خلاف جارحیت فوراً بند کرے۔ اس کی فوجیں فوراً اس علاقے سے نکل جائیں۔ اقوام متحدہ' اسلامی کانفرنس اور عالمی رفاہی اداروں کے ذریعہ فراہم کی جانے والی امداد کا راستہ نہ روکا جائے۔

بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کرنے والے اداروں کے نمائندوں کو مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔

○ کشمیر کے متعلق بھارت اپنے بین الاقوامی وعدوں اور ذمہ داریوں کو پورا کرے' یہ اجتماع اسلامی کانفرنس کی تنظیم' عرب لیگ' افریقی اتحاد کی تنظیم اور غیر جانبدار ملکوں کی تحریک سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کشمیری عوام کے حق میں اپنا ممکن اثر و رسوخ استعمال کریں۔ ان کے حق میں پوری قوت کے ساتھ آواز بلند کریں اور ان کی ہر ممکن امداد کا اعلان کریں۔

**یہ تاریخی اجتماع فیصلہ کرتا ہے کہ**

ایک بین الاقوامی کمیٹی تشکیل دی جائے' جو اس اعلامیے کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے موثر اور مسلسل اقدامات جاری رکھے۔ ○○

بقیہ: ۔ ائرپورٹ سے گرفتار کر لیا گیا۔

سلسلہ بند کیا جائے۔

۱۹۸۳ء میں خمینی صاحب نے ایرانی سنی لیڈر مولانا عبدالعزیز صاحب جو تہران میں اہلسنت کی جامع مسجد کی تعمیر کا وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جائے۔ ایران یونیورسٹی میں سنی طلباء پر داخلہ کی پابندیاں ختم کی جائیں۔

۳۵ x ایرانی اہلسنت کو اپنے عقائد کے مطابق فرائض کی بجا آوری کی مکمل آزادی دی جائے ہمیں امید ہے اگر آپ اس تنازعہ کو حل کرنے کے لئے مذکورہ نکات پر غور فرمائیں گے تو جہاں ایرانی اہلسنت اپنے جائز حقوق سے بہرور ہوں گے۔ وہاں پاکستان کے شیعہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے صرف زبانی طور پر شیعہ سنی اتحاد کی باہمی اتحاد کی حقیقی حدول تک نہیں پہنچ سکتیں۔

# ایرانی صدر کو پیش کی جانے والی یادداشت

جسکی وجہ سے مولانا اعظم طارق ایم این اے کو ائیرپورٹ سے گرفتار کیا گیا۔

آنجناب کو معلوم ہے کہ ۱۴۰۰ سال سے دنیا میں شیعہ سنی (مسلم) اختلاف چلا آرہا ہے امید ہے آپ بھی اس حقیقت سے بھی باخبر ہوں گے کہ اس تنازعہ میں شدت اس وقت آئی جب ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء میں ایران میں شیعہ پیشوا آیت اللہ خمینی کی طرف سے انقلاب برپا ہوا' اس انقلاب کے فوراً بعد ہزاروں سنی عوام اور علماء انقلاب دشمن قرار دے کر فائرنگ اسکواڈ کے ذریعے شہید کئے گئے' انقلاب ایران کی اسلامیت کا پروپیگنڈہ اس قدر تیز تھا کہ اہلسنت پر لرزہ خیز مظالم امت مسلمہ کی غفلت' لاعلمی' بے چینی اور کم مائیگی کے دبیز پردے میں چھپ کر رہ گئے۔ انقلاب ایران کے فوراً بعد ایران سے ایسا لٹریچر شائع ہوا جس نے دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ اسلام اسلام کی رٹ ایسے انداز سے لگائی گئی کہ ابتداء میں انقلاب مذکور پر تنقید کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ لیکن جب مسٹر خمینی صاحب کی کتاب کشف اسرار ایرانی حکومت نے شائع کی اور اس میں ص ۱۱۹ پر خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کو اصلی کافر اور زندیق تحریر کیا۔ دوسری کتاب الحکومت الاسلامیہ کے ص ۵۲ پر انبیاء سے ۱۲ اماموں کا رتبہ زیادہ بتایا گیا اور اس طرح ملا باقر مجلسی کی غلیظ اور صحابہ کرام پر بے بنیاد الزامات پر مشتمل کتابیں منظر عام پر آئیں تو خود انقلاب ایران کو اسلامی انقلاب قرار دینے والے بھی چونک اٹھے' ہندوستان سے ایک اسلامی سکالر مولانا منظور احمد نعمانی' مصر سے ڈاکٹر فتحی لبنان سے مولف جاء دور المجوس' عراق سے ڈاکٹر موسیٰ موسوی اور پاکستان سے مولانا حق نواز شہید نے اس غیر اسلامی تحریروں کے خلاف آواز اٹھائی۔

شیعہ طویل عرصہ سے جس طرح تقیہ کی چادر میں چھپے ہوئے تھے خود ایرانی حکومت نے وہ چادر اتار کر اپنی ہی قوم اور ملت کو برہنہ کر دیا۔

صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدینؓ اسلام کی ایسی مقدس ہستیاں ہیں' جن کو پوری ملت اسلامیہ اسلام کی اساس اور بنیاد تصور کرتی ہے مسلمانوں کے کسی فرقے کی ان کے بارے میں دو آراء نہیں ہیں۔

لیکن جب ایران نے اسلام ہی کی اولوالعزم شخصیات کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کی اور حکومتی بنیاد پر دنیا بھر کے مسلمانوں کے مسلمہ عقائد سے انحراف کیا تو اس کے خلاف رد عمل ظاہر ہوا دنیا بھر کا شیعہ اپنے اصلی آئینے کے روپ میں جب عیاں ہوا تو اس پر ان عقائد و نظریات کی وجہ سے کفر کے فتاویٰ صادق ہوئے۔

اسی وجہ سے سپاہ صحابہؓ کا قیام ۶ ستمبر ۱۹۸۵ء کو جھنگ میں عمل میں آیا۔

آنجناب اگر واقعی شیعہ سنی تنازعہ کا خاتمہ چاہتے ہیں تو تحریف قرآن' تکفیر شیخین اور سب صحابہ کرام پر مشتمل تمام ایرانی لٹریچر پر مکمل پابندی لگائیں پاکستان کے شیعہ کو جو ایران کی طرف اسلحہ روپیہ اور لٹریچر فراہم کیا جا رہا ہے اس کو روکا جائے ـــــــ

ایران میں اہلسنت کو مساجد بنانے کی اجازت دی جائے۔ ہزاروں ایرانی اہلسنت پر مظالم اور انتقامی

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

# امیرِ عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی (شہید) نے فرمایا

اسی ایمان افروز مقدس مشن کو ان الفاظ میں بیان فرماتے تھے۔

"مجھ سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارا مشن کیا ہے؟ میں نے اس کا بارہا جواب دیا ہے اور اب پھر کہتا ہوں تاکہ ہر وہ شخص سن لے جو میرے ساتھ چلنا چاہتا ہے کہ میرا مشن صحابہ کرامؓ کا علم بلند کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کردہ صحابی معاشرے کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ میرا مشن وہی ہے جس کا اعلان خلافت فاروقی میں ایرانی لشکر کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نمائندے نے رستم کے سامنے پیش کیا تھا کہ ہمارا مقصد دنیا سے ظلم و جور کو ختم کرنا اور انسانوں کو مخلوق کی غلامی سے نکال کر خالق کی بندگی کی طرف لانا ہے۔ سن لو! ہم موجودہ غلیظ معاشرے کو تقیہ منافقت سے بھرپور زندگی کو اور فحاشی و عریانی سے ملوث ماحول کو اس کی جڑوں سے اکھاڑ کر اسے صحابہ کرامؓ کے جیسے معاشرے کے نقش قدم پر چلانا چاہتے ہیں۔ وہ صحابہؓ جو خدا کے پرستار تھے۔ رسول خدا کے دیوانے تھے شمع صداقت کے پروانے تھے۔ نیکی کے نقیب اور بھلائی کے داعی تھے۔ بدی کے دشمن اور ظلم کے مخالف تھے جو مسکینوں کو کھانا کھلانے والے مسافروں کو خبر گیری کرنے والے یتیموں اور بیواؤں کے سروں پر دست شفقت رکھنے والے فحشیات سے بچنے والے اور بیہودہ حرکتوں سے کنارہ کش رہنے والے تھے۔ جو سنجیدگی و وقار کے پیکر اور شائستگی و سلیقہ کے مجسمے تھے۔ جنہوں نے سچائی کی خاطر بہادرانہ شان سے جبر کے وار سہے۔ خوشی خوشی فاقے کاٹے۔ صبر کے موقع پر انتہا درجہ کا صبر دکھایا اور مقابلہ کرنے کا وقت آیا تو فولادی پنجوں سے مقابلہ کیا۔ احد کہتے ہوئے گرم ریت پر لوٹ گئے۔ اور فزت برب الکعبہ (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا) کا نعرہ لگاتے ہوئے سولی پر لٹک گئے۔ ہاں وہی صحابہؓ جن کی تعریف تورات میں آئی۔ جن کی مدح میں انجیل نے نغمہ سرائی کی۔ جنہیں قرآن نے مومنوں حقا کہا۔ جنہیں ہم الراشدون کا سرٹیفکیٹ عنایت کیا۔ جنہیں رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا تمغہ عطا کیا۔ جن کے نقش قدم پر چلنے کو ہدایت کی راہ بتایا اور جن کے مخالفین کو منافق جہنمی فرمایا (تحملہ جھنم) انہیں صحابہ کرامؓ کے نقش قدم کی طرف دعوت دینا میرا مشن ہے ان کے اسوہ حسنہ کی طرف لوگوں کو بلانا میری تحریک ہے اور انہیں کے معاشرے کو دوبارہ زندہ کرنا میری زندگی کا مقصد وحید ہے۔ میں اسی کی خاطر جینا چاہتا ہوں اور اسی کی خاطر مرنا چاہتا ہوں۔ اگر اسی راہ میں میری جان چلی جائے تو میں خود کو کامیاب ترین انسان تصور کروں گا۔"

Scanned by CamScanner

# چند ضروری گذارشات

## سپاہ صحابہؓ کے عہدیداران اور کارکنوں سے

مولانا ضیاءالقاسمی چیئرمین سپریم کونسل سپاہ صحابہؓ

○ سپاہ صحابہؓ پاکستان کی ایک عظیم دینی اور اسلامی جماعت ہے جس نے ایک مختصر وقت میں ملک بھر میں عظیم حلقہ بنا لیا ہے۔ عوام و خواص میں اسے محبت و خلوص کے نذرانے ملے ہیں۔ مولانا حق نواز شہیدؒ کی بے پناہ قربانیوں اور شہادت نے سپاہ صحابہ کو ایک ایسے مقام پر لاکھڑا کیا ہے کہ اب ملک کی کوئی دینی یا سیاسی جماعت سپاہ صحابہ کی عظمت و ضرورت کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اس پر جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے!

○ سپاہ صحابہ پورے دین کی داعی ہے اور ان عصری حالات میں پاکستان کے تمام مسائل کا حل نظام خلافت راشدہ کے نفاذ میں سمجھتی ہے اور پورا ملک سپاہ صحابہ کے اس موقف کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اس کے لئے تن من دھن کی قربانی دے رہا ہے۔ پاکستان کا کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں جہاں سپاہ صحابہؓ کے جھنڈے نہ لہراتے ہوں۔ بلکہ ایسے ایسے مقامات پر سپاہ صحابہ کے جھنڈے لہراتے نظر آتے ہیں جہاں کوئی سیاسی اور مذہبی جماعت آج تک نہیں پہنچ سکی۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

○ سپاہ صحابہؓ کی اس مقبولیت کو دیکھ کر جہاں اپنے اپنوں کے دلوں میں ٹھنڈک اور اہل سنت کے قلوب میں ایک سکینت پائی جاتی ہے وہیں پر باطل پرست قوتوں کے دلوں میں بے پناہ حسد اور بغض کی آگ جل اٹھی ہے وہ جلتے سپاہ صحابہؓ کی اس مقبولیت سے بوکھلا اٹھے ہیں اور انہوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کرکے سپاہ صحابہؓ کی مقبولیت اور محبوبیت کو داغدار کرنے کی ناپاک مہم شروع کر دی ہے۔ اس وقت بے دین اور غیر اسلامی طاقتوں میں سب سے زیادہ اور پیش پیش تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اور صحابہ دشمن جماعتیں سپاہ صحابہ کو بدنام کرنے کے لئے کئی ایک حربے استعمال کر رہی ہیں۔ ان کے مذموم مقاصد منصوبہ بندی کا حصہ ہیں۔ اگرچہ باطل نے ہمیشہ اس قسم کے مذموم ہتھکنڈوں سے حق پرست جماعتوں اور شخصیتوں کے خلاف اپنے مکروہ عزائم اور ناپاک سازشیں تیار کی ہیں۔ مگر صداقت کی مستحکم بنیادوں کو اکھاڑنے سے وہ ناکام رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے باطل کی دیواروں کو ہمیشہ زمین بوس کیا ہے اور حق کا بول بالا کیا۔

دہشت گرد' تخریب کار' فرقہ پرست اور قانون شکن جیسے بے شمار بوجھل الفاظ اور پراگندہ اصطلاحیں سپاہ صحابہؓ کیلئے استعمال کی جا رہی ہیں اور عوام و خواص کو باور کرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے کہ سپاہ صحابہؓ جیسی جماعت کو اگر برداشت کر لیا گیا تو ملک فرقہ واریت اور انارکی کا شکار ہو جائے گا۔ اس مہم کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ اس مقدس مشن کی علمبردار جماعت کو گمراہ کن اور مکروہ ہتھکنڈوں سے بدنام کرکے اس کے راستہ میں دیواریں کھڑی کر دی جائیں۔ دشمن کی یہ ایسی چال ہے جسے اہل حق کے خلاف ہمیشہ چلا گیا باطل نے اپنی گھناؤنی سازشوں کو بروئے کار لانے کے لئے ان ہتھیاروں سے کام لیا پراپیگنڈہ بھی بہت بڑا ہتھیار ہے اس وقت ملک کی بعض سیاسی اور نیم سیاسی مذہبی جماعتیں صرف دولت کے بل بوتے پر پراپیگنڈے کے ہتھیار سے چل رہی ہیں۔ ورنہ ان کے پاس نہ تو کارکن ہیں اور نہ ہی کوئی منشور اور پروگرام صرف اخباری بیانات ان کی زندگی کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ اس لئے میری پہلی گزارش تو اپنے ذمہ دار کارکنوں سے یہ ہے کہ اس غلط پراپیگنڈہ کا توڑ زیادہ سے زیادہ اپنے پروگرام کی اشاعت اور جماعت کے کاز کے لئے ملکی پریس' اخبارات ' رسائل اور میڈیا کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ اپنے پروگرام کی اشاعت پر کیا جائے۔ ہر کانفرنس پرچنگ پر تربیتی کنونشن اور جماعتی کارروائی کو پریس کے ذریعے پورے ملک میں پھیلایا جائے تاکہ پورا ملک آپ کی شب و روز کی کارروائیوں سے باخبر رہے۔ ہمارے ہاں صرف جلسوں اور کانفرنسوں پر زیادہ زور رہا ہے مگر لاکھوں کے ان اجتماعات کو پریس اخبارات کے ذریعے ہر عام و خاص تک پہنچانے کی عادت نہیں پڑی اب اس پرانی عادت کو بدلئے اور اپنی تمام جماعتی کارروائیوں کو پریس کے ذریعے عام کیجئے۔ پریس کے مقامی نمائندوں سے رابطہ رکھئے۔ ان کو احترام دیجئے دوسری تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کی طرح انہیں خوش آمدید کہیں اور اپنی خبریں لکھ کر خود ان تک پہنچائیں اور پھر ان خبروں کی اشاعت کے لئے ان سے رابطہ رکھئے خبر نہ چھپے تو نمائندگان سے بار بار یاد دہانی کرا کے ایسی خبروں کی اشاعت پر زور دیجئے۔ تاکہ سپاہ صحابہ کا کاز اور مشن روز مرہ چھپنے والے اخبارات کی زینت بن کر پورے ملک کے اخبارات بینوں تک

قلوب پر نقش ہو سکے! یہ ضروری بنیادی بات ہے جس سے ملک بھر میں بیداری کی لہر پیدا ہوگی۔ اور سپاہ صحابہ کے کاز اور مشن کو آگے بڑھانے میں بہت معاون ثابت ہوگی۔

○ دوسری گذارش آپ سے یہ کرنی ہے کہ جب سیلاب آتا ہے تو خس و خاشاک بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں سیلاب میں بہنے والے جھاڑ پھونس سے نہ تو فصلوں کو فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بنجر زمین آباد ہوتی ہے وہ ایک فضول سی چیز ہوتی ہے جو دریاؤں کے پانی کو گدلا تو کر دیتی ہیں۔ مگر پانی کی شفاف اور صاف لہروں میں کافی قیمتی رول نہیں ادا کر سکتیں اسی طرح عاشقان اصحاب رسول کے اس عظیم صاف و شفاف اور پاک پانی میں کچھ ایسے جرائم پیشہ اور مفاد پرست اور مکروہ عزائم رکھنے والے لوگ بھی موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے سپاہ صحابہ کا نام استعمال کرنے کی کوشش میں لگ گئے ہیں جو بعض اوقات جماعت کے ذمہ داروں اور کارکنوں کے لئے شرمندگی کا باعث بنتے ہیں۔ ایسے افراد اور جرائم لوگ نہ جماعت کے مشن کے علمبردار ہوتے ہیں اور نہ ہی جماعت کا تقدس ان کے پیش نظر ہوتا ہے مگر جب ان کے افعال اور وارداتیں لوگوں کے سامنے آتی ہیں تو لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ آپ کا اس گھٹیا کردار کے لوگ بھی سپاہ صحابہ ہی کے کارکن ہیں تو اس سے سپاہ صحابہؓ کے ذمہ دار حضرات اور کارکنوں کو شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے۔ اس لئے میری سختی سے یہ گزارش کہ ایسے افراد اور جرائم پیشہ لوگوں کو سپاہ صحابہؓ کا نام ہرگز ہرگز استعمال نہ کرنے دیا جائے تاکہ بعد میں ندامت نہ اٹھانا پڑے اس مقام پر اس بات کو یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ سپاہ صحابہ ایک دینی جماعت ہے سپاہ صحابہ کا مقدس مشن خلافت راشدہ کے نظام کا نفاذ اور ناموس کے لئے جان و مال کی قربانی دینا اولین شرط ہے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی کرنے دینی چاہئے۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقدس نام پر دھبہ ثابت ہو۔ ہمارا ہر قدم سیرت رسول اکرمؐ اور صحابہ کرام کے نقش پا کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہمیں کسی ایسے کام کی ہرگز ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے جو اس مقدس جماعت کی عظمت کے خلاف ہو اور دینی اقدار سے ہٹا ہوا ہو! چوری، ڈکیتی، راہزنی، لوٹ مار ایسی گھناؤنی وارداتیں کرنا قتل و غارت جیسی خلاف اسلام وارداتوں کا ارتکاب کرنا اور پھر ان جرائم پر سپاہ صحابہ کا لیبل لگانا یہ سب کچھ کسی وقت بھی سپاہ صحابہ کی پالیسی کا حصہ نہیں رہا اور نہ اس وقت اس قسم کی کسی کارروائی کی کسی کارکن کو اجازت دی جا سکتی ہے۔ نہ ہی اسے ہم شرعاً جائز سمجھتے ہیں۔ الٹا پوری دینی اور اخلاقی قوت سے تمام سپاہ صحابہ کے ذمہ داروں کو ایسے جرائم کی روک تھام کرنی چاہئے اور جرائم پیشہ عناصر کو سپاہ صحابہ کا نام استعمال کرنے سے سختی کے ساتھ روکا جائے!

ہمارا جینا ہمارا مرنا ہماری زندگی کا ہر عمل سیرت رسول اکرمؐ اور سیرت صحابہ کرامؓ میں ڈھلا ہوا ہونا چاہئے۔ یہی خوشبو سپاہ صحابہ کے ہر کارکن اور ذمے دار کے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہونی چاہئے!

○ عقیدہ ایمان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان ہیں۔ ہر کارکن دل و جان سے اسلام کی ان بنیادی حقیقتوں کو حرز جان بنائے۔ عقیدہ توحید رسالت عظمت صحابہ کرام پر مٹنا اپنی زندگی کا شعار بنایا جائے نماز کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ صحابہ کرام نے جہاد میں نماز کی اہمیت کو پیش نظر رکھا اور نماز ہمیشہ پابندی سے ادا کی۔ سپاہ صحابہؓ کے ذمہ داران اپنے کارکنوں کو نماز کی پابندی کی تاکید کرتے ہیں ہو سکے تو ہفتہ وار تربیتی اجتماع رکھے جائیں جس میں کارکنوں کو اسلامی عقائد و اعمال کی باقاعدہ ترتیب دی جائے اور نماز کی پابندی کی تاکید کی جائے۔

کیونکہ آپ اور ہم ایسے مقدس مشن کے داعی ہیں جس کے لئے نماز بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جب منصب رسالت کی عظیم ذمہ داریاں سپرد فرمائی گئیں تو آپ کو نماز اور تہجد کا خصوصی طور پر ارشاد فرمایا گیا کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرت اور کامیابیوں کا بہترین زینہ ہے۔ اس لئے نماز کی پابندی ہر کارکن اور ذمہ دار کرے تاکہ ہماری تحریک اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نصرتوں سے ہم کنار ہو!

○ کافر کافر شیعہ کافر---- یہ نعرہ سپاہ صحابہؓ کسی کو چڑانے یا غصہ دلانے کے لئے نہیں لگاتی اور نہ ہی یہ نعرہ کسی ضد یا ہٹ دھرمی کا نتیجہ ہے اور نہ ہی یہ نعرہ کسی تشدد یا سختی کا بیج بوتا ہے۔ یہ نعرہ تو ان لوگوں کے خلاف ایمانی غیرت اور حمیت کا اظہار ہے جو جماعت صحابہ کے مخالفین اور منکرین کے لئے خود قرآنی حکیم نے تلقین فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ **قیل لھم امنوا کما امن الناس قالوا انؤمن کما امن السفہاء الا انھم ھم السفھاء** ترجمہ = جب ان سے کہا جاتا ہے ایسا ایمان لاؤ۔ جیسا ایمان لوگ لائے (یعنی صحابہ کرام) انہوں نے کہا (کفار) نے کہا ہم ان بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں۔ خبردار یہی ہیں بے وقوف

اس آیت کریمہ میں ببانگ دہل فرمایا گیا کہ جو لوگ صحابہ کرام کو بے وقوف کہتے ہیں وہ خود بے وقوف ہیں۔ معلوم ہوا کہ اگر کوئی صحابہ کو منافق کہے گا تو وہ خود منافق ہوگا اور اگر صحابہ کو کافر کہے گا تو وہ خود کافر ہوگا۔ صحابہ کرام کو جیسی کہے گا۔ ویسی سنے گا۔ صحابہ کے دشمنوں کو کافر کہنا سنت اللہ کو ادا کرنا ہے اگر کوئی صاحب سنت اللہ کو زندہ رکھنے کے لئے کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ لگاتا ہے تو اسے

Scanned by CamScanner

دہشت گرد تشدد اور قرآن و سنت کے طریق کار سے ہٹا ہوا قرار دینا کسی درجہ بھی قابل توجہ نہیں ہے کافر کو کافر کہنا گالی نہیں بلکہ اس کے گندے عقیدے کے لیبل کا اظہار ہے۔ جیسے بیت الخلاء کو بیت الخلاء ہی کہا جائے گا۔ شراب کو شراب ہی کہا جائے گا۔ اسی طرح کافر کو کافر ہی کہا جائے گا اور منافق کو منافق ہی کہا جائے گا۔ جب قرآن مجید کافر کو کافر ہی کہتا ہے جیسے ارشاد ہوتا ہے کہ قل یا ایھا الکافرون اے پیغمبر اپنی زبان مبارک سے فرمادیں کہ اے کافرو! اگر کافر کو کافر کہنا گالی ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر کو گالی کی (معاذ اللہ) کبھی تلقین نہ فرماتے۔

○ اسی طرح قرآن حکیم میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے

○ **یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین**

گالی دینا اور بات ہے اور کافر کو کافر کہہ کر خطاب کرنا اور بات ہے! کیا اس قدر سادہ سی بات بھی سمجھ میں نہیں آئی؟۔۔۔۔ ابوجہل کہنا کوئی تعریف نہیں ہے بلکہ کفر کے امام کو ابوجہل کہا گیا اور آج تک سے ابوجہل ہی کہا جاتا ہے۔

اگر کسی کے اندر کی منشاء کو الفاظ کے روپ میں ظاہر کر دیا جائے تو اس میں اسلام اور اخلاق اور طریق تبلیغ کے منافی کوئی بات نہیں ہے۔ اہل علم کو ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرلینا چاہئے۔

○ کفر سے نفرت بھی ایمان کا حصہ ہے اس لئے کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ نہ ہی قرآنی احکامات کی خلاف ورزی ہے اور نہ ہی شریعت کا کوئی حکم اس سے مجروح ہوتا ہے۔ بلکہ اس نعرے سے لاکھوں ان پڑھ لوگ دشمن اصحاب رسولؐ سے بیزاری کا اظہار کرکے اصحاب رسول کی محبت و عقیدت کے گرویدہ ہو گئے ہیں اس لئے میں یہ گزارش بھی کروں گا عام جلسوں اور کانفرنسوں میں اس نعرے کی شدت میں کمی واقعہ نہیں ہونی چاہئے۔ اس سے وہ لوگ دشمن صحابہ سے بہت جلد الگ ہو جائیں گے جو علماء کے دلائل کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ بلکہ ان کے دلوں میں اسی ایک نعرے سے صحابہ کے دشمنوں کا نقشہ سامنے آجائے گا۔ اگر شیعہ چاہتے ہیں کہ یہ نعرہ ختم ہو جائے تو اس کی صرف اور صرف ایک صورت ہے کہ وہ اپنے تمام عقائد سے توبہ کرکے صحابہ کرام اور اہل بیت کے قدموں سے جڑ جائیں۔ صدیقؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ کو اپنی عقیدت اور عقیدے کا محور و مرکز بنا لیں۔

اس سے سپاہ صحابہؓ کے کارکن مولانا حق نواز شہیدؒ کے دیئے ہوئے اس نعرہ کو ہمیشہ کے لئے حرزجان بنا لیں اسی سے صحابہ کے دشمنوں کی جان جاتی ہے۔

○ امن و امان۔۔۔۔ اور ایمان دو الگ الگ چیزیں ہیں ہم اپنے پیارے ملک پاکستان کی سالمیت کے لئے جان کی بازی لگا دیں گے۔ اگر کوئی دشمن اور فتنہ پرور پاکستان کے استحکام اور سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو سپاہ صحابہؓ کے ذمہ دار اور کارکن اپنے خون کا نذرانہ پیش کرکے پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے جدوجہد کریں گے! خارجی اور داخلی پاکستان کے دشمنوں کو ناک چنے چبوا دیں گے۔ ملک کے داخلی امن و امان کو خراب کرنے کی کسی ناپاک سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں جو جماعت شخصیت یا فرد سپاہ صحابہؓ کو آواز دے گا ہم جان کا نذرانہ لے کر حاضر ہو جائیں گے۔ اور کسی ناپاک جماعت یا فرد کو پاکستان کی سالمیت اور داخلی امن و امان سے کھیلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جس طرح پاکستان میں امن و امان پاکستان کی سالمیت ہمیں جان سے عزیز ہے۔ اسی طرح ہمیں ایمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت "جماعت صحابہ" بھی جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ ہم ان کی کوئی توہین اور تنقیص کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے صحابہ کرام کے خلاف زبانی، قلمی، کوئی گستاخی برداشت نہیں کریں گے اس کے لئے بھی ہم انشاء اللہ جان کی بازی لگا کر تحفظ عظمت رسالت اور تحفظ ناموس صحابہ کا تاریخی آئینہ صاف شفاف رکھنے کے لئے تاریخی کردار ادا کریں گے!

آج کی صحبت میں انہی گزارشات پر اکتفا کر رہا ہوں آئندہ ہر ماہ یہ مجلس ہوتی رہے گی انشاء اللہ

## ٹی وی پر قابل اعتراض شیعہ کتب کی تشہیر بند کی جائے

پاکستان ٹی وی نے جمعرات مورخہ ۲۱-۱-۹۳ کے نیلام گھر میں ایک شیعہ مصنف منظور حسین نجفی کی "تفسیر نمونہ قرآن" کی کتابوں کی تشہیر کی ہے اور ساتھ لوگوں کو اس کے پڑھنے اور خریدنے کی دعوت دی ہے اسی مصنف منظور حسین نجفی نے اور بھی بہت ساری کتابیں تحریر کی ہیں جن کتابوں میں اصحابؓ رسول و امہات المومنینؓ کو معاذ اللہ گالیاں دی ہیں اس مصنف کی ایک کتاب احسن المقال کے صفحہ نمبر ۴۵ جلد نمبر۱ میں درج ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چار صحابہؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہؓ نعوذ اللہ تم معاذ اللہ مرتد ہو گئے۔ اس کی ایک کتاب ارشاد القلوب ہے جس میں اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کی ہے ملک محمد اسحاق نے حکومت پاکستان کو متنبہ کیا کہ اگر شیعہ مصنفین کی کتابوں کی تشہیر بند نہ کی گئی اور اس کے ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی نہ کی گئی تو سپاہ صحابہؓ کے جیالے نوجوان ٹی وی اسٹیشن کا گھیراؤ کریں گے۔ K

## بقیہ:- ایم پی اے کے ترقیاتی کام

بھرپور کوشش کی۔

ریل بازار جھنگ کا دیرینہ مطالبہ تھا کہ پانی کے نکاس کا انتظام کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے پچیس لاکھ روپے کی خصوصی گرانٹ منظور کروائی۔ جھنگ کے فوارہ چوک کا نام مولانا حق نواز شہید چوک منظور کیا۔ آئندہ کے لئے شہر کے تمام بڑے بڑے چوکوں کو صحابہ کرامؓ کے ناموں سے منسوب کرنے کی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

# ناموس صحابہؓ بل ○ اصل متن

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ' بعد ازیں ظاہر ہونے والی اغراض کے لئے' مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر 45 بابت 1860ء) لہٰذا مجموعہ ضابطہ فوجداری' (ایکٹ نمبر 5 بابت 1898ء) میں مزید ترمیم کی جائے۔

لہٰذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

1۔ مختصر عنوان اور آغاز۔ (1) یہ ایکٹ قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ 1992ء کے ناموس صحابہ و اہلبیت بل کے نام سے موسوم ہوگا۔

2۔ ایکٹ نمبر 45 بابت 1860ء میں دفعہ 298 الف کی ترمیم ۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر 45 بابت 1860ء) میں' دفعہ 298 الف میں' الفاظ "دونوں قسموں سے کسی قسم کی ایسی سزائے قید دی جائے گی جس کی معیاد تین سال تک ہو سکتی ہے یا سزائے جرمانہ دی جائے گی یا ہر دو سزائیں دی جائیں گی" کی بجائے الفاظ "موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی" بدل دیئے جائیں۔

3۔ ایکٹ نمبر 5 بابت 1898ء (ایکٹ نمبر 5 بابت 1898ء) میں جدول 2 میں' دفعہ 298 الف سے متعلقہ اندراج میں' کا نمبر 5 7 اور 8 میں موجودہ الفاظ کی بجائے علی الترتیب الفاظ "ناقابل ضمانت" "موت یا عمر قید" اور کورٹ آف سیشن بدل دیئے جائیں گے۔

## بیان اغراض وجوہ

بلاشبہ پاکستان میں فرقہ واریت کا تدارک قومی یک جہتی اور امن و امان کے لئے انتہائی ضروری ہے اس جرم سنگین کی سزا ایک فتنہ کو روکنے کے لئے کافی ہے لہٰذا دفعہ 298 کی سزا بہت کم ہے یعنی 3 سال یا صرف جرمانہ لہٰذا اس جرم کی سزا میں اضافہ لازمی ہے۔

محمد اعظم طارق

## (ناموس صحابہ و اہلسنت ترمیمی بل)

### مجموعہ تعزیرات پاکستان اور مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل

# سپاہ صحابہؓ کے ایم پی اے کے ترقیاتی کام

۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا ایثار القاسمی ایم این اے کو ایک سازش کے تحت مین اس وقت شہید کر دیا گیا جب کہ انکی چھوڑی ہوئی صوبائی اسمبلی کی نشست پر ضمنی انتخاب ہو رہا تھا۔ اس وقت سپاہ صحابہ کی طرف سے میاں اقبال حسین کو صوبائی اسمبلی کی نشست کے لئے امیدوار نامزد کیا گیا تھا۔ مولانا ایثار القاسمی کی شہادت سے حالات خراب ہو جانے کی وجہ سے انتخاب ملتوی کر دیا گیا۔ پھر ایک سازش کے تحت میاں اقبال حسین کو بھی شہید کر دیا گیا۔ جھنگ شہر کو ایک سال تک قومی اور صوبائی اسمبلی میں نمائندگی سے محروم رکھا گیا۔ سپاہ صحابہؓ کی واضح اور یقینی کامیابی کے خدشہ کی بناء پر حکومت جان بوجھ کر ہر الیکشن سے فرار کے بہانے تلاش کرتی رہی۔ جب ۲۸ دسمبر کو صوبہ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کا اعلان ہوا۔ تو سپاہ صحابہ نے بھی بلدیہ جھنگ کے لئے اپنے امیدوار نامزد کر دیئے۔ جس سے صوبائی حکمران اور شیعہ جاگیردار بے چین ہو گئے انہوں نے جھنگ کا بلدیاتی الیکشن ملتوی کرنے کے لئے الیکشن سے ایک روز قبل مولانا محمد الیاس بالاکوٹی کو شہید کرنے کے لئے جامعہ مسجد حقانیہ میں بم کا دھماکہ کیا جس سے سپاہ صحابہ کے ۳ کارکن شہید اور ۳۵ زخمی ہو گئے۔ تب قائدین سپاہ صحابہ نے اعلان کر دیا کہ تمام لوگ پرامن رہیں اور الیکشن میں بھرپور حصہ لیں۔ ہم دشمن کی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ سپاہ صحابہ نے بلدیہ جھنگ کی اکتالیس نشستوں میں سے ۳۳ سیٹیں جیت کر حیرت انگیز اور تاریخ ساز کامیابی حاصل کر لی۔ پرامن بلدیاتی انتخابات کے انعقاد کے بعد قومی اسمبلی کے انتخابات مزید ملتوی کرنے کا حکومت کے پاس کوئی بہانہ اور جواز نہ رہا تو مجبوراً حکومت کو قومی اسمبلی کی نشست کے لئے انتخاب کا اعلان کرنا پڑا۔

تمام تر حکومتی ہتھکنڈوں اور وسیع پیمانے پر دھاندلی کے پروگراموں کے باوجود سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق حکومتی امیدواروں شیخ محمد یوسف اور حاجی انتظار احمد کے مقابلے میں اللہ کے فضل سے بھاری اکثریت کے ساتھ دونوں نشستوں پر کامیاب ہو گئے۔ مولانا اعظم طارق نے صوبائی نشست چھوڑنے کا اعلان کیا اور سپاہ صحابہ کی طرف سے میاں اقبال حسین شہید کے چھوٹے بھائی حاجی عابد حسین کو صوبائی امیدوار نامزد کر دیا۔ جھنگ ہی نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے۔ کہ حاجی عابد حسین ضمنی انتخاب بلا مقابلہ جیت گئے۔ حاجی عابد حسین مولانا حق نواز شہید کے زمانے سے ہی سپاہ صحابہ کے ورکر کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔

جھنگ کی صوبائی نشست پر ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں شیخ اقبال جمعیت علماء اسلام کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی جمعیت کے ساتھ وابستگی تبدیل کر لی تھی اور پیپلز پارٹی میں چلے گئے۔ ۱۹۸۵ء کے غیر جماعتی انتخابات میں شیخ یوسف کامیاب ہوئے۔

حاجی عابد حسین نے جھنگ کی تاریخ کے مختصر عرصے میں تاریخ ساز ترقیاتی کام کروائے۔ انکے پرسنل سیکرٹری کی رپورٹ کے مطابق سب سے پہلے ۱۰ کچی آبادیوں کے مکینوں کے لئے چوبیس لاکھ روپے کی گرانٹ استعمال کی گئی۔ تعمیر وطن پروگرام ۹۲-۱۹۹۱ء کے لئے پچاس لاکھ کی گرانٹ مخصوص کی۔ بارہ اضافی آبادیوں کو بجلی کی فراہمی کے لئے چوبیس لاکھ روپے کا تخمینہ منظور کروایا۔ سوشل ایکشن پروگرام میں جھنگ کی نمایاں حیثیت منظور کروائی۔ جامع ہائی سکول گرلز ہائی سکول سیٹلائیٹ ٹاؤن گرلز ہائی سکول جھنگ سٹی اور چک جنوبی مڈل سکول کو اپ گریڈ کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کے لئے وی آئی پی وارڈ منظور کروایا۔ تعمیر وطن پروگرام ۹۳-۱۹۹۲ء کے لئے جھنگ شہر کو پچاس لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کرنے کے لئے

(باقی ص ۲۳ پر)

Scanned by CamScanner

# پاکستان قادیانیت کے نرغہ میں کیوں؟

## حکومت سے عوام پوچھتے ہیں

- میجر جنرل نصیر قادیانی آرڈی ننس کور کا سربراہ تینوں مسلح افواج کے لئے اسلحہ کی خریداری کا انچارج
- الجیریا، رومانیہ، جاپان، ترکی میں پاکستان کے سفیر قادیانی
- یونیسکو میں پاکستان کا نمائندہ قادیانی
- بھارت اسرائیل تعلقات دنیا پر واضح ہیں۔ قادیانیوں کا بیک وقت بھارت و اسرائیل سے رابطہ۔
- مرزا طاہر کی بھارت یاترا، بھارت سرکار کی آؤ بھگت، اسرائیل میں قادیانیوں کا مرکز، اسرائیل کے جاسوس کی بھارت کے راستے کہوٹہ پر نظر بد۔
- پاکستان میں ایٹمی شمسی توانائی کی بربادی، قادیانی خاتون ڈاکٹر لبنیٰ اعجاز کے ہاتھوں مملکت پاکستان کو کروڑوں روپے کا نقصان۔
- محمود ادریس قادیانی سندھ کے چیف سیکرٹری سے لے کر وزارت پٹرولیم کے وفاقی سیکرٹری تک اور اب مزید اہم پوسٹ پر لگا کر فیصلوں کا موقع فراہم کیا گیا۔
- قادیانی جہاد کے منکر لیکن ۳۲۸ اہم فوجی عہدوں پر براجمان۔
- واپڈا تھرمل پاور اسٹیشن مظفر گڑھ کی تعمیر کا انچارج آر۔ اے محمود مجیب اصغر جنونی قادیانی جو باؤلے پن کی حد تک قادیانیت کی اشاعت کے لئے حکومتی عہدہ سے فائدہ اٹھا رہا ہے
- ناقابل بیان، ناقابل تردید مزید تفصیلات، ہوش ربا واقعات شرمناک، خطرناک اور افسوسناک حکومت کی قادیانیت نوازی کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو کہ۔
- صدر مملکت، اسلامی نظریاتی کونسل، وزارت مذہبی امور اور چاروں صوبوں کی رپورٹوں کے باوجود شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ، درج نہیں کیا جا رہا

۱۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء بروز بدھ صبح ساڑھے دس بجے اسلام آباد جامع مسجد لال حکومت کی قادیانیت نوازی کیخلاف

# احتجاجی مظاہرہ

مجلس عمل میں شریک دینی جماعتوں کے سربراہ قیادت کرینگے بروقت تشریف لائیں۔

## منجانب: آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

Scanned by CamScanner

سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست اعلیٰ

# مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے

محمد حمزہ مغل

## حالات و واقعات

مولانا محمد اعظم طارق ۱۹۶۲ء کو چک نمبر ۷ آر ۱۱۱ تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق راجپوت مج برادری سے ہے۔

ابتدائی تعلیم کے لئے باقاعدہ کسی سکول میں داخل نہیں ہوئے۔ آپ نے ۱۹۷۷ء میں مدرسہ اشاعۃ الاسلام سے قرآن پاک حفظ کیا اور ساتھ ہی درجہ موقوف علیہ پرائمری تک تعلیم حاصل کی یہ مدرسہ آپ کے گاؤں میں آپ کے باپ دادا کی کوششوں سے بنا ۱۹۷۸ء میں درس نظامی کی تعلیم کے لئے دارالعلوم ربانیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں داخل ہوئے جہاں ابتدائی فارسی کی کتابیں پڑھیں ۱۹۷۹ء میں چیچہ وطنی کے مدرسہ تجوید القرآن میں داخل ہو گئے ۱۹۸۱ء میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ادارہ جامعہ عربیہ چنیوٹ میں داخلہ لیا اور عربی فاضل کا کورس مکمل کیا ۱۹۸۲ء کو مدرسہ نعمانیہ تحصیل کمالیہ میں داخل ہوئے اور موقوف علیہ تک تعلیم حاصل کی اس کے بعد پاکستان کی عظیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ العلوم اسلامیہ نیو ٹاؤن میں داخلہ کا امتحان پاس کر کے دورہ حدیث مکمل کیا۔

۱۹۸۶ء میں آپ نے کراچی بورڈ سے پرائیویٹ میٹرک اور ۱۹۸۸ء میں بورڈ سے ایف اے پاس کیا۔

آپ کے مشہور اساتذہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مولانا منظور احمد چنیوٹی الحدیث مولانا حافظ نذیر احمد فاضل دارالعلوم دیوبند مولانا شیخ عبداللطیف فاضل مدینہ یونیورسٹی مولانا محمد اختر صدیقی مولانا محمد ارشاد چیچہ وطنی اور مولانا عبدالحفیظ بھی شامل ہیں۔

مولانا کے والد حاجی فتح محمد صاحب اپنے علاقے کے معزز اور بارسوخ زمیندار ہیں جو کہ ریاست پٹیالہ لدھیانہ کے قصبے کلیان سے ہجرت کر کے ۱۹۴۷ء کو پاکستان آباد ہوئے مولانا اعظم طارق دو بھائی ہیں آپ سے بھائی چھوٹا محمد عالم ۱۹۶۳ء کو پیدا ہوا۔

آپ کا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں مولانا اعظم طارق شروع ہی سے ایک اچھے خطیب اور جوشیلے مقرر تھے جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں جب آپ دورہ حدیث شریف کے لئے آئے تو خطابت و تقریر کا سلسلہ بھی جاری رکھا دورہ حدیث سے فارغ ہونے کے بعد آگرہ بورڈ کی مسجد جامع صدیق اکبرؓ میں مستقل امامت و خطابت شروع کر دالی۔

### تحریک ختم نبوت میں کردار

آپ زمانہ طالب علمی سے ہی مطالعہ و تحقیق کے بے حد شوقین تھے جامعہ عربیہ چنیوٹ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کی زیر سرپرستی آپ کا ولولہ و شوق مزید پروان چڑھا مولانا چنیوٹی کا خاص موضوع چونکہ رد قادیانیت تھا اس لئے مولانا اعظم طارق نے اس عظیم فتنے کے متعلق مولانا چنیوٹی سے بھرپور استفادہ کیا اور اس فتنے کی سرکوبی کے لئے میدان عمل میں اتر آئے خود ربوہ جا کر متعدد مرتبہ قادیانیت کے مذہبی پیشواؤں اور مریدوں سے مناظرے کئے انہیں للکارا اور اسلام دشمنوں کے لئے پریشانی کا سبب بنتے رہے۔ چودھویں صدی کے آخری سال کا آخری خطبہ جمعہ آپ نے ریلوے اسٹیشن ربوہ پر واقع مسجد ختم نبوت میں پڑھایا اور مرزائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ مرزائیو اب تمہیں چاہئے کہ کل شام کا سورج غروب ہوتے ہی ڈوب کر مر جاؤ کیونکہ پندرھویں صدی کا ظہور مرزا قادیانی کے کذاب ہونے کی کھلی دلیل ہے" کیونکہ تمہارے آقا و مولا مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی ہے کہ یہ صدی آخری صدی ہے اس کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی

یہ جمعہ چودھویں صدی کے آخری سال کا آخری جمعہ تھا اور ہفتہ کا دن اس صدی کا آخری دن تھا ادھر ہفتہ کی شام کو غروب ہونے والا سورج چودھویں صدی کے اختتام کا اعلان کر رہا تھا دوسری طرف اتوار کی صبح کو طلوع ہونے والی سحر پندرھویں صدی کے آغاز کی نوید سا رہی تھی جو کہ مرزا غلام کے کذب و افترا کی منہ بولتی تصویر اور اسلام کی حقانیت و صداقت کا کھلا ثبوت تھا جس طرح آپ نے چودھویں صدی کا آخری جمعہ ربوہ میں پڑھایا اس طرح پندرھویں صدی کا پہلا جمعہ چنیوٹ کے نزدیک شیعہ جاگیرداروں کے گڑھ بستی ... میں پڑھایا جو یقینی طور پر اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ یہ صدی شیعوں کے زوال کی صدی ہو گی۔

### سپاہ صحابہؓ میں شمولیت

رد شیعیت پر کام کا آغاز کراچی میں جمعیت نوجوانان اہلسنت بنا کر شروع کیا آپ اس کے پہلے صدر تھے جب ۱۹۸۵ء میں شہید ناموس صحابہؓ امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی سپاہ صحابہ کی تعارفی مہم کے سلسلے میں پہلی بار کراچی آئے تو جمعیت نوجوانان اہلسنت کے زیر اہتمام مسجد صدیق اکبرؓ میں منعقدہ عظمت صحابہ کانفرنس میں خطابت کی دعوت دی اس موقع پر آپ نے اپنی جماعت کو ختم کر کے سپاہ صحابہؓ میں تمام ساتھیوں کے ہمراہ شمولیت کا اعلان کیا اس دورے کے موقعے پر مولانا شہید نے گلشن اقبال کراچی میں صوبائی دفتر کا افتتاح کیا اور اس طرح کراچی میں سپاہ صحابہؓ کے کام کا آغاز ہوا بعد ازاں کراچی ڈویژن کی تنظیم بنائی گئی تو مولانا محمد اعظم طارق ڈویژن کراچی کے سیکرٹری بنائے گئے۔ آپ کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی نے آپ کو صوبہ سندھ کا سیکرٹری نامزد کر دیا مولانا شہید کی شہادت کے بعد جھنگ میں منعقدہ سپاہ صحابہؓ کی مرکزی مجلس عاملہ نے آپ کو مرکزی ڈپٹی سیکرٹری نامزد کیا۔

مولانا ایثار القاسمی نائب سرپرست کی شہادت کے بعد ۳۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو راولپنڈی میں منعقدہ مرکزی

Scanned by CamScanner

مجلس عاملہ و مجلس شوریٰ کے مشترکہ اجلاس میں آپ کو نائب سرپرست منتخب کر لیا گیا۔

## قاتلانہ حملے

سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد اعظم طارق پاکستان میں اصحاب رسولؐ کی عظمت کے تقدس کے لئے فعال کردار ادا کر رہے ہیں اصحاب رسول کے دشمن اس بات پر نالاں ہیں کہ حق نواز شہیدؒ اور ایثار القاسمیؒ شہید کی شہادت کے باوجود حق کا یہ کانٹا باقی کیوں رہ گیا مولانا کی سپاہ صحابہؓ کیلئے خصوصاً کراچی میں بہت خدمات ہیں سب سے پہلے آپ کو کراچی سے ۱۹۸۸ء میں قتل کی نیت سے اغوا کیا گیا لیکن پولیس نے بروقت کارروائی کرکے آپ کو برآمد کروالیا اور ظالمان گرفتار کر لئے جب مولانا جھنگویؒ شہید کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے کراچی میں تحریک عروج پر تھی تو ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک کو صبح سات بجے ناگن چورنگی نارتھ کراچی میں آپ کی رہائش گاہ پر آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا آپ کو کئی گولیاں لگیں آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے آپ کو فوری طور پر عباسی شہید ہسپتال لے جایا گیا تو معلوم ہوا کہ گولی پیٹ کے اندر ہے جسے تین گھنٹے میں ایک بڑے آپریشن کے ذریعے نکالا گیا ایک گولی مولانا کے بائیں بازو کے آر پار ہو گئی اور دوسری گولی دل سے ایک انچ نیچے سے گزرتی ہوئی پیٹ میں رک گئی۔ الحمد اللہ تعالیٰ نے آپکو فضل و کرم سے دوبارہ آپ کو زندگی عطا فرمائی ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء کو مدرسہ جامعہ محمودیہ کراچی میں آپ پر تیسرا قاتلانہ حملہ کیا گیا جس سے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محفوظ رہے مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید اور مولانا ایثار القاسمیؒ شہید کی شہادت کے باوجود آپ کے حوصلے پہلے سے زیادہ بلند ہوئے اور آپ اب پورے ملک میں اصحاب رسولؐ کی عظمت کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں۔ مولانا ایثار القاسمی کی شہادت کی وجہ سے خالی ہونے والی قومی اور صوبائی اسمبلی کی نشستوں پر سپاہ صحابہ کی طرف سے ضمنی انتخاب لڑنے کے لئے آپ کا نام تجویز کیا گیا حکومتی مشینری مذکورہ دونوں نشستیں جیتنے کے لئے حرکت میں آئی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکومتی امیدوار کو ذلت آمیز شکست ہوئی اور آپ نے قومی اور صوبائی دونوں سیٹوں پر بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔

قومی اسمبلی میں سب سے کم عمر ممبر ہونے کے باوجود آپ نے اسمبلی کے تمام اجلاسوں میں جس جرات و ہمت کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے قومی اسمبلی میں شہری سطح کے مسائل سے لیکر بین الاقوامی مسائل پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے نہایت احسن انداز میں سپاہ صحابہ کا موقف اور مشن واضح کیا۔ جولائی کے سیشن کے دوران مولانا اعظم طارق نے قومی اسمبلی میں گستاخ صحابہ و اہلسنت کے لئے سزائے موت منظور کروانے کے لئے ناموس صحابہ کا بل پیش کیا۔ جو تاریخ اسلام کا بہت بڑا کارنامہ ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ)

---

# کھلا خط

باسم رب الشہداء والمجاہدین

**عزت مآب جناب وزیراعظم پاکستان، میاں محمد نواز شریف صاحب**

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

جناب عالی!

مملکت خداداد کا ایک آزاد اور حساس شہری ہونے کے ناطے سے آپ کی توجہ ملک میں امن و امان کی نازک ترین صورت حال اور بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ اس کے اسباب اور مضمرات کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب عالی! جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ملک عزیز میں امن و امان کی صورت حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ صوبہ سندھ میں فوجی آپریشن کے شروع ہونے سے وہاں کے مظلوم اور سادہ لوح عوام اگرچہ کسی حد تک مطمئن ہیں، لیکن دیگر صوبوں خصوصاً پنجاب اور سرحد میں حالیہ محرم الحرام میں ہونے والے فسادات کی وجہ سے بہت بے چینی پائی جاتی ہے۔ پنجاب کے اکثر علاقے کافی عرصہ سے مذہبی فسادات کی لپیٹ میں ہیں، جھنگ میں علماء کرام کا قتل عام ہو چکا ہے۔ احمد پور شرقیہ کے قریب دس محرم الحرام کے دن ۲ نوجوان قتل ہوئے، اچ شریف میں لڑائی ہوئی، دیگر کئی مقامات پر جھڑپیں ہوئیں، پشاور میں ماتمی جلوس کی وجہ سے قتل عام ہوا، مسجد کی بے حرمتی کی گئی اور قرآن مجید کے نسخے شہید کر دیئے گئے۔

جناب وزیراعظم! آپ اسے فرقہ وارانہ فساد کا نام دیتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ملکی اخبارات کی سرخیاں بتاتی ہیں۔ ان فرقہ وارانہ فسادات کے اسباب کو سمجھے بغیر ایک مذہبی تنظیم سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگانے کا پروگرام بنائے بیٹھے ہیں، میں آپ پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے اس اقدام سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا، بلکہ مشکلات کا ایک ایسا طوفان اٹھ کھڑا ہوگا، جو نہ صرف یہ کہ آپ کے اقتدار کی چھٹی کرا دے گا، بلکہ حالات ایک ایسے موڑ پر پہنچ جائیں گے، جو ملکی سالمیت کے لئے بھی نقصان دہ ثابت ہوں گے۔

ڈیئر پرائم منسٹر! "فرقہ وارانہ فسادات" کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب اہل تشیع کی دین دشمن سرگرمیاں ہیں، شیعہ مصنفین اور ذاکرین کی تحاریر و تقاریر ان فسادات کا سبب ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ شیعہ مصنفین نے اصحاب رسولؐ کے خلاف ایک غلیظ مہم چلائی ہوئی ہے۔ حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر و منافق، ناصب اور خائن لکھا جا رہا ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف ہرزہ سرائی عروج پر ہے۔ آپ کے شہر لاہور میں آپ کے علاقہ ماڈل ٹاؤن کا ایک بدبخت مصنف غلام حسین نجفی جو اصحاب رسولؐ کے خلاف تقریباً تیس کتب تحریر کر چکا ہے، اپنی ایک غلیظ ترین کتاب سہم مسموم میں سیدنا عمر فاروقؓ پر قرطاس ابیض لکھتے ہوئے نمبروار ایک سو ایک غلیظ گالیاں دیتا ہے، جنہیں سن یا پڑھ کر کوئی بھی مسلمان ضبط نہیں کر سکتا۔ بطور نمونہ نقل کفر کفر نہ باشد (گالی نمبر۲۰)

جناب عمر نبیؐ کی بیویوں پر آوازے کستا تھا۔ ص ۳۳۰

"جناب عمر جہنم کا تالا ہے اور بہتر تو یہ تھا کہ گیٹ ہوتا" گالی نمبر۲۸ ص ۳۳۰

یہی بدبخت مصنف اپنی کتاب حقیقت فقہ حنفیہ کے ص ۷۳ پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں جو الفاظ استعمال کرتا ہے، وہ لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں۔

جناب وزیراعظم، سپاہ صحابہؓ کے سربراہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی نے مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں یہ تمام کتب آپ کے سامنے پیش کی تھیں۔ آپ نے وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار

خان نیازی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی تھی۔ لیکن شاید جب سے مولانا نیازی کے سر مبارک پر آپ کے دست شفقت کا سایہ پڑا ہے۔ وہ پہلے والے مولانا نیازی نہیں رہے۔ ابھی تک اس کمیٹی کا کوئی کارنامہ منظر عام پر نہیں آیا۔

جناب وزیراعظم! کوئی بھی شیعہ مورخ یا مصنف یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ ۱۴۰۰ سال کے عرصہ میں اہلسنت کے کسی عالم دین نے اہل تشیع کے ۱۲ آئمہ کرام کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہو۔ جبکہ شیعہ مصنفین کے اس بھونڈے طرز عمل کی وجہ سے عام شیعہ بھی اس حد تک صحابہؓ دشمنی پر تلے ہوئے ہیں کہ کسی بازار، چوک یا گلی کا نام صحابہ کرام کے نام پر برداشت نہیں کر سکتے۔ جب اہل تشیع کا یہ کردار ہے تو کیا اہل سنت ان کے ماتمی جلوسوں کو برداشت کریں گے؟ جبکہ یہ ملک ۹۸% کی سنی اکثریت رکھتا ہے۔ آپ اگر چاہتے ہیں کہ ملک میں امن ہو تو شیعہ مصنفین کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور ماتمی جلوس اہل تشیع کی عبادت گاہوں میں بند رکھیں اس لئے کہ عبادت بازاروں میں نہیں، عبادت گاہوں میں ہوتی ہے۔ سپاہ صحابہ پر پابندی ملک کو تباہی کی طرف لے جائے گی۔ امید ہے آپ بصیرت سے کام لیں گے۔

والسلام

ثناء اللہ ساجد شجاعبادی

مکرمی جناب عبدالقادر حسن صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

مزاج گرامی! بندہ روزنامہ جنگ لاہور اور اس میں کافی عرصہ سے شائع ہونے والے آپ کے کالم "غیر سیاسی باتیں" کا قاری ہے۔ آپ نے مورخہ ۲۲ جولائی کے کالم میں جو موضوع اختیار کیا ہے۔ اگرچہ فی ذاتہ اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، لیکن بڑے دکھ کی بات ہے کہ آپ کا مطالعہ اس حد تک محدود ہے اور آپ کا انداز اس حد تک جارحانہ ہے کہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے۔

بہرحال! میں علماء امت خصوصاً قائدین سپاہ صحابہؓ کا ادنیٰ رضاکار ہونے کی حیثیت سے آپ کے مذکورہ کالم کو مدنظر رکھتے ہوئے چند حقائق سے آپ کو آگاہ کرنا اپنا مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھتا ہوں! اور رب کائنات پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر آپ نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں تو انشاء اللہ العزیز اپنی سوچ میں تبدیلی لائیں گے، جو کہ آئندہ آپ کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی!

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ ہر "ردعمل" اپنے "عمل" کی طرح سخت یا نرم ہوتا ہے! لہٰذا اگر میرا لہجہ تند و تلخ ہو تو بھی اس میں میں قصور وار نہ ہوں گا! ٹھیک ہے؟ تو آیئے!

(۱) یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کا قانون اپنے قومی رہنماؤں مثلاً قائداعظم اور علامہ اقبالؒ کی عزت و ناموس کو تحفظ دیتا ہے اور ان کے دشمن اور باغی کو قابل گردن زدنی قرار دیتا ہے۔ اس لئے کہ ان رہنماؤں کے ملک و ملت پر احسانات ہیں، لیکن کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارا قانون ہمارے دینی مشاہیر مثلاً سیدنا ابوبکر صدیقؓ سیدنا عمر فاروقؓ اور دیگر تمام اصحاب رسولؐ (جنہوں نے اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر پیغمبرؐ کا ساتھ نبھایا تھا) کو کسی قسم کا قانونی تحفظ نہیں فراہم کرتا! جس کی وجہ سے دشمنان دین (میری مراد اہل تشیع سے ہے) آئے روز اصحاب رسولؐ جیسی مقدس شخصیات کے خلاف یاوہ گوئی پر مشتمل کتب شائع کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ کتب مارکیٹ میں آتی ہیں تو فساد ہوتا ہے۔ قتل و غارت ہوتی ہے علماء کرام شہید ہوتے ہیں۔ ملک میں امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

(۲) کیا آپ کو معلوم ہے کہ اصحاب رسولؐ کے خلاف "تبرا" اور یاوہ گوئی سے بھرپور تقریباً پونے چار صد کتب اس وقت ملک عزیز میں دھڑا دھڑ شائع ہو رہی ہیں۔ مصنفین دندناتے پھر رہے ہیں! آیئے! دل تھام کر رکھئے، اور آنکھیں کھلی رکھئے، میں "نقل کفر کفر نہ باشد" کے اصول کے تحت آپ کو چند عبارتیں دکھاتا ہوں!

غلام حسین نجفی نام کا ایک بدبخت شیعہ مصنف اپنی کتاب "سہم مسموم" میں لکھتا ہے

(i) ابوبکر اور شیطان کا ایمان برابر ہے۔ (نعوذ باللہ منہ) ص ۸۳ ایضاً

(ii) جناب عمر جہنم کا کتا ہے اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا ص ۳۳۰ ایضاً

(iii) جناب عمر نبیؐ کی بیویوں پر آوازے کستا تھا (نعوذ باللہ) ص ۳۳۰ ایضاً

کیا بدبخت اپنی کتاب "قول مقبول" میں لکھتا ہے۔

(i) ابوبکر صدیقؓ اور عقیلؓ بن ابی طالب پہلے درجہ کے بچہ باز تھے۔ ص ۳۰۷

(ii) خالدؓ بن ولید کی دادی حضرت عثمانؓ کی والدہ نے حمل کسی سے کرایا اور بچہ کسی سے ملایا ص ۳۰۸

(iii) کیا آپ کو معلوم ہے کہ ازواج رسولؐ امت مسلمہ کی مائیں ہیں اور کیا کوئی بچہ اپنی ماں کے بارے میں بے ہودہ باتیں سن کر خاموش رہ سکتا ہے؟

شیعہ بدبخت مصنف برکت علی شاہ اپنی کتاب "کلید مناظرہ" کے ص ۳۱۹ پر لکھتا ہے۔ عائشہؓ و حفصہؓ جبلی طور پر عیار کینہ پرور اور ٹیڑھے دل والی تھیں غلام حسین نجفی بدبخت اپنی کتاب حقیقت فقہ حنفیہ کے ص ۴۳ پر حضرت عائشہؓ کے بارے میں جو بکواسات بکتا ہے اگر کوئی آپ کی والدہ محترمہ کے بارے میں بک دے تو آپ اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

(۴) کیا آپ کو معلوم ہے کہ رشدی بدبخت کا کیا جرم تھا جس پر ساری دنیا کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے تھے، اس کا بھی تو یہی جرم تھا جو شیعہ مصنفین کا ہے۔ تو کیا آپ شیعہ سنی کو بھائی بھائی بنانے سے پہلے رشدی کو اپنا بھائی بنانا پسند کریں گے؟

(۵) میں حیران ہوتا ہوں کہ علماء کرام کے خلاف قلم چلاتے ہوئے آپ کو ذرا بھی جھجک نہیں آتی اور شرم سے آپ نے اپنا منہ نہیں چھپایا؟ آپ لعنت اللہ نیازی کے قارون بن بیٹھے! کیا روسی اور بھارتی افواج کے مدمقابل ۱۴ برس آپ نے جہاد کیا ہے اور مولوی کالم لکھتا رہا ہے؟ ذرا بولئے نا! مجھے قائل کیجئے! آپ ثابت کر دیں کہ کشمیر میں مولوی جہاد نہیں کر رہا اور آپ جہاد کر رہے ہیں؟

کیا واقعی مولوی دنیا بھر کے مسلمانوں کے مصائب سے بے نیاز ہو کر بیٹھا ہوا ہے؟ اور آپ نے مسلمانوں کے مصائب کا احد پہاڑ اپنے سر پر اٹھایا ہوا ہے؟ براہ کرم میرے کسی ایک سوال کا جواب تو دیجئے میں آپ سے مزید پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا امت میں تفریق اسی چیز کا نام ہے کہ دین دشمنوں نے صحابہ کرامؓ پر غلیظ الزامات عائد کرکے ان کی شخصیات کو مجروح کرنے کی کوشش کی اور ہم نے ان کی حقیقت دنیا کے سامنے عیاں کر دی؟ اور مرنے کے بعد ہماری روحیں بھی اس سے باز نہیں آئیں گی اتحاد بین المسلمین کا کون مخالف ہے؟ بریلوی دیوبندی اور

بقیہ۔ ص ۱۳ پہ

Scanned by CamScanner

# رتیڑہ میں سُنیت
## ماضی وحال کے آئینے میں

تجزیہ نگار
شکور بلچانی
رتیڑہ تونسہ شریف
ضلع
ڈیرہ غازیخان

ایران میں برپا ہونے والے خمینی انقلاب کے برے اثرات وطن عزیز کے دوسرے گوشوں کی طرح تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان کے مشہور و معروف قصبے رتیڑہ پر بھی مرتب ہوئے۔ شیعہ اگرچہ قلیل تعداد میں تھے لیکن وہ اس قصبہ کے سیاہ و سفید کے مالک بن بیٹھے۔ شیعوں کی مجالس عزا میں شیعوں سے زیادہ سنی سامعین ہوتے تھے۔ چونکہ اس مذہب میں عریانی و فحاشی عام ہے اس لئے رافضی اپنے انہی ہتھکنڈوں کو استعمال کرکے سنیت کو بے راہ روی کا شکار کر رہے تھے سنیوں میں غیرت نام کی کوئی چیز باقی نہ چھوڑنے کی کوشش ہونے پر تھی مسلمانوں کی بے بسی سے شیعہ نے خوب فائدہ اٹھایا یہاں تک کہ ۱۹۸۴ء میں ایک شیعہ ذاکر نے سیدنا معاویہؓ پر سربازار تبرا کیا۔ سنی بھی اس مجلس میں موجود تھے پولیس بھی موجود تھی مگر اس کا کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔ البتہ بعض جوشیلے سنی نوجوان اس مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

### مولانا جھنگوی نے ایک تقریر کے ذریعے مسلمانوں کو بیدار کر دیا

کچھ عرصہ بعد مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید کا یہاں ایک جلسہ ہوا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب سپاہ صحابہؓ وجود میں نہ آئی تھی۔ مولانا نے بڑی دلیری کے ساتھ شیعیت کا آپریشن کیا۔ زمین حیران تھی آسمان ششدر تھا کہ کون مجاہد ہے جو اتنی جرات کے ساتھ شیعہ کا کفر ننگا کر رہا ہے؟ جلسہ کی انتظامیہ تھر تھر کانپ رہی تھی کہ جلسہ کے بعد کیا ہوگا؟ خطیب مسجد کو شیعہ کوئی گزند تو نہیں پہنچائیں گے؟ کارکنوں کو پولیس گرفتار تو نہ کرے گی؟ مولانا گرفتاری سے کیسے بچ نکلیں گے؟ یہ وہ سوال تھے جو ہر سامع کے دماغ میں دوران جلسہ ابھر رہے تھے۔ بہرحال کچھ بھی نہ ہوا تو شیعیت نے حیرت سے منہ میں انگلیاں داب لیں۔ سنیت خواب خرگوش سے بیدار ہوئی۔ نوجوان شیعیت سے برگشتہ ہوئے بزرگوں نے نوجوانوں کو تھپکی دیتے ہوئے ڈھارس بندھائی۔ شیعوں کے سازشوں کے محلات دھڑام سے زمین پر آگرے۔ وہ نہ چاہتے تھے کہ وہ سنی نوجوان جو کبھی ان کی مجالس کی زینت ہوا کرتے تھے اب صدیق اکبرؓ کے غلام بن کر شیعیت کے سینے پر کاری وار کریں۔

### رافضیت اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی

شیعہ "امام باڑے ویران ہو گئے۔ ابن سبا کی ذریت کے چہرے پر ہوائی سی چھا گئی۔ انہوں نے سنی نوجوانوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیئے کبھی دیوبندی بریلوی کا شوشہ چھوڑا کبھی وہابی و غیر وہابی کا فتنہ کھڑا کیا خدا نے سنیت کی مدد کی۔ آسمان نے نظارہ کیا کہ سنی نوجوان شیعیت کے راستے میں جراتوں کا ہمالیہ بن گئے ہر گلی میں چند کر نوجوانوں نے شیعہ کی چیرہ دستیوں کا مقابلہ کیا ہر ہوٹل اور دکان پر بیٹھ کر مسلمانوں نے اپنے جذبہ جہاد کو بیدار کیا اور عظمت اصحاب رسول کا شب و روز پرچار کیا۔ رتیڑہ کی سنیت نے عظمت صحابہ کی قندیلیں اپنے خون جگر سے روشن رکھنے کی ٹھانی سنی نوجوانوں کے یہ ارادے شیعیت کے سینے پر مونگ دلنے کے مترادف تھے جب رافضیت نے سوچا کہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو عام طریقے سے کچلنا ناممکن ہے تو شیعہ تشدد پر اتر آئے قتل کی دھمکیاں دی جانے لگیں ایرانی اسلحہ کی چمک سے سنیت کو مغلوب کرنے کی سازشیں ہونے لگیں مگر فرزندان توحید موت سے کب ڈرتے ہیں۔ ناممکن کا لفظ ان کی لغت میں نہیں ہے۔ وہ تلواروں اور سنگینوں کے سائے میں پل کر جوان ہوتے ہیں آفات زمانہ سے کھیلنا ان کا معمول ہے۔ حوادث زمانہ سے الجھ کر مسکرانا ان کی فطرت ہے۔ اپنی جان پر کھیل کر مسلمانوں کی عزت نفس کے آبگینے کو پار لگانا ان کا وطیرہ ہے۔ رافضیت پولیس کی ملی بھگت سے تشدد کے نت نئے کرتب دکھاتی رہی ادھر مسلمانوں کا ذوق شہادت اور شوق جہاد اضطراب سے بڑھ کر جنون کی حدوں کو چھونے لگا۔

### گھوڑے کے پجاری نے جب صحابہ کرام پر تبرا کیا

۱۹۹۰ء میں باقاعدہ طور پر رتیڑہ میں انجمن سپاہ صحابہ کی داغ بیل ڈالی گئی۔ ویسے رافضیت کو اسلام سے خدا واسطے کا بیر تھا مگر سپاہ صحابہ کے قیام نے اس بیر کو دو چند کر دیا۔ ۲۸ جولائی ۱۹۹۰ء کو شیعوں نے ایک بار پھر صحابہ کرام پر سب و شتم کی ناپاک جسارت کی کفر کی اس گستاخانہ روش سے سپاہ صحابہ کا اشتعال بڑھا۔ وہ شمشیر آبدار ہاتھ میں تھام کر میدان عمل میں اترے اور فیصلہ کیا کہ اس دھرتی پاک پر صحابہؓ کرام کے پروانے زندہ رہیں گے یا رافضیت ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء کو شیعوں کی اس مجرمانہ حرکت کے خلاف رتیڑہ کی تاریخ کا سب سے بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا رافضیت نے پولیس کی ملی بھگت سے کرائے کے غنڈے بلوا کر معصوم سنیت پر دھاوا بول دیا غنڈے لاٹھیوں سے لیکر کلاشنکوف تک ہر قسم کے جدید اسلحہ سے لیس تھے۔ گھمسان کا رن پڑا

### بوڑھے والدین کا سہارا قاری محمد عبداللہ شہید ہو گیا

مظلوم سنی مسلمان بے کس و ناتواں بالکل نہتے تھے انہوں نے اپنا دفاع مٹی کے ڈھیلوں سے کیا رافضیت کی آنکھوں کے آگے پردہ آ گیا انہوں نے اپنے اسلحہ سے اپنے ہی افراد کو نشانہ بنایا۔ گویا صید بھی شیعہ اور صیاد بھی شیعہ

ان اللہ علی کل شئ قدیر

وہ غنڈے جو یہ عزم لیکر رتیڑہ میں داخل ہوئے تھے کہ آج مساجد میں مجالس عزا برپا ہوں گے۔ رتیڑہ

( باقی ص۳۱ پر )

# حالاتِ حاضرہ

## مسئلہ کشمیر اور بیگم عابدہ حسین کا موقف

ارشد احمد مغل مظفر آباد

امریکہ میں پاکستان کی نامزد سفیر عابدہ حسین شیعہ مذہب کی پیروکار ہے۔ کرنل ایاز خاں کی قیادت میں ایک پاکستانی وفد جو کہ مسئلہ کشمیر کو امریکی پارلیمنٹ میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ امریکہ روانہ ہوا جب پارلیمنٹ میں کرنل موصوف نے مسئلہ کشمیر پر بات کرنی چاہی تو پاکستانی سفیر عابدہ حسین نے کرنل ایاز خان کو یہ کہتے ہوئے باہر نکال دیا "کشمیر کا مسئلہ بھارت کا اندرونی تنازعہ ہے۔ اس میں پاکستان کو مت ملوث کرو" اس توہین آمیز رویہ پر ایاز خاں بہت دل برداشتہ ہوئے۔ انہوں نے واپس پاکستان کو عابدہ بیگم کے اس ناروا سلوک سے نہ صرف ملک کے صدر اور وزیراعظم کو آگاہ کیا بلکہ اہم شخصیات کو بھی اس معاملے کے متعلق باخبر کیا۔ اس پر ریڈیو اور اخبارات میں کافی احتجاج بھی ہوا۔ سفیر جو کہ ایک ملک و قوم کا سرمایہ اور بازو تصور کیا جاتا ہے۔ اپنے ملک کے عوام کے ساتھ اس کا یہ ناروا سلوک اور مسئلہ کشمیر پر غلط پالیسی نہ صرف پاکستانیوں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کشمیر کو پاکستان اپنی شہ رگ سمجھتا ہے۔ بھارت کشمیریوں کے حق میں خود ارادیت کو گزشتہ چالیس سالوں سے نہیں مانتا خود نہرو نے یہ کہا تھا کہ "کشمیریوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ رہیں یا ہندوستان کے ساتھ"

شیعہ عابدہ حسین کا یہ موقف پاکستانی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ عابدہ حسین نے کروڑوں کشمیری حریت پسندوں کے زخموں پر نمک چھڑکا ہے۔ کے حالیہ رویہ سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ پاکستان کی نہیں بلکہ بھارت کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ بیگم عابدہ حسین کا کشمیر پالیسی کے خلاف یہ انداز یقیناً رافضیت کی راہ ہموار کرنے کے مترادف ہے۔

"آل انڈیا ریڈیو" کے ایک نشریے میں درج ذیل الفاظ سے بیگم عابدہ حسین کی کھلم کھلا حمایت کی گئی ہے۔ "اگر پاکستان عابدہ حسین کو امریکہ سے واپس بلا لے تو یہ سفارتی اصولوں کے خلاف ہوگا"

قارئین کرام آپ خود غور کریں کہ بھارت جو کبھی پاکستان خیر خواہ نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس کا ایک پاکستانی سفیر کی علی الاعلان ریڈیو اور اخبارات میں حمایت کرنا۔ یقیناً ارباب حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

## ظلم کی رات کب تک؟

(عنایت اللہ لودھرے والی) گزشتہ ماہ رحیم یار خاں شہر کے نزدیک راجن پور ابڑاں کے علاقے میں ایک شیعہ نے صحابہؓ پر تبرا کیا تو ایک سنی نوجوان لطیف شاہ نے اس کو ڈانٹ ڈپٹ کی دونوں دست گریباں ہوئے اور فائرنگ تک نوبت آئی راجن پور میں سو فیصد آبادی مسلمان ہے۔ اس کے باوجود شیعہ نے امام بارہ بنایا ہوا ہے تو بہرحال شیعہ سنی چپقلش پیدا ہوئی اور شیعوں کا علم نوجوانوں نے پھاڑ کر جلا دیا اور کہا یہاں جب آبادی ہماری ہے تو یہاں اب ایمان بکاؤ نہیں رہے گا تو شیعوں نے دوبارہ علم لگانے کی ناکام کوشش کی اور دہشت گردی کے لئے دوسرے علاقوں سے اپنے لوگوں کو بلانے کا اعلان کر دیا۔ ان کے عزائم خطرناک تھے ان کے پروگرام میں سنیوں پر حملہ کرنا، سنیوں مکانوں کو لوٹنا شامل تھا۔ ٹریکٹر ٹرالیوں اور ویگنوں موٹر سائیکلوں پر تقریباً ۵۰۰ نفری جمع ہو کر اسلحہ لہراتے ہوئے نعرے لگاتے ہوئے راجن پور پہنچے۔ قبل ازیں بھی ضلع رحیم یار خاں سپاہ صحابہؓ کے صدر جناب ملک محمد اسحاق صاحب نے ایس پی ڈی ایس پی اور پولیس کے ذمہ داران کو آگاہ کیا تھا کہ شیعہ راجن پور میں فساد کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا انتظام کیا جائے لیکن پولیس کی غفلت کی بناء پر شیعہ راجن پور پہنچے فائرنگ شروع کی اور للکارا کہ یہ واحدی دشمنی کی فوج ہے بھاگنے والی نہیں تو ادھر سے ایک لڑکے نے آواز دی کہ یہ صحابہؓ کی فوج ہے دونوں اطراف سے فائرنگ شروع ہوئی تو شیعہ بھاگنے شروع ہو گئے۔ کئی جوتیاں چھوڑ کر اسلحہ پھینکتے ہوئے بھاگے اور گاڑیاں وہاں کھڑی رہیں تو کسی جوان نے بیکار گاڑیوں کو آگ لگا دی یا فائرنگ سے گاڑیوں کو نقصان پہنچا جن میں ۴ ٹریکٹر ۳ ویگن ۷ موٹر سائیکل جل گئے یاد رہے کہ ۳ ماہ قبل ان ہی لوگوں ملک اسحاق صاحب کی گاڑی کو آگ لگائی تھی فائرنگ سے کچھ لوگ دونوں طرف سے زخمی بھی ہوئے ایک شیعہ نمبردار نے بھی اہلسنت پر فائرنگ کی جس سے ۲ نوجوان زخمی ہوئے اور اب تقریباً ۲ ہفتہ بعد شیعوں کو ایک لاش ملی پتہ نہیں کہاں سے تلاش کر لائے ہیں اور سپاہ صحابہؓ کے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں ادھر انتظامیہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے انتظامیہ کی بے حسی کا عالم یہ کہ جب پہلے مطلع کیا تو کوئی کارروائی نہیں کی اور سپاہ صحابہؓ کے ۸۳ کارکن گرفتار کر کے مختلف مقدمات بنا کر جیل میں بند کر دیا گیا اور سپاہ صحابہؓ نے احتجاجی جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ جس میں مولانا ضیاء الرحمن فاروقی صاحب تشریف لانے والے تھے لیکن انتظامیہ نے عقل کے ناخن لئے اور سپاہ صحابہ کے ۸۳ کارکنوں کی ضمانتیں لے لی۔ اب وہ لاش جس پر گولی کا کوئی نشان نہ ہے اس کے بدلے سپاہ صحابہ کے کارکنوں پر ۳۰۲ کا مقدمہ درج کر دیا گیا ہے ایک ساتھی پہلے ہی گرفتار ہے بقیہ سات آدمی جن میں سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما اسحاق صاحب کے بڑے بھائی شامل ہیں۔ انہیں قتل کے مقدمہ میں ناجائز ملوث کیا جا رہا ہے۔ ہمارا اکائی تعداد میں لائسنس شدہ اسلحہ پکڑا ہوا ہے اور کارکنوں کو ناجائز مقدمات میں ملوث کیا جا رہا ہے تمام اہل اسلام سے دعا کی التجا ہے کہ اللہ پاک ہمیں اور ہماری ساتھیوں کو ثابت قدم رکھے یہ مقدمات بلبلیں ہتھکڑیاں سپاہ صحابہؓ کا راستہ نہیں روک سکتیں انتظامیہ کو چاہئے کہ اپنی روش کو بدلے بڑھتی ہوئی شیعہ جارحیت کو روکے اور رحیم یار خاں کو جھنگ اور پشاور نہ بنائے سپاہ صحابہؓ کی طرف سے آج تک کبھی بھی کسی پر حملہ نہیں ہوا جب بھی کوئی ایسا معاملہ ہوا ہے تو ہمیشہ سپاہ صحابہ نے دفاعی لائن اختیار کی ہے۔ K

## شیعہ خاندان نے توبہ کرلی

محمود الحق گجر علی پور چٹھہ

سپاہ صحابہؓ علی پور چٹھہ کے ساتھیوں کو اطلاع ملی کہ قریبی گاؤں "ڈرگاں والا" کا رہنے والا ایک لڑکا ناصر عباس جو کہ عنایت حسین شیرازی (شیعہ) کے پاس علی پور چٹھہ میں ٹیوشن پڑھنے آتا ہے۔ کی ڈائری پر (نعوذ باللہ) ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ کافر اور عثمانؓ لعنت اللہ جیسے الفاظ تحریر ہیں۔ ساتھیوں نے پروگرام کے مطابق موقع ملنے پر اس لڑکے کو بمعہ ڈائری پکڑ لیا اور مدرسہ الزارالاسلام لے آئے۔ دیکھنے پر معلوم ہوا

ہے کہ واقعی ڈائری پر یہ الفاظ موجود ہیں۔ مکمل تفتیش کے بعد قریبی تھانہ علی پور چٹھہ میں اطلاع دی گئی۔ انسپکٹر تھانہ جناب امجد علی نارز صاحب نے دو ملازمین کو بھیجا جو کہ مجرم کو ساتھ تھانہ لے گئے اور حوالات میں بند کر دیا تقریباً ۱۲ روز تک مجرم حوالات میں بند رہا اس عرصہ میں سپاہ صحابہ کے قائدین نے مذکورہ لڑکے کے گھر والوں کو اصحاب رسول کی عظمت و تقدس اور فضائل و مناقب بیان کئے اور شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد سے انہیں آگاہ کیا تو وہ لوگ شیعہ مذہب کی خرافات سن کر غم و غصہ دنگ رہ گئے ان لوگوں کو مولانا حق نواز شہید و مولانا فاروقی کی کیسٹیں سننے کے لئے مہیا کی گئیں انہوں نے اپنے خاندان کے تمام افراد کو اکٹھا کرکے اسلام اور اصحاب رسول کی حقانیت سے جانچے ہیں سے ان کو آگاہ تو پورے خاندان نے شیعہ مذہب سے توبہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چونکہ ہدایت ان کے مقدر میں لکھی جا چکی تھی۔ لہٰذا انہوں نے عوام کے ایک بڑے اجتماع میں حکیم عبداللطیف صدر سپاہ صحابہ علی پور چٹھہ کے ہاتھ شیعہ مذہب سے تائب ہو کر صحیح معنوں میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

احمد دین خیال ضلع قصور

## توہین عدالت کب تک؟

جب بھٹو کو پھانسی ہوئی تھی تو پاکستانی عدالت کے فیصلے کا مذاق اڑایا گیا تھا اور بداعتمادی اور ناگواری کا اظہار کیا گیا تھا بعد میں ایرانی وزیر خارجہ اکبر ولایتی نے بھی جنرل فضل حق کی ضمانت ہونے پر پاکستانی عدالت کے فیصلے پر ناگواری کا اظہار کیا تھا۔

بعد میں بے نظیر کی قیادت میں لاہور ہائی کورٹ کے احاطہ اور کمروں میں غنڈہ گردی اور ہلڑ بازی کی گئی تھی۔ ضروری اور لازمی فائلوں کو آگ لگا دی گئی تھی فرنیچر کی توڑ پھوڑ کی گئی تھی۔

پھر شیعہ تنظیم ٹی' ایس' او نے وفاقی سیکرٹریٹ اسلام آباد پر ہلہ بول دیا عمومی توڑ پھوڑ کے علاوہ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین کے کمروں کا فرنیچر توڑ دیا۔ لیکن تمام ملزمان کو فوراً رہا کر دیا گیا زرداری کیس کی سماعت کرنے والے جج جناب نبی بخش جونیجو کو سرعام دن دیہاڑے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔

اب تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پشاور میں اہل سنت کے قتل عام کے بعد جب حکومت کی طرف سے ایک جج کی سربراہی میں ایک ٹریبونل مقرر کیا گیا ہے کہ تحقیقات کرکے مجرمان کا پتہ چلایا جائے شیعہ رہنما اور ساجد نقوی نے خود بھی مطالبہ کیا تھا لیکن جب جج مقرر کر دیا گیا تو ساجد نقوی نے اس کمیشن کا بائیکاٹ کر دیا ہے اور جسارت کی کہ ہمیں اس کمیشن سے انصاف کی امید نہیں ہے۔

کیا حکومت اور عدالتیں اتنی بے بس اور کمزور ہیں کہ ان کے فیصلوں پر سرعام ناگواری کی جائے کیا شیعہ کو پاکستانی عدالتوں پر اعتبار اور انصاف کی توقع نہیں

## وقت کی آواز

**جبران حیدر خانیوال**

تقریباً نصف صدی قبل کی بات ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمان ایک علیحدہ وطن کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ پھر آخر کار ان کی کاوشیں رنگ لائیں اور پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ مسلمان بہت خوش ہوئے کہ ایک ایسا خطہ نصیب ہوا جس میں حقیقی اسلامی روایات کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع مل سکے گا۔ لیکن بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ محض ان کی خوش فہمی اور خام خیالی تھی۔

قیام پاکستان کو تقریباً ۴۵ سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن آج تک لا الہ کے نعروں کی عملی تفسیر نظر نہیں آ سکی۔ یہاں ہمیشہ غیر اسلامی' سیکولر ذہن کے نام نہاد ترقی پسند حکمران اسلامی قوانین کی دھجیاں اڑاتے رہے۔ وڈیرے' جاگیردار اور سرمایہ دار اور حکمران غریبوں' مزدوروں' کسانوں اور ہاریوں کا خون چوستے رہے۔ سیکڑوں مربعوں کے مالک روٹی' کپڑا' مکان کا حسین اور دلفریب نعرہ لگا کر اقتدار کی کرسی سے چمٹے. اور اقتدار میں آتے ہی یہ چیزیں عوام سے چھین لیں اس طرح کوئی اسلام کے تحفظ کا نعرہ لگا کر آیا۔ لیکن حقیقی اسلام کے نفاذ میں ناکام رہا۔ گزشتہ عرصہ میں کوئی ایک بھی ایسا دور نہیں۔ جسکو مثالی قرار دیا جا سکے۔ ہمارے علاوہ غریب مزدور عوام کو ہر دور میں آزمایا جاتا رہا ہے۔ شروع سے ہی سامراجی قوتیں ان کا استحصال کرتی رہی ہیں۔ سامراج اپنی بھیانک شکلوں میں کبھی کیمونزم کی شکل میں اور کبھی امریکی لسانیت اور فاشزم کی شکل میں پاکستان کے عوام پر مسلط رہا ہے اور اگر ہم لوگ اسی طرح اپنے مذہب اور ملک کے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے رہے تو شاید خدا نہ کرے ظلم کی یہ سیاہ اور تاریک رات کبھی بھی ختم نہ ہو سکے آج سے چند سال قبل یہ کہا جا سکتا تھا۔ لیکن اب نہیں۔ کیونکہ اب خداوند رحیم و کریم نے جھنگ کی سرزمین پر حق کو نوازنے کے لئے حضرت مولانا قائد حق نواز شہیدؒ کو پیدا فرمایا اور سپاہ صحابہؓ کا قیام عمل میں آیا۔

سپاہ صحابہؓ ایک تحریک بن کر اٹھی ہے۔ وطن کے سچے اور درد مند دل رکھنے والے مسلمانوں کی جو کہ شروع سے ہی نظام خلافت راشدہ کی راہ تک رہے تھے۔ جو چاہتے تھے وطن عزیز میں لینن' مارکس' ریگن یا ایسے ہی کسی سامراجی پٹھو کے نظام کی بجائے درحقیقت نظام محمدیؐ آئے۔ صدیقؓ و فاروقؓ جیسا نظام سلطنت آئے۔ سپاہ صحابہؓ ملک پاکستان کے ان کروڑوں غریبوں' مزدوروں' کسانوں' ہاریوں' خوانچہ فروشوں' ریڑھی بانوں' محنت کشوں' مظلوموں' پسے ہوئے اور کچلے ہوئے طبقات کی آواز ہے جن کا خون چوس کر حکمران اپنا بینک بیلنس بڑھاتے رہے ہیں۔ سپاہ صحابہؓ مولانا ایثار القاسمی شہید کے مشن کی ترجمان ہے کہ MNA ہونے کے باوجود راتوں کو پہرہ دیا کرتے تھے۔ اس سے بھی عظیم مثال جب وہ شہید ہوئے تو ان کی جیب سے ایک روپیہ نکلا تھا جبکہ نہ کوئی بینک بیلنس اور نہ ہی ذاتی مکان تھا سپاہ صحابہؓ دراصل عمل پر یقین رکھتی ہے اس لئے وہ یہودیت کی نسل شیعہ کو جو کہ ناپاک ہیں اسلام کے پاکیزہ ماحول سے الگ کرکے اسلام کی پاکی کو بچانے کا مشن چلا رہی ہے۔

سپاہ صحابہؓ وقت کی آواز ہے۔ ہر آدمی کو چاہئے کہ وہ چاہے کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتا ہو نظام خلافت راشدہ کے لئے اس کا ساتھ دے۔ خصوصاً آج کا نوجوان جو کسی بھی قوم کا دست و بازو ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ باطل نظاموں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے صحابہؓ کی غلامی اختیار کریں۔ امی عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے کی حفاظت کے لئے میدان میں اتر آئیں۔ ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے خصوصاً طلبہ سے میری گزارش ہے کہ اپنے سکولوں' کالجز' یونیورسٹیز کے اندر سپاہ صحابہؓ کا کام کریں اور سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس لارڈ میکالے کے غیر اسلامی' غیر انسانی اور طبقاتی نظام تعلیم کے خاتمے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اس کا دست و بازو بنیں۔ آج کے بعد ہر سنی یہ عہد کرے کہ وہ صرف سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دیگا۔

## سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند نقوش

ماسٹر محمد عمر خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا (ایسا معلوم ہوتا) گویا آپ کے چہرہ انور میں آفتاب چل رہا ہے۔ جب آپ ہنستے تھے تو دیواروں پر چمک پڑتی تھی حضرت ام معبدؓ فرماتی ہیں آپ دور سے سب سے زیادہ جمیل اور نزدیک سے سب سے زیادہ شیریں اور حسین تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کوئی مشک اور خوشبو دار چیز حضورؐ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھی اگر کوئی شخص آپ سے مصافحہ کرتا تھا تو اس کے ہاتھ میں مصافحہ کی وجہ سے تمام دن خوشبو آتی رہتی اور آپ نے جس بچے کے سر پر بطور شفقت ہاتھ پھیر دیا تو وہ خوشبو کے سبب دوسرے بچوں سے پہچانا جاتا تھا اور بعض کتب سیر میں ہے جس بچے کے سر پر ہاتھ پھیر دیا جاتا۔ وہ سات [illegible] ان کے سروں سے خوشبو کی مہک سونگھی جاتی [illegible] کے پسینہ میں اس قدر خوشبو تھی اس کا کوئی عطر [illegible] مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت انسؓ کی والدہ ایک شیشی [illegible] کر آپ کے پسینہ مبارک کو جمع کرنے لگیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ پوچھی تو عرض کیا ہم اس پسینہ کو دوسرے عطر میں ملا دیں گے وہ عطر اعلیٰ درجہ کا خوشبو دار ہو جائے گا۔ [illegible] ہم شادی بیاہ میں دلہن اور دولہا کے [illegible] استعمال کرتے ہیں۔

امام بخاری نے تاریخ کبیر میں حضرت جابر سے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس گلی میں سے گزر جاتے تھے تو ہم خوشبو سے پہچان لیتے تھے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی پیٹھ پیچھے اونٹنی پر سوار کیا تو آپ کی پشت مبارک میں مہر نبوت سے خوشبو کی لپٹ آ رہی تھی۔ ابوبکر بن سابق مالکی اور ابو نصر نقل کرتے ہیں یوم احد میں آپ کے زخم سے خون نکلا تو مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے آپ کے خون کو چوس لیا آپ نے فرمایا مالک کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔

آپ کی قوت اور شجاعت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں خطرناک جنگ کے وقت ہم بڑے بڑے بہادر حضورؐ کی پناہ لیا کرتے تھے ایک دفعہ عرب کا مشہور پہلوان رکانہ کشتی کے لئے آیا آپ نے اسے کشتی میں گرا دیا وہ دوسری پھر تیسری مرتبہ مقابل ہوا آپ نے اسے ہر بار پچھاڑ دیا۔ آپ اس قدر تیز چلتے تھے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ایسے معلوم ہوتا تھا آپ کے قدموں کے آگے زمین لپٹتی چلی جا رہی ہو۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں آپ عطا کرنے میں بارش خیر سے بھی زیادہ فیاض تھے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ عادت حیا کی وجہ سے کسی شخص پر آنکھوں میں آنکھیں نہیں ڈالتے تھے جو شخص آپ کی دعوت کرتا آپ اس کی دعوت بوجہ شفقت و دلداری قبول فرما لیتے تھے مریضوں کی عیادت کرتے کوئی شخص آپ پر زیادتی کرتا یا آپ کا نقصان کرتا اور پھر معذرت کرنے لگتا تو بسبب شفقت آپ اس کی معذرت فوراً قبول کر لیتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ہر ملنے والے سے خوش مزاجی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اپنے کپڑوں پر پیوند خود لگا لیتے پاپوش مبارک کو خود گانٹھ لیتے اپنے گھر والوں کا کام خود کر دیتے اور گھر میں جھاڑو دے لیا کرتے تھے غریبوں کے ساتھ کھانا کھا لیا کرتے آپ کی سچائی اور صداقت و امانت کی وجہ سے دشمن بھی تعریف کرتے ہوئے صادق اور امین سے پکارتا تھا جنگ بدر میں اخنس بن شریق نے ابوجہل سے پوچھا کہ یہاں تو آپ کے سوا کوئی موجود نہیں کہ ہماری کوئی بات سن لے مجھ کو یہ بتا کہ محمدؐ سچے ہیں یا جھوٹے؟ تو ابوجہل نے کہا واللہ! محمدؐ سچے ہیں محمدؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ آپ کا چہرہ انور اتنے قدر خوبصورت تھا کہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا آپ کی ذات اقدس و اطہر گوناگوں برکات کی موجب تھی حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جنگ حدیبیہ میں لوگ پیاسے تھے جانور پیاس کی [illegible] سے نڈھال تھے صحابہؓ نے پیاس کی شکایت کی آپ نے وضو فرمانے کے لئے پانی مانگا تو تمام لشکر سے پانی قطرہ قطرہ اکٹھا کر کے پیالے میں ڈالا انگلی مبارک پیالے میں ڈال کر صحابہ کرامؓ کو حکم فرمایا پیالے میں سے پانی بھرنا شروع کرو انگلیوں مبارک سے فوارے کی طرح پانی ابلنے لگا سو ہم نے پانی پیا اونٹوں کو پلایا مشکوں کو بھرا حضرت جابر فرماتے ہیں اس وقت ہم پندرہ سو تھے مگر پانی اس قدر ابل رہا تھا اگر ایک لاکھ آدمی ہوتا تو پھر بھی پانی کفایت ہو جاتا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں آپ کے اخلاق کا یہ عالم تھا لوگ آپ کے پاس طالب ہو کر آتے تو آپ ان کو کچھ نہ کچھ کھلا پلا کر واپس کرتے تھے۔ K

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا آپ اپنی ذات میں شان کے لحاظ سے عظیم تھے آپ کا چہرہ انور چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا آپ کی ہتھیلیاں اتنی نرم تھیں کہ اس کا مقابلہ دنیا کی کوئی ریشم بھی نہیں کر سکتی آپ جب کلام فرماتے تو اوپر کے دو دانتوں کے درمیان ذرا ذرا ریخیں تھیں تو ان سے نور نکلتا تھا آپ کی گردن مبارک ایسی سفید تھی جیسی صفائی میں چاندی ہو آپ جب چلتے تو نگاہیں نیچی کر کے چلتے ایسے معلوم ہوتا جیسے گہرائی کی طرف جا رہے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں مسلم شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انا سید المرسلین ولا فخر میں تمام انبیا کا سردار ہوں اس میں فخر نہیں کرتا

## بقیہ: امیر عزیمت نے فرمایا:

جب بے نظیر برسراقتدار آئی تو خمینی کی بیٹی پاکستان آکر اعلان کرتی ہے کہ بے نظیر کے وزیراعظم بننے پر ایران میں گھی کے چراغ جلائے گئے اور ایران خوش ہے امیر عزیمت نے کہا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ضیاء الحق امریکہ کا ساتھی تھا تو بے نظیر امریکہ کی ساتھی نہیں ہے بلکہ بے نظیر نے تو افغان مجاہدین کی مدد کو کم اور انکی قوت کو کمزور کیا ہے ایران ضیاء الحق کو اس لئے تسلیم نہیں کرتا تھا اور بے نظیر کو اس لئے تسلیم کر رہا ہے کہ وہ نصرت بھٹو کی بیٹی ہے جو ایرانی ہے شیعہ ہے اور ایرانی قوم ایک متعصب نسل پرست قوم ہے یہ دلیل اس بات کی۔ کہ شیعہ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی سنی کو برداشت نہیں کرتا اور جب صحافیوں نے خمینی کی بیٹی سے پوچھا کہ اسلام میں تو عورت کی سربراہی غیر شرعی ہے اور ہادی عالم اور صحابہ کرامؓ کے دور میں ایسی کوئی مثال سامنے نہیں ہے تو خمینی کی بیٹی نے اس کا یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا دور جہالت کا دور تھا یہ دور تعلیم یافتہ ہے ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ پیغمبر کی صحابیات کو دور جہالت کہنا اور بے نظیر کے دور کو تعلیم یافتہ دور کہنے والا مسلم ہے یا غیر مسلم میں نہیں کہتا آپ ہی فیصلہ کریں۔ K

Scanned by CamScanner

# امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہید نے فرمایا

# تقادیر کے اقتباسات

علامہ حق نواز جھنگوی شہید نے فرمایا

بے نظیر کے وزیر اعظم بننے پر ایران میں گھی کے چراغ جلائے گئے

سپاہ صحابہؓ کے عزیز اور جیالے غیور سنی نوجوانو۔ آج کا یہ عظیم الشان اجتماع جو انتہائی شارٹ نوٹس پر یہاں جمع ہوا ہے اس کی وجہ گزشتہ رات شیعوں کا وہ جارحانہ عمل ہے جو انہوں نے مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر قاتلانہ حملے کی صورت میں کیا۔ صرف جھنگ ہی نہیں بلکہ پاکستان کا ہر سنی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہو چکا ہے کہ تقریباً پندرہ سال سے میں شیعہ فرقہ کے خلاف سرگرم عمل ہوں اور عرصہ چار سال سے اہل سنت کے نوجوانوں کی منظم تنظیم سپاہ صحابہؓ کے نام سے کراچی سے پارا چنار تک شیعوں کے کفریہ عقائد کو سنی عوام پر واضح کرنے میں سرگرم عمل نظر آتی ہے۔ شیعوں کے خلاف یہ آواز حق ہم نے سوچ سمجھ کر بلند کی تھی اور آج بھی سوچ سمجھ کر بلند کر رہے ہیں اور انشاء اللہ جب تک زندگی ہے ہم یہ آواز سوچ سمجھ کر بلند کرتے رہیں گے۔ میں یہ بات ضروری سمجھتا ہوں اور اپنے رب العزت پر بھروسہ کرکے کہنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اگر ایسا ہو گیا تو رب العزت میرے ان الفاظ کو شرف قبولیت سے نواز دیں گے۔ وہ الفاظ یہ تھے کہ اگر خدانخواستہ شیعوں نے اپنے مذموم عزائم کے ساتھ مجھے قتل کر دیا تو میرا لہو پاکستان کی دھرتی پر شیعہ فرقے کی غیر مسلم اقلیت بننے کا سبب بن جائے گا۔ یہ سودا میرے لئے مہنگا نہیں ہے موت ایک حقیقت ہے اور اس نے ضرور آنا ہے اور اپنے وقت پر آنا ہے اور اس موت کو لانے والا صرف ایک ہے کئی نہیں ہیں اور یہ وہ عقیدہ ہے جو ہر مسلمان کے دل میں گھر کئے ہوئے ہیں گزشتہ محرم الحرام چنیوٹ میں شیعوں نے اپنے تعزیے کو خود آگ لگائی اور میری جماعت سپاہ صحابہ کے تین کارکنوں کے نام بے گناہ ملوث کئے۔ ۲۲ دن تک وہ بے گناہ کارکن اندر رہے ہم نے احتجاج کیا زبانی۔ اسٹیج پر نہیں لائے گفتگو کی ایک سپاہی سے لیکر ڈی آئی جی تک اس بات کو تسلیم کرتا تھا۔ کہ یہ آدمی بے گناہ ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہ کسی طرح محرم امن سے گزر جائے لیکن حیرت کی انتہا ہے یا یوں کہیں کہ ہماری مظلومیت کی انتہا ہے محرم الحرام۔ امن سے گزارنے کے لئے ہمیں بغیر کسی جرم کے جیل میں رکھنا لازمی ہے؟

شیعو! جھنگ میں اہل سنت کی ایک ایک دکان سے تمہارے لئے پانی پینا بند کرا دوں گا اور جھنگ کی زمین تمہارے لئے تنگ ہو جائے گی اور اگر مجھے مرنا ہے تو شیعت کا بیج مٹا کر مرنا ہے اور اگر میں زندہ رہا تو تم ساتویں اور دسویں محرم کا جلوس نکال کر دکھا دینا اور اب تمہاری اور میری جنگ اسی میدان میں ہوگی۔ اب یا مٹ جائیں گے یا مٹا دیں گے۔ الیکشن کے دنوں میں عابدہ حسین کے کہنے پر مجھ پر اغواء کا مقدمہ درج کیا گیا جو خارج ہو چکا ہے جو بے بنیاد ہے میں اس پر دلی کے خلاف ہرجہ کی کارروائی کر سکتا تھا۔ لیکن نہیں کی اور فضا کو پر امن رکھا سیاسی طور پر بھی شیعت مجھ کو خطرہ سمجھتی ہے اور مذہبی طور پر بھی مجھے خطرناک حد تک خطرہ تصور کرتی ہے لیکن اگر میں زندہ رہا تو خطرہ بن کر رہوں گا نہیں رہا تو نہیں رہا اور میری جھنگ کی سنی غیور قوم اس حقیقت سے واقف ہے بے سرو سامانی کے عالم میں۔ میں نے شاہ جیونہ کے خاندان کی فرعونیت کو للکارا ہے اور آج الحمد للہ اس پوزیشن میں ہوں کہ آئندہ آسانی کے ساتھ مقابلے میں آنے کی کوئی جرات نہیں کر سکتا۔ اس لئے آج یہ لوگ میری جان سے کھیلنا چاہتے ہیں۔ چنیوٹ کے شیعوں نے اپنے تعزیے کو آگ لگا کر نواز شریف سے ایک ہزار روپیہ وصول کیا ہے اور ۲۲ دن ہمارے آدمی بے گناہ اندر رکھے ہیں۔ شیعہ مکمل جارحیت پر اتر چکا ہے۔ شہید (علامہ) احسان الٰہی ظہیر کا قاتل تھا اور ہے میں آج اس نمائندہ ہزاروں کے اجتماع میں اعلان کر رہا ہوں۔ کہ اگر کل کو مجھے قتل کر دیا جائے تو میرا قاتل ساجد علی نقوی ہوگا میرا قاتل صاحبزادہ ظفر عباس ہوگا۔ میرا قاتل شیعوں کا ایک ذاکر غلام حسین نجفی ہوگا میری قاتل عابدہ حسین ہوگی۔ اگر کل کو میرے ساتھ کچھ ہوتا ہے تو میرے یہی قاتل ہیں ان کے سوا کسی کے پاس میرا قاتل تلاش نہیں کرنا اور اگر مجھے قتل کر دیا گیا تو میرا لہو پاکستان میں سنی تحریک کو جنم دے گا اور یہ تحریک شیعوں کو پاکستان کے آئین میں غیر مسلم قرار دلوا کر دم لے گی انشاء اللہ مجھے آج سے دو ہفتہ قبل ایک سرکاری افسر نے بتایا تھا کہ اب ایک میٹنگ ہوئی ہے جس میں مولوی غلام عباس موجود ہے اور جس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ اچانک حملہ کر دو نامعلوم افراد کے طور پر جان چھوٹ جائے گی۔ اس نے مجھے مطلع کیا ہے۔ کہ اگر کچھ ہوتا ہے تو اس میں یہ ذاکر ملوث ہوگا۔ اپنے قتل کے سلسلے میں اس نے کچھ اور بھی قاتل ملوث کئے ہیں۔ جن میں امیر حسین ایم این اے اور اس کا بھائی شامل ہے جس نے یہ تقریر کی ہے کہ گولیاں ہماری ہوں گی اور سینہ حق نواز جھنگوی کا ہوگا ہم نے ان کی یہ تقاریر چنیوٹ کے ڈپٹی کمشنر کو دے دی ہیں لیکن اس کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ میں نے دلائل کی بنیاد پر ان مجرموں کے نام لے دیئے ہیں۔ کہ یہی لوگ اس جرم کا ارتکاب کرنے والے ہیں سامعین عابدہ حسین کو اپنا سورج غروب ہوتا نظر آتا ہے تو وہ چیختی و چلاتی ہے کہ میرے کام نہیں ہوتے لندن میں بیٹھ کر کام نہیں کئے جاتے جھنگ میں بیٹھ کر کام کئے جاتے ہیں۔ اسے اپنی سیاسی شکست کا سایہ مستقبل میں نظر آ رہی ہے اس لئے وہ سازشوں کی پشت پناہی کرتی ہے شاہ جیونہ کا جاگیردار اپنے غرور کا سورج ڈوبتا دیکھتا ہے تو وہ سازشوں کی پشت پناہی کر رہا ہے جب ایران کے آئین میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ایران کے صدر اور وزیر اعظم کا شیعہ ہونا لازمی ہے اور کوئی مسلمان ایران کا صدر نہیں بن سکتا۔ ایران کے دستور میں ایران کا سرکاری مذہب شیعہ اثنا عشری لکھا ہوا ہے اگر ایران میں سنی وزیر اعظم نہیں بن سکتا۔ تو پھر پاکستان میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں ننگا ڈانس کرنے والی اوباش لڑکی ایرانی نسل شیعہ (بے نظیر) بھی برسر اقتدار نہیں رہ سکتی۔ ضیاء الحق گیارہ سال پاکستان کے حکمران رہے لیکن ایران نے ایک دن بھی ضیاء الحق کو تسلیم نہیں کیا خمینی ضیاء الحق کے بجائے ضیاء باطل امت کہتا رہا ہے۔ ایک دن بھی اس کو نہیں مانا یہ امریکہ کا ایجنٹ ہے وغیرہ کے نعرے لگتے رہے اور

(باقی صفحہ ۳ پر)

# جمعیت علماء اسلام کی حکومت آگئی تو شیعہ کو غیر مسلم کی حیثیت سے رہنا ہوگا

جمعیت علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کے
سیکرٹری جنرل مولانا نواز فاروقی
انٹرویو نگار۔ خالد عمران

دریائے سندھ کے کنارے صوبہ سرحد کا مردم خیز علاقہ ڈیرہ اسماعیل خاں آباد ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خاں کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہاں سے ہر دینی تحریک کو جلا ملی ہے۔ ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خاں پر جامعہ عثمانیہ کے نام سے ایک دینی درسگاہ قائم ہے جہاں ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے طلباء قرآن و حدیث کا علم حاصل کرتے ہیں اس مدرسے کے درجہ کتب کے ایک استاد مولانا قاری نواز فاروقی صاحب ہیں جنہوں نے ابتدائی تعلیم ڈیرہ اسماعیل خاں میں حاصل کی پھر لاہور جامعہ اشرفیہ میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد دارالقراء ماڈل ٹاؤن لاہور سے قرآن کورس مکمل کیا۔ مولانا نواز فاروقی نے ۱۰ سال تک

**اس وقت ڈیرہ اسماعیل کی سب سے فعال مذہبی قوت سپاہ صحابہ ہے**

نجم المدارس کلاچی میں بطور مدرس خدمات سرانجام دیں اور اب گزشتہ ۱۸ سال سے جامعہ عثمانیہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں مولانا موصوف تحریک ختم نبوت۔ تحریک نظام مصطفیٰ اور ایم آر ڈی کی تحریک میں مجموعی طور پر ڈیڑھ تقریباً سال کا عرصہ پابند سلاسل رہے۔ تقریباً سات سال سے دفاع ناموس صحابہؓ کے لئے متحرک ہیں اور عرصہ بارہ سال سے ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ انہوں نے اپنی مقامی جماعت مجاہد فورس کو مولانا حق نواز شہید کی خواہش پر سپاہ صحابہؓ میں ضم کر دیا تھا۔ قاری نواز فاروقی صاحب جامع مسجد ملی میں خطیب ہیں سپاہ صحابہؓ کے مرکزی انتخابات کے موقع پر موصوف کو مرکزی نائب صدر بلا مقابلہ منتخب کر لیا گیا۔ گزشتہ دنوں مرکزی خازن سپاہ صحابہؓ شیخ محمد اشفاق کی معیت میں ڈیرہ اسماعیل خاں جانا ہوا تو مولانا موصوف سے تفصیلی ملاقات ہوئی جو من و عن آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

ہمارے ضلع میں سپاہ صحابہؓ کے چودہ یونٹ باقاعدہ کام کرتے ہیں اور اس وقت ڈیرہ اسماعیل خاں کی

**1979ء میں ایران انقلاب کے بعد شیعہ جارحیت پر اتر آیا ہے**

سب سے فعال اور منظم مذہبی قوت سپاہ صحابہؓ ہے۔ ضلع بھر میں ہمارے کارکنوں پر مختلف کے مواقع پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ حسن علی کاظمی صدر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں پر خود ساختہ قاتلانہ حملے میں ہمارے ساتھیوں کو ملزم ٹھہرایا گیا لیکن تفتیش کے دوران تمام ساتھی بے گناہ ثابت ہو گئے حسن علی کاظمی نے قومی اسمبلی کے انتخاب میں بھی حصہ لیا تھا اور شکست کھائی تھی اس پر شبہ ہے کہ یہ شخص مولانا حق نواز کے قتل کی سازش میں ملوث تھا اور اب وہ ملک چھوڑ کر جا چکا ہے گزشتہ دنوں ہمارے علاقے میں ۵ بم دھماکے ہوئے جن میں سے ۳ امام باڑوں اور ایک ہماری مسجد پر ہوا شیعہ کے امام باڑے پر جو دھماکے ہوئے ان کے الزامات میں ہمارے ساتھی گرفتار ہوئے جن میں سے کچھ تفتیش میں بے گناہ ہو چکے ہیں اور جو زیر تفتیش ہیں وہ بھی انشاء اللہ بے گناہ ثابت ہوں گے جبکہ ہماری مسجد پر جو دھماکہ ہوا اس میں ہمارا ایک ساتھی منیر احمد شہید ہوا مگر اس واقعہ کا انتظامیہ نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔

مولانا نواز فاروقی نے ڈیرہ میں شیعہ سنی مسئلہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے یہاں یہ مسئلہ قدیم ہے ۱۹۳۶ء کے شروع سے ۱۹۷۵ء میں ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت شیعہ کو روٹ اور لائسنس الاٹ ہوئے یہاں کے اہل تشیع کاروباری اور جاگیردار خاندان ہیں عقائد سے لاعلمی کی وجہ سے سنیوں میں ان کی رشتہ داریاں ہیں آغاز میں شیعہ تبرا نہیں کرتے تھے لیکن ۱۹۷۹ء کے ایرانی انقلاب کے بعد پورے ملک کی طرح یہاں بھی شیعہ جارحیت پر اتر آیا تبرا بازی شروع ہو گئی جس کے نتیجے میں حالات خراب ہوتے گئے یہاں تک کہ مسلسل تین سال تک تعزیے بازاروں سے نہیں گزرے ۱۹۸۸ء میں نئے معاہدے کے مطابق تبرا بازی نہ ہوئی اور جلوس نکلنے لگے اس معاہدے کے مطابق ۱۹۷۵ء کے معاہدے کے قائم " کے مطابق تعزیے نکلیں گے۔ سپاہ صحابہؓ کی کارکردگی بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد سے ڈیرہ اسماعیل خاں اور گردونواح جتنے تجاوزات یعنی شیعہ کے نئے پروگرام شروع ہوئے وہ سب بند ہوئے۔ مثلاً واہنڈہ سونپان۔ گلی حکیم حسن دین دین پور۔ مسجد گھیوں والی۔ کوٹ لال روشن۔ حامی مولا اور بیر آباد میں غیر قانونی جلوس اور ماتم

**مذہبی مطالبات منوانے کے لئے سیاسی قوت ہونا ضروری ہے**

بند ہو گئے ہیں اس طرح ڈیرہ اسماعیل خاں کے تین بڑے پروگرام بند ہوئے۔ قصبہ پہاڑ پور میں ایک محلہ کا نام معاویہ گر رکھ کر کتبے لگائے گئے تو جس کے نیچے سے ماتمی جلوس گزرنے کو تیار نہ تھا۔ انتظامیہ نے اصرار کیا کہ ان کتبوں کو اتارا جائے۔ لیکن سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں اور صدر مولانا قاسم نے انکار کر دیا۔ آخر کار جلوس وہیں سے گزرا ضلع کی سپاہ صحابہؓ منظم ہو رہی ہے۔ باقاعدگی سے ماہانہ اجلاس ہوتا ہے اور تمام ذیلی یونٹوں کو چیک کیا جاتا ہے اور انہیں دستور کے مطابق کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ ہر جمعہ اور ہفتہ کی رات کو درس اور تربیتی اجتماعات کئے جاتے ہیں ان اجتماعات میں ہر دفعہ نئے موضوع پر درس ہوتا ہے۔ جیسے رضوان مقام صحابہؓ صحابہؓ معیار حق ہیں۔ شیعہ کافر کیوں؟ اور شیعہ سے اصولی اختلاف کے موضوع پر بیان ہو چکے ہیں۔

قاری نواز فاروقی جو جمعیت علماء اسلام ڈیرہ

اسماعیل خاں کے ضلعی سیکرٹری ہیں نے کہا کہ ہمیں جمعیت علماء اسلام سے توقع ہے کہ وہ مضبوط سیاسی قوت ہونے کی حیثیت سے ہماری پشت پناہی کرے گی اور میرا یہ خیال ہے کہ مذہبی مطالبات منوانے کے لئے سیاسی قوت ہونا ضروری ہے جس کی مثال مسئلہ ختم نبوۃ ہے۔ مذہبی طور پر اس کی ابتداء امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کی لیکن مسئلہ سیاسی طور پر مفتی محمود نے حل کروایا اور یہی قائد شہید امیر عزیمت کا فرمان تھا کہ "جہاں قانون بنتا ہے وہاں خود پہنچو" اور ان لوگوں سے جنہیں دین کی ابجد بھی معلوم نہیں ان سے مطالبہ کرنا فضول ہے۔ خلافت راشدہ کا نظام وہی نافذ کر سکتے ہیں جو خلافت راشدہ کے نظام پر یقین رکھتے ہوں۔

**دو جماعتوں کا عہدہ رکھنے پر پابندی کو لوگ خواہ مخواہ اچھال رہے ہیں**

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ قرآن سوزی کے واقعہ پر تمام علماء نے ایک سٹیج پر کھڑے ہو کر آواز اٹھائی۔ دفعہ ۱۴۴ کو توڑتے ہوئے علماء سرحد نے مولانا ایوب جان بنوری کی قیادت میں سوئیکارنو چوک میں احتجاج کیا۔ اس موقع پر سپاہ صحابہؓ کا عظمت قرآن کانفرنس کا جلسہ ایک مستحسن اقدام تھا۔ جمعیت کے اندرونی اختلافات کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم مولانا سمیع الحق سے اتحاد کے بارے میں کبھی بھی مایوس نہیں ہوئے کیونکہ سیاست میں کوئی بات بھی حرف آخر نہیں۔ جماعت متحد ہو چکی ہے اور مولانا سمیع الحق کو حضرت

**ڈیرہ اسماعیل خان دو عہدوں والی پابندی سے مستثنیٰ ہے**

درخواستی کی قیادت میں واپس آجانا چاہئے۔ سپاہ صحابہؓ ایک خالص مذہبی تنظیم ہے اسے کسی ایک طرف جھکنے کی بجائے احترام اور کام کے اصول پر عمل پیرا رہنا چاہئے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مولانا حق نواز شہید کی قیادت سے ایک دن پہلے یہ طے ہوا کہ ۲۳ فروری جمعہ کو خانقاہ سراجیہ میں جمع ہو کر سپاہ صحابہؓ کے مستقبل کے بارے میں طے ہوا کہ اسے جمعیت علماء اسلام کے ساتھ کس انداز میں ملایا جائے۔ یہ میری مولانا حق نواز صاحب کے ساتھ آخری ملاقات تھی اور اسی موقع پر مولانا عبداللہ صاحب بھکر والے اور مولانا قاسم صاحب بھی موجود تھے جمعیت علماء اسلام کی شوریٰ نے دوسری جماعت کا عہدہ رکھنے پر جو پابندی لگائی تھی بعض لوگ اپنے مفادات کے لئے اسے اچھال رہے ہیں۔ یہ پابندی ایک انتظامی امر ہے بعض لوگ بہت سی جماعتوں کے عہدے لیکر کام کسی ایک کا بھی نہیں کرتے۔ اسلامی جمہوری محاذ کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ ہماری وقتی ضرورت ہے اور اگر کبھی جمعیت علماء اسلام کی حکومت آئی تو شیعہ کو اقلیت کی حیثیت سے رہنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیرہ اسماعیل خاں جمعیت علماء اسلام کا مرکز ہونے کی حیثیت سے دو عہدوں والی پابندی سے مستثنیٰ ہے۔

انہوں نے کارکنوں کو خصوصی پیغام میں کہا کہ حق نواز شہید کے مشن کو جاری رکھیں اور سیاسی ذہن کو مضبوط رکھیں اپنے جذبات پر قابو رکھ کر احترام اور کام کریں۔

---

## "خبر در خبر"

محمد اکبر اقبال بی۔ کام (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

نمبرا ۔ "مولانا مودودی کے رفیق ڈاکٹر سید اسعد گیلانی (مرحوم) ایک روشن خیال مسلمان تھے"

(ڈائریکٹر خانہ فرہنگ ایران لاہور)

کیونکہ وہ شیعہ کو کافر نہیں کہتے تھے

نمبر۲ ۔ "سپاہ صحابہؓ کے راہنما اور رکن قومی اسمبلی حافظ محمد اعظم طارق مدظلہ پر قاتلانہ حملہ" ایک خبر

شیعہ اور حکومت کی بوکھلاہٹ کا منہ بولتا ثبوت

نمبر۳ ۔ "کراچی میں دہشت گردوں کے لئے مخبری کرنے والے پولیس اہلکاروں کا سراغ مل گیا" (ایک خبر)

ان اہلکاروں کو تمغہ حسن کارکردگی دے دیا جائے

نمبر۴ ۔ "قرآن جلانے والا بینہ ملزم چنیوٹ میں گرفتار" (ایک خبر)

سپاہ صحابہؓ کے ملک گیر احتجاج کا نتیجہ

نمبر۵ ۔ "سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگانے کا دن نواز شریف حکومت کا آخری دن ہوگا۔"

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی مدظلہ

للکار ہے للکار ہے شیر کی للکار ہے

نمبر۶ ۔ "قرآن جلانے میں ملوث افراد کو سرعام تختہ دار پہ لٹکایا جائے۔"

(تحریک خلافت جعفریہ)

خود ہی قرآن جلایا۔ خود ہی سزا کا مطالبہ۔ شیم شیم

نمبر۷ ۔ آٹے کی قیمت میں کمی ہے بوری کا وزن کم کر دیا گیا (ایک خبر)

واہ حکومت! تیری پھرتیاں۔

نمبر۸ ۔ صادق آباد تھانے سے چند گز کے فاصلے پر لاکھوں روپے کا جواء کھیلا گیا۔ پولیس تماشائی بنی رہی۔ (ایک خبر)

Monthly کا مسئلہ ہے جناب۔

نمبر۹ ۔ "رائے ونڈ پولیس نے مسجد پر بلہ بول کر امام سمیت تمام نمازی گرفتار کر لئے" (خبر)

صوبے میں ڈاکو دندناتے پھرتے ہیں۔ پولیس کو نظر کیوں نہیں آتے۔

نمبر۱۰ ۔ "مولانا اعظم طارق مدظلہ کو کچھ ہوا۔ تو کوئی مخالف لیڈر زندہ نہیں بچے گا" (علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی)

تمہاری یہ جرات ہی اک دن کام کر جائے گی۔

نمبر۱۱ ۔ "موت اور حیات کا فاصلہ مٹا کر چلتے ہیں۔

علامہ علامہ اعظم طارق خلف جھنگوی کا بیٹا جھنگوی کے روپ میں بولا۔

"تیرا ہے ابلیس مشیر"

آئی ایس او کے اجلاس کا ایجنڈا

پورے ملک اور بالخصوص ضلع جھنگ میں تخریب کاری۔ دہشت گردی، لوٹ مار اور خوف و ہراس پھیلانے کے منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے غور کیا جائے گا۔ جھنگ اور ملک کے دیگر علاقوں میں مجرموں کو اسلحہ کی فراہمی، مکمل پشت پناہی کی یقین دہانی کرائی جائے گی۔ تخریب کاروں اور دہشت گردوں کے لئے ملک کے مختلف حصے مخصوص کر دیئے جائیں گے۔ تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ملک میں تخریب کاری کو پروان چڑھا سکیں۔ مساجد کی بے حرمتی کرنے اور قرآن پاک کو جلانے کے لئے خصوصی فنڈز کا اعلان بھی اسی اجلاس میں ہوگا۔

شیطان علیؑ سے التماس ہے۔ کہ وہ جوق در جوق اجلاس میں شریک ہوں۔ تاکہ ہم اپنے مذموم مقاصد کے حصول اور اسلام دشمنی۔ صحابہؓ دشمنی اور قرآن دشمنی کے فروغ کے لئے آپ سے مفید مشورے، تجاویز، مفید آراء لے سکیں۔

Scanned by CamScanner

# شیعہ سنی بھائی بھائی

خواجہ جمشید زخمی

تاریخ اسلام' سازشوں' فتنوں' غداریوں' دل آزاریوں' غداریوں' فرقہ بازیوں اور فرقہ سازیوں کے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہے۔ ہم نے ان میں سے ایک موضوع منتخب کرنے کے لئے تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی شروع ہی کی تھی کہ ایک طالبہ سعیدہ کے سکول بیگ میں رکھا ہوا ایک کتابچہ نظر آیا جس کے سرورق پر جلی حروف سے رقم شدہ عنوان کہ شیعہ سنی بھائی بھائی۔ لکھا ہوا نظر آیا ہم نے سب کچھ چھوڑ کر اپنے تازہ مقالے کے لئے اسی عنوان کو موضوع بحث بنا لیا۔ چند سال پہلے۔ ایران کے صحافتی دورے کے دوران وہاں سے بہت سا شیعہ لٹریچر لائے تھے جس میں شیعہ مسلک کی اہم کتاب اصول کافی بھی شامل تھی ہم نے ایرانی عالم سے کئے گئے وعدے کے مطابق سب سے پہلے شیعہ فرقہ کے پاکستانی عالم اسماعیل کی کتاب "میں شیعہ کیوں بنا؟" پڑھی تھی۔ پھر ذکر اہلبیت کا مطالعہ کیا تھا۔ پھر ایک عوامی شیعہ کتاب حق علیؓ کا پہلا نمبر دما دم مست قلندر کو پڑھا تھا اور پھر آخر میں اصول کافی کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا تھا۔ لیکن ہم نے اس ترتیب کو ایرانی عالم کی سازش جان کر اپنی ترتیب کے مطابق پہلے اصول کافی کا مطالعہ شروع کر دیا یہ کتاب شیعہ کے نزدیک قرآن سے معتبر ہے اس لئے کہ اس کی تصدیق غار میں روپوش امام غائب حضرت مہدی نے کی ہے۔ ہم نے اصول کافی کا مطالعہ شروع ہی کیا تھا کہ پہلی ہی نظر میں ہمیں قرآن کے بارے میں صراحت نظر آئی کہ موجودہ قرآن چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات پر مشتمل ہے اور اصل قرآن جو امام غائب کے پاس ہے۔ ۱۷۰۰۰ سترہ ہزار آیات پر مشتمل ہے۔ یہ موجودہ قرآن اصلی نہیں اس لئے ہم اسے حفظ نہیں کرتے فی الحال ہم اسے تقیہ کے طور پر a compromise As مانتے ہیں۔ جب اصل قرآن امام مہدی لے آئیں گے۔ ہم اسے تلف کر دیں گے۔ یہ ہے اصول کافی کی حوالے سے شیعہ کا عقیدہ نمبر ۱ ہلیج کے ساتھ حوالہ دیا جاتا ہے وہ "اصول کافی" مطبوعہ قم ایران اسی اصول کافی میں لکھا ہے کہ جبرائیل نے غلطی سے وحی محمدؐ پر نازل کر دی ورنہ نبوت کے لئے عرش پر علیؓ کا انتخاب ہوا تھا اور بعد میں جب اللہ کو غلطی کا احساس ہوا تو اللہ نے بھی چپ سادھ لی جس کی وجہ سے علیؓ کا حق نبوت مارا گیا اصول کافی اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ لکھا ہوا ہے واقعہ رونما ہونے سے پہلے اللہ کو علم نہیں ہوتا چنانچہ اسے "بدا" کہتے ہیں "اصول کافی" نعوذ باللہ اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہوا ہے۔

"وہ شیعہ نہیں جو سنی کو کھانے پینے کی چیزیں غلیظ و گندی کرکے نہ کھلائے اگر وقت ہو تو کھانے شربت یا چائے میں پیشاب ڈالو ورنہ تھوک کر کھلانا واجب ہے۔ "اصول کافی"

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے لا مکاں میں پہنچے تو اللہ کی طرف سے کھانا آیا۔ اور ندا آئی۔ اے محمدؐ کھانا کھاؤ۔ بعد میں بات ہوگی۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضد کی۔ کہ اللہ میاں میں آپ کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھانا چاہتا ہوں۔ اللہ نے کہا ضد نہ کرو ورنہ راز کھل جائے گا۔ لیکن حضورؐ نہ مانے۔ پھر ایک ہاتھ پلیٹ کی طرف آیا۔ جب ہاتھ پلیٹ کے قریب پہنچا تو حضورؐ نے ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہاتھ کو غور سے دیکھا تو وہ علیؓ کا ہاتھ تھا۔ حضورؐ نے فرمایا علیؓ یہ کیا؟ میں تو تمہیں مدینے میں چھوڑ کے آیا تھا۔ تو یہاں کیسے؟ پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ علیؓ میں کہ آیا ہوں مجھے یہاں عرش پر تیری معرفت کے لئے بلایا گیا ہے۔ میں یہ دیکھ کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ خدا علیؓ ہے اور اللہ ایمان ہے "اصلاح عقائد المومنین" (نعوذ باللہ) لوٹنے کے لئے یہاں ہم اوپر دیئے گئے حوالہ جات پر ہی اکتفا کرتے ہیں ورنہ شیعہ کتب میں کفریات کی بھرمار ہے۔

اب آتے ہیں اس عنوان کی طرف کہ شیعہ سنی بھائی بھائی کیا واقعی "شیعہ سنی بھائی بھائی" ہو سکتے ہیں سنی کا کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ جبکہ شیعہ کا کلمہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلافصل۔ اوپر پیش کیا گیا سنی کلمہ قرآن میں ہے جبکہ شیعہ کلمہ خود ساختہ ہے سنی کا قرآن چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات پر مشتمل ہے جبکہ شیعہ کا قرآن سترہ ہزار آیات پر مشتمل ہے۔ سنی کا قرآن موجود ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے شیعہ کا قرآن غار میں روپوش امام غائب کے پاس ہے سنی کی اذان اور شیعہ کی اذان اور سنی قرآن کے حکم کے مطابق نکاح کرتا ہے جبکہ شیعہ متعہ کے نام پر زنا کرتا ہے۔ سنی حسن و حسین دونوں کی اولاد کو سید مانتا ہے جبکہ شیعہ حسن کی اولاد کو سید نہیں مانتا سنی کا عقیدہ ہے کہ یہ اللہ عالم الغیب و الشہادۃ ہے اور بے نیاز ہے جبکہ شیعہ کے نزدیک اللہ کا علم بدا ہے اور وہ واقعہ سے پہلے لا علم رہتا ہے۔ سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ بہادر ہیں اور غیرت مند ہیں۔ جبکہ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ علیؓ نے ڈر کر ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کی بیعت کی تھی۔ سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ اس کائنات کا واحد معبود اور احد ہے جبکہ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ علیؓ بھی خدا ہے سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں بھی کوئی شریک نہیں۔ جبکہ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ اور جبرائیل کی غلطی سے نبوت محمدؐ کو ملی ہے حق علیؓ کا تھا۔ سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں جبکہ شیعہ کا نعرہ یہ ہے کہ حق علیؓ کا پہلا نمبر شیعہ کے نزدیک علیؓ کا حق دو دفعہ مارا گیا ہے ایک دفعہ نبوت کے موقع پر اور دوسری دفعہ خلافت کے موقع پر سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ ولی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستارے ہیں۔

جبکہ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ ۲۷ نفوس کے علاوہ تمام صحابہؓ کافر ہیں سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم کی تمام بیویاں ازروئے قرآن مومنوں کی مائیں ہیں جبکہ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدیجہؓ کے علاوہ تمام بیویاں فاحشہ ہیں۔ (نعوذ باللہ) سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ ازروئے قرآن و حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہیں جبکہ شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کی ایک ہی بیٹی ہے اور شیعہ کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ شام غریباں کے بعد اجتماع شب گل برپا کرکے بیٹیاں' بیویاں اور مائیں اجتماعی متعہ (زنا) کرائیں تو سید پیدا ہوں گے اور اس عمل زنا سے سادات کی خواتین کے لٹنے کی یاد تازہ ہوگی (نعوذ باللہ) سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ پانچ نمازیں ہیں اور پانچ اذانیں ہیں جبکہ شیعہ کا عقیدہ یہ

(باقی صفحہ پر)

## نمونہ اسلاف، مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ

ثناء اللہ ساجد شجاعبادی

۱۰ جنوری کا دن ہمارے لئے ناقابل فراموش ہے جب میں اشرف شوگر ملز سے بہاولپور واپس آرہا تھا بس میں بیٹھے ہوئے اچانک مجھے عجیب و غریب خیالات نے آگھیرا، میں سوچ رہا تھا کہ مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد دشمنان اصحاب رسول سمجھے گئے تھے کہ اب بھری دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جو حق نواز کے انداز میں ان کی راہ میں رکاوٹ بن سکے، لیکن اب مولانا ایثار القاسمی صاحب نے ان کو ناکوں چنے چبوانے شروع کر دیئے ہیں، قاسمی وہی ہوش ربا انداز اور وہی گھن گرج لے کر میدان میں آچکا ہے اور ابھی تو اس کی ابتداء ہے اور ابتداء ہی میں ثریا کی بلندیوں کو چھونے لگا ہے، وغیرہ، انہی خیالات میں بہاولپور پہنچ چکا تھا۔ جس سے اتر کر پیدل چلتا ہوا ملال خان ہی کی ایک دکان میں داخل ہوا اور اخبار لے کر بیٹھ گیا، اتنے میں مدرسہ اشرفیہ کے مدرس قاری اللہ یار صاحب مجھے دیکھ کر رک گئے، وہ پریشان دکھائی دے رہے تھے اکے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا! علیک سلیک کے بعد فورا پوچھنے لگے "آپ نے کوئی نئی تازہ خبر سنی ہے؟ میں نے کہا آپ سنا دیجئے! تو انہوں نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا "مولانا ایثار القاسمی شہید کر دیئے گئے ہیں" یہ سنتے ہی اخبار میرے ہاتھوں سے چھوٹ گیا اور میں حواس باختہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور فورا ہی میری زبان سے وہ قرآنی جملہ باہر نکلا جو ایسے موقعوں پر نکلا کرتا ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون ○

جنازے کی منظر کشی کرتے ہوئے قلم اٹکتا ہے، لہذا میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں۔

میں نے علامہ حق نواز کی شہادت کے بعد مولانا ایثار القاسمی کا پہلا خطاب جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر میں عید الاضحی کے تیسرے روز ۶ جولائی کو سنا اور بڑا حیران ہوا، مولانا شہادت عثمان کے موضوع پر بول رہے تھے اور خوب بول رہے تھے، الفاظ بعینہ وہی انداز جو مولانا حق نواز شہید کا تھا، وہی طرز استدلال، وہی گھن گرج، مولانا جب تھوڑا سا رخ بدلتے تو محسوس ہوتا کہ حق نواز جھنگوی شہید خود خطاب کر رہے ہیں۔ لیکن چہرہ دیکھ کر یہ غلط فہمی دور ہو جاتی۔ مولانا جونہی بات مکمل کرتے، مجمع سے "قاسمی تیرے روپ میں، جھنگوی کی تصویر ہے" کا حق بر صداقت نعرہ گونجنے لگتا، تقریبا سوا گھنٹہ خطاب جاری رہا۔ پھر نماز جمعہ ادا کی گئی، نماز جمعہ کے فورا بعد مولانا اپنے محافظوں میں گھر گئے۔ جس کی وجہ سے ہماری ملاقات رسمی علیک سلیک تک محدود رہی۔ رات کو میں شاعر انقلاب ملک شہادت علی طاہر جھنگوی کے ہاں مہمان رہا اور دوسرے دن واپس چلا آیا۔

مندرجہ بالا ملاقات سے قبل قاسمی شہید سے میری تفصیلی اور یادگار ملاقات کچھ دن قبل شجاعباد کے جلسہ میں ہو چکی تھی۔ اس جلسہ میں قائد محترم مولانا علامہ ضیاء الرحمن فاروقی کا خطاب ہونا تھا۔ لیکن فاروقی صاحب عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حرمین شریفین چلے گئے تھے، قاسمی شہید تشریف لے آئے اور اپنے میزبان خواجہ عطاء الرحمان کے ہاں تشریف فرما تھے۔ میرے بہترین دوست جناب قاری نور محمد فاروقی صاحب بھی قاسمی صاحب کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔

قاسمی صاحب سے میرا تعارف بھی انہوں نے ہی کرایا تھا۔ مولانا کے بار بار منع فرمانے کے باوجود میں کافی دیر تک ان کے پاؤں دباتا رہا اور ملاقات جاری رہی۔ کچھ دیر بعد مولانا جلسہ گاہ میں تشریف لائے شجاعباد بلدیہ کا گراؤنڈ اپنی تنگ دامنی پر شکوہ کناں تھا۔ تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ یہ شجاعباد کی تاریخ کا بہت بڑا بلکہ سب سے بڑا جلسہ تھا۔ دور دور تک انسانوں کے سر نظر آرہے تھے۔ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے اپنی حق گوئی اور مثالی خطابت سے مولانا حق نواز شہید کی یاد تازہ کر دی تھی علامہ ضیاء الرحمان فاروقی عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد شجاعباد تشریف لائے اور اجتماع سے خطاب کیا۔ یہ جلسہ بھی کامیاب ترین جلسہ تھا۔

## قاسمی شہید سے آخری یادگار ملاقات

مورخہ ۲۸ دسمبر ۹۰ء بروز جمعۃ المبارک میں رات آٹھ بجے قاسمی صاحب سے تاریخ لینے کے لئے جھنگ پہنچا، بس سٹاپ سے محلہ حق نواز شہید تک پیدل چلتا گیا، جب میں ابرار پارک میں پہنچا تو بارش وغیرہ رک چکی تھی، اچانک مولانا ایثار القاسمی شہید اپنے محافظ دستے کے ہمراہ دروازے سے باہر نکلے، اور کسی کام کے لئے بیٹھک میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ کہ میں نے جا کر سلام کیا۔ بڑی خوش اخلاقی سے پیش آئے اور کھانا وغیرہ پوچھا۔ تو میں نے معذرت کی۔ جس پر گھر میں چائے کا آرڈر بھیجا۔ مجھ سے سفر کی غرض و غایت پوچھی جس پر میں نے اپنا مدعا بیان کیا۔ فرمانے لگے آپ تشریف رکھیں اور آرام فرمائیں، صبح بات ہوگی۔ میں چائے پی کر سو گیا۔

صبح قاسمی صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ بیسیوں کی تعداد میں لوگ اپنے مسائل حل کروانے کے لئے موجود تھے، اور اس درویش ایم این اے کا دروازہ سب کے لئے وا ہو چکا تھا۔ قاسمی صاحب بیٹھک میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں شہید قائد کے چھوٹے فرزند مسرور نواز (عمر تقریبا ۳ سال) بیٹھک میں داخل ہوئے اور سیدھے قاسمی صاحب کے پاس پہنچے۔ ننھی کپلی گاجر ہاتھ میں تھی، پہنچتے ہی انہوں نے وہ گاجر قاسمی صاحب کے منہ میں زبردستی ٹھونس دی۔ قاسمی شہیدؒ نے ازراہ شفقت وہ گاجر تھوڑی سی کھائی اور مسرور کو اپنی گود میں لے لیا اور پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے، جلسہ میں شرکت نہ کر سکنے کی معذرت کی۔ اپنی مصروفیات بتائیں، اتنے میں میاں محمد اقبال صاحب نامزد امیدوار سپاہ صحابہؓ (صوبائی اسمبلی) تشریف لے آئے۔ قاسمی شہید نے فورا ٹیلی فون کے ذریعے فاروقی صاحب سے رابطہ کر کے انہیں جھنگ آنے کو کہا اور خود میاں اقبال صاحب کے ہمراہ چلے گئے۔ ہم واپس آگئے۔ چند دنوں بعد الیکشن کے موقع پر قاسمی جام شہادت نوش کر گئے اور حوران خلد کے مہمان بن گئے۔

اب کہاں دنیا میں ایسی ہستیاں

---

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد فرمایا ما علی لی العرش مکتوب فی انا اللہ، و محمد رسول اللہ، آئے علیؓ عرش پر لکھا ہوا ہے میں اللہ ہوں اور محمدؐ میرے رسول ہیں۔

بھیرا سرگودھا ضلع میں خلافت راشدہ حاصل کرنے کیلئے قاری محمد اکرم عثمانی محلہ فاروقی آباد میں رابطہ کریں۔

زندانوں کی اوٹ سے دلسوز داستان

# جبر سے صبر تک

جنگ آزادی کے عظیم ہیرو
مولانا جعفر تھانیسری کی کہانی
خود ان کی زبانی

(قط نمبر 7)

## روانگی کراچی

اکتوبر ۱۸۶۵ء میں قیدیوں کا چالان تیار ہو کر ملتان کو روانہ کرنے کا بندوبست ہوا۔ ایک ایک ہتھکڑی دو دو آدمیوں کے ہاتھوں میں لگائی گئی۔ میرے ساتھی نے مجھ سے یہ رعایت کی کہ میرا بایاں ہاتھ اور اپنا دایاں ہاتھ ہتھکڑی میں ڈلوایا۔ ہمارے مقدمہ کے فقط تین آدمی یعنی مولوی یحییٰ علی صاحب اور میاں عبدالغفار صاحب ملتان کو روانہ ہوئے۔ جس دن ہم لاہور سے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن تک پاؤں میں بیڑی سر پر بستر جس کو ایک ہاتھ سے تھامے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں ہتھکڑی سپاہیوں کی مار جلدی چلو' ریل چلی جائے گی۔ خیر بہر صورت ہم ریل تک پہنچے۔ وہاں ہمیں ریل کی کوٹھریوں میں بند کر کے قفل لگا دیا اور لاہور سے ملتان تک راہ میں کہیں نہ کھولا۔ جانوروں کی طرح مال گاڑیوں میں بھر دیا تھا۔ کوئی آٹھ بجے رات کے بعد ہم ملتان پہنچے۔ وہاں بھی اندھیری رات میں سر پر بستر رکھے ہوئے کشاں کشاں اسٹیشن سے جیل تک پہنچے۔ جہاں بے آب و دانہ جانوروں کی طرح رات کو بند کر دیئے گئے۔ دو دن تک ہم جیل ملتان میں بند رہے۔ شہر کدھر بستا ہے' بازار کہاں ہے۔ وہ ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا۔ دو روز بعد وہاں سے لے جا کر ایک چن پا گھاٹ دریائے سندھ پر جو ملتان سے قریباً پانچ کوس ہے ہم کو لانچ پر سوار کرایا۔ سوار کرانے کے بعد ہم سب کو قطار قطار کر کے اس پر بٹھلا دیا اور سوائے بیڑی اور ہتھکڑی اور ڈنڈے کے جو پہلے سے زیب تن تھے۔ یہاں ایک بڑی موٹی زنجیر آہنی بھی ہماری بیڑیوں کے بیچ پہنائی گئی۔ جس سے اپنی اپنی جگہ سے کوئی ہل نہیں سکتا تھا۔ جب تک ہم جہاز پر رہے اپنی اپنی تختوں پر بیٹھے ہوئے پاخانہ پیشاب کرتے رہے۔ اس وقت قریب آدھا آدھا من لوہا ہمارے جسم پر تھا۔ باوجود اس قدر کثرت پانی کے دریائے سندھ ہمارے زیر پا تھا۔ ہم پڑے پڑے تیمم سے نماز پڑھتے تھے۔ گو ہم جکڑے ہوئے پڑے تھے۔ مگر جیل سے نکل کر اور دوستوں کی مصاحبت اور آب دریا کی روانی اور آس پاس کے جنگلوں کی سبزی دیکھ کر بہت بشاش تھے۔ اس کیفیت سے ہم پانچ چھ روز بعد کوٹری پہنچے۔ سکھر بکھر اور ٹھٹھے کا نامی قلعہ بھی ہم کو راستے میں دریائے سندھ پر حیدر آباد سندھ کی نامی بستی بھی دیکھنے میں آئی۔ کوٹری سے اسی دن ریل پر سوار ہو کر ہم کراچی میں پہنچ گئے۔ اس ملک میں بڑی بڑی اونچی ٹوپیاں منشی اور کلارک اور بڑی بڑی پگڑیاں ہندو مہاجن پہنتے تھے۔ جب ہم جیل انبالہ سے روانہ ہوئے تو ہمارا خیال تھا کہ انگریزی عملداری میں سب جگہ اردو یا فارسی کا دفتر ہوگا اور ہم بوجہ کمال اپنی منشی گیری کے ہر جگہ محرری کے کام میں رہ کر قید میں بھی آرام سے رہیں گے۔ اس خیال باطل کے ساتھ ہم کو وہم بھی دل میں نہ گزرا تھا۔ مگر بخلاف ہمارے خیال کے اردو اور فارسی کے دفتر ملتان میں ختم ہو گیا تھا۔ ملک سندھ میں سب سندھی زبان کا دفتر دیکھا گیا۔ سندھی علم کے حروف تو فارسی کے ہیں۔ مگر زبان سندھی ہونے کے سبب ہم کو ایک لفظ بھی سمجھنا دشوار تھا۔ سندھ میں ہم ناخواندوں میں شمار ہونے لگے اور وہ غرور منشی گیری اور بھروسہ غیر اللہ واللہ دل سے دور ہو گیا۔ الحمد اللہ کراچی میں پہنچنے کے ساتھ ہی ہماری ہتھکڑی اور آڑے ڈنڈے سے تو نجات ہوئی۔ فقط بیڑی آہنی زیب تن رہی۔ بمقابلہ سب دوسرے جیل خانوں کے جہاں یہ خاکسار رہا۔ کراچی کے جیل کو جیل کیا ایک عمدہ مہمان خانہ' مہمان سرا کہنا چاہئے۔ وہاں رات کو قیدیوں کو بارکوں یا کوٹھریوں میں جانوروں کی طرح بند نہیں کرتے تھے بنگلوں کی طرح سے کھلے ہوئے مکان اور چٹائیوں کا فرش بچھا ہوا قیدیوں کے واسطے موجود تھا۔ رات کو جہاں چاہو پھرو' جہاں چاہو سوؤ' کوئی مانع نہیں' پہرے والے فقط جیل کی فصیل پر پھرتے ہیں۔ رات کو جیل کے اندر محافظ یا پہرے دار کا نام نہیں۔ دو برس کے بعد یہاں رات کا آسمان اور ستاروں کی زیارت بھی ہم کو نصیب ہوئی۔ جناب باری میں سجدات شکر بجا لائے یہاں قیدیوں کا کھانا بھی بہ نسبت اور جیل خانوں کے نہایت عمدہ تھا۔ گیہوں کی روٹیاں بھی گھی سے چپڑی ہوئی اور عمدہ ترکاری اور گوشت غرض دو وقت پیٹ بھر کر کھانا یہاں قیدیوں کو ملتا ہے۔ مگر پاخانہ پھرنے کی بڑی دقت تھی۔ کیوں کر چوبی بچوں کو میدان میں رکھا ہوتا تھا۔ جس کے اوپر بدشواری چڑھ کر تن برہنہ سب کے سامنے قیدی پاخانہ پھرتے تھے۔ K

## بمبئی

ایک ہفتہ کراچی میں ٹھہر کر ایک بادبانی جہاز جس کو بگھ کہتے ہیں ہم سوار ہوئے۔ سب سے پہلے سمندر اور جہازوں کی زیارت ہم نے کراچی میں کی۔ یہ جہاز بہت چھوٹا تھا۔ مگر قیدیوں کو مثل بورہ مال کے بیچ کی تہ میں اوپر نیچے کر کے بھر دیا تھا۔ قیدی کھچ کھچ ایک دوسرے کے اوپر نیچے پڑے تھے اور بیت پڑھتے تھے۔

جائے تنگ است مرد ماں بسیار
وقنا ربنا عذاب النار!

جب لنگر اٹھا کر تھوڑی دور سمندر میں جہاز پہنچا تو دریا کے تلاطم اور امواج سے جہاز ہلنے لگا اور قیدیوں کو قے متلی شروع ہوئی۔ تنگی جگہ کے سبب ایک دوسرے پر قے کرتے جاتے تھے۔ اس جہاز پر کچھ مسلمان اور بھی تھے۔ جنہوں نے ہم کو مولوی جان کر حتی المقدور کھانے پینے سے بہت تواضع کی۔ خیر دو تین دن کے بعد بمشکل تمام ہم بندرگاہ بمبئی داخل ہوئے۔ وہاں دیکھا تو کوسوں تک ہزاروں جہاز کھڑے تھے۔ اس کو ایک جہاز کا جنگل کہنا چاہئے۔ زیر قلعہ بمبئی کے ڈونگیوں میں بٹھلا کر ہم کو جہاز سے اتارا اور وہاں سے بذریعہ ریل جیل خانہ تھانہ کو جو بمبئی سے دس بارہ میل ہے۔ ہم کو لے گئے۔ بمبئی میں پارسی مرد عورتوں کو ہم نے پھرتے ہوئے دیکھا اس قوم کے لوگ بہت خوبصورت گورے رنگ کے ہوتے ہیں اور مال دار بھی ہیں۔ یہ لوگ آتش پرست زرتشت کی امت سے ہیں۔ خلیفہ دوم کے وقت چڑھائی کے ایران سے فرار ہو کر ہندوستان میں آباد ہو گئے۔ بمبئی کی عمارات جہاں تک ہم کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ نہایت اونچی اور دیواروں میں بے شمار کھڑکیاں بنی ہوئی ہیں بمبئی شہر بھی ایک ٹاپو ہے۔ ایک بند باندھ کر اس کو

براعظم ہند سے ملا دیا ہے۔ بمبئی اور تھانہ کے بیچ بھی سمندر بہتا ہے اور اس کے پانی کو کھیت اور کیاریوں میں روک دیتے ہیں۔ دھوپ کی تپش سے وہ کھارا پانی خشک ہو کر عمدہ نمک خود بخود تیار ہو جاتا ہے۔ ہزاروں من نمک کے انبار ریلوے لائن کے کنارے کنارے لگے ہوئے تھے۔ ناریل کے درخت اور اس کا تازہ پھل بھی ہم نے پہلے پہل بمبئی میں دیکھا۔ یہاں کی عورتیں اپنی ساڑھی کو مثل مردوں کے دھوتی کے طور پر پیچھے کی طرف ٹانک لیتی ہیں۔ گھٹنے کے اوپر تک اور آدھی پنڈلیاں کھلی رہتی ہیں۔ یہاں کے ہندوؤں کی پگڑیاں بھی بڑی بڑی لمبی سر پر ٹوکرا سا رکھا رہتا ہے اس ملک کی زبان گجراتی یا مرہٹی ہے۔ جب ہم ریل سے اتر کر تھانہ کے بازار میں جیل کی طرف پا پیادہ چلے جا رہے تھے تو ہمارے ساتھی قیدیوں نے چند مٹھائی والوں کی دوکانوں کو لوٹ لیا اور بے تحاشہ اس مال حرام کو کھانے لگے۔ بے چارے دکاندار ان کو قیدی سمجھ کر چپ ہو رہے بلکہ ہم نے دیکھا کہ بعض دکاندار اپنی مٹھائی لٹوا کر بہت خوش ہوئے اور قیدیوں کے منہ میں چڑنے کو بڑا پن سمجھے۔

## تھانہ جیل

چلتے چلتے قریب شام کے ہم تھانہ جیل کے دروازہ پر پہنچے۔ جیل کیا ایک مرہٹوں کے وقت کا بڑا مستحکم اور مضبوط قلعہ ہے۔ جس کے چاروں طرف ایک بڑی گہری پانی کی خندق بنی ہوئی ہے۔ جیل کے اندر داخل ہونے کے ساتھ ہی ہماری تلاشی شروع ہوئی اور ہم سب کی جوتیاں اتروا لی گئیں۔ سنا ہے کہ ایک مرتبہ کسی دل جلے قیدی نے داروغہ جیل کو جوتیوں سے مارا تھا اس وقت سے یہ قانون یہاں ہو گیا کہ قیدی جیل میں جوتا نہ پہنے اور ننگے پاؤں پھرتے رہیں۔ تاکہ دوبارہ ایسی نامعقول حرکت نہ کرے۔ رات کو دو دو جوار کی روٹیاں اور تھوہر کی دال دے کر علیحدہ علیحدہ کوٹھریوں میں بند کر دیا مگر تائید الٰہی دوسرے دن سے پنجابی قیدیوں کو گندم خور ملک کے آدمی سمجھ کر گیہوں کی روٹیاں ملنے لگیں اور ہمارے بعد سے یہ خصوصیت کا چالان آمدہ پنجاب کے واسطے ہمیشہ کے لئے مقرر ہو گئی۔ فجر کو ہمارے سب چالان کو چکی توڑنے کی مشقت دی گئی۔ جس کو بمشکل تمام ایک دو دن کیا۔ دو روز بعد ہمارے پہنچنے کے وہاں دری بافی کا کام شروع ہو گیا اور ہمارے چالان کے پنجابی قیدی اس کے مہتمم مقرر ہوئے۔ مگر انہوں نے مجھ کو اور مولوی یحییٰ علی صاحب کو دری بافوں کا استاد مقرر کر کے اپنے ساتھ لے لیا۔ یہاں ہمارا ایک مہینہ بڑے آرام کے ساتھ طے ہوا۔ اس جیل اور ملک میں مراٹی زبان کا دفتر ہے۔ فارسی اور اردو خواں یہاں ناخواندوں میں شمار ہوں گے اور قلم پکڑنے کی نوبت شاید ہی آئے وہ امید ہو کہ ہم کو ان منشی گیری سے تھی قطعی ختم ہو گئی اب فقط فضل الٰہی کی امید باقی رہ گئی اس جیل کا بڑا جیلر یا داروغہ تو ایک برہمن بڑا متعصب آدمی تھا مگر ابراہیم نامی ایک مسلمان نائب داروغہ حتی المقدور ہماری بڑی خاطر داری کرتا تھا اب ایک مہینہ رہنے کے بعد یہاں بھی ہمارے چلنے کی تیاری ہوئی اس مسلمان نائب داروغہ نے چلتے وقت بھاری بیڑیاں اتروا کر برائے نام ہلکی بیڑیاں ڈلوا دی تھیں۔ ہند کے جیل خانوں میں دیسیوں کو اور خصوصاً شریفوں کو بڑی مشکل ہے نہ کھانے اور کپڑے کا بندوبست ہے نہ پاخانے کا۔ رات کو ہر موسم میں بارگوں میں جانور کی طرح بند کر دیتے ہیں بدمعاشوں کو البتہ آرام ہے ہمارے دیسیوں کے دماغ کا کچھ لحاظ نہیں کالے کالے سب ایک سمجھ کر راجہ' نواب' مسٹر' چمار سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے ہیں۔ مگر کوٹ پتلون والوں کی وہاں بھی بڑی عزت ہے۔ یوریشین دوغلے دونوں صاحب لوگوں کی طرح وہاں بھی آرام کرتے ہیں۔

باقی آئندہ

---

### بقیہ:- شیعہ کو غیر مسلم کی حیثیت سے رہنا ہوگا۔

ہے کہ تین نمازیں اور تین اذانیں فرض ہیں۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اتنے فرق اور دوری کے باوجود شیعہ سنی بھائی بھائی کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ نعرہ شیعہ کا ایجاد کردہ ہے جو سنی کو بے وقوف بنانے کی بہت بڑی سازش ہے۔ اس تفصیل کی روشنی میں اس حقیقت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ شیعہ سنی کا بھائی بھائی ہونا دو ساحلوں کے آپس میں ملنے کے مترادف ہے جس طرح دریا کے دو ساحل آپس میں مل نہیں سکتے اسی طرح شیعہ سنی آپس میں بھائی بھائی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ ان حقائق کو جاننے کے باوجود جو شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگائے اس جیسا جاہل کوئی نہیں۔

اس کے علاوہ تاریخ کے اوراق بھی ہیں کہ جب بھی عالم اسلام لٹا ہے شیعہ سازش کی وجہ سے لٹا ہے بغداد کی تباہی میں نصیر الدین طوسی کا ہاتھ تھا۔ جو شیعہ تھا نواب سراج الدولہ اور سلطان ٹیپو کے ساتھ غداری جعفر اور صادق نے کی ملت کی تباہی آج بھی کرامتی شیعہ کو یاد کرتی ہے پاکستان کے دو ٹکڑے شیعہ صدر یحییٰ خان نے کروائے۔ سب سے بڑی غداری شیعہ نے حضرت علی مرتضیٰ سے کی کہ ان کو شیعان علیؓ بن کر کوفے میں بلا کر شہید کیا پھر اسی شیعہ نے امام حسین کے ساتھ بے وفائی کر کے کربلا میں شہید کر دیا۔ پھر مختار ثقفی کی غداری محبت اہل بیت کے پر فریب لباس میں تاریخ میں محفوظ ہے۔ سنیو تم سن ہو چکے ہو۔ ذرا جاگو تمہارا اصل دشمن کوفیانہ نعرہ لگا کر تمہیں بے وقوف بنا چکا ہے اور اس وقت تو شیعہ کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں اس لئے کہ سنیوں کے دو سیاسی گروپ و جماعتیں آپس میں شیر و شکر ہو کر قائد اہلسنت شاہ احمد نورانی کی قیادت میں باطل سے لڑنے کا عہد کر چکے ہیں۔ یہ بھلا کوئی اس اتفاق اور اتحاد کو توڑنے کے لئے سازشوں کے جال بچھانے کی فکر میں ہے سنی جاگ ذرا۔۔۔ اب وقت جاگنے اور جگانے کا آگیا ہے

---

○ ابو داؤد میں حضرت ابوذرؓ نبیؐ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے حق عمرؓ کی زبان پر رکھ دیا ہے اسی کے مطابق وہ بات کرتا ہے۔

○ بخاری اور مسلم میں ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضورؐ نے فرمایا۔ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ چھوٹے بڑے کرتے پہنے ہوئے ہیں کسی کا کرتا چھاتی تک اور کسی کا نیچے تک اور عمر میرے سامنے پیش کئے گئے تو ان کا کرتا زمین پر گھسٹ رہا تھا تو حاضرین نے پوچھا کہ آپؐ نے اس کی کیا تاویل فرمائی؟ ارشاد ہوا کہ کرتے سے مراد دین ہے۔

○ بخاری میں حضرت علیؓ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا' ابو بکرؓ میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا عمرؓ۔

Scanned by CamScanner

# دفاعِ پاکستان اور سپاہ صحابہؓ کا یومِ تاسیس

## مُلکی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہر مُسلمان کا فرض ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرستِ اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء پاکستان کی تاریخ کا وہ یادگار دن ہے جب بھارتی سورماؤں کے مقابلے میں پاکستانی فوج کے اولوالعزم شمشیر زن جرنیلوں اور سپاہیوں نے حیرت انگیز بہادری کے نقوش ثبت کئے۔

اس لحاظ سے بھی ۶ ستمبر کا دن ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے کہ ۱۹۸۵ء کو اسی روز جھنگ میں امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید نے سپاہ صحابہؓ کے نام سے ایک مذہبی اور نظریاتی جماعت کی بنیاد رکھی۔

سپاہ صحابہؓ کے قیام کا حقیقی مقصد مدح صحابہؓ کا فروغ اور رد قدح صحابہؓ کا اعلان ہے اس سے ہٹ کر یہ جماعت اگر کسی اور راستے پر چلے تو میں سمجھتا ہوں یہ اس کے حقیقی مقاصد کی نفی ہوگی۔

مدح صحابہؓ کے عظیم عنوان ہی کے تحت نظام خلافت کا احیاء، صحابہ کرامؓ اور اہلبیت عظامؓ کے افکار کا فروغ شامل ہے۔

قرآن و حدیث کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ مدح صحابہؓ کے فروغ کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ ناقدین صحابہؓ کی تردید کس لئے ضروری سمجھی گئی اس میں پاکستان اور ایک ہمسایہ ملک کی طرف سے شائع ہونے والے مسلسل اعتراض لٹریچر کو سب سے زیادہ دخل ہے۔

ظاہر ہے کہ جس جماعت کی وجہ سے امت تک توحید و سنت کا سچا پیغام پہنچا' اس مقدس گروہ کو کافر' منافق اور مرتد قرار کرنے کے بعد آپ کس طرح قرآن و سنت کی ثقاہت ثابت کر سکتے ہیں۔

مولانا حق نواز شہید نے اسلام کے سچے گواہوں کی وکالت کا کام کیوں شروع کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس جماعت اور قابل اعتماد رفقاء کے دفاع کے لئے علیحدہ نصب العین کیوں ترتیب دیا حقیقت میں یہ اسلام کی حقانیت اور قرآن و سنت کے حقیقی شارحین گواہوں اور راویوں پر نئی نسلوں کے اعتماد کو مستحکم بنانا تھا۔ صحابہ کرامؓ کی محبت کے چراغ جلانے اور نئی نسل کو ان کے کردار کی روشنی سے منور کرنے کے لئے سپاہ صحابہؓ کا قیام وقت کی اولین ضرورت تھی'

ایک طرف عمرؓ کی جماعت کی ثقاہت اور اہمیت ثابت کرکے مولانا حق نواز شہیدؒ اسلام کے خلاف اٹھنے والی اس گہری سازش کو بے نقاب کرنا چاہتے تھے جو یہودیت کے منافقانہ جرثومے کے ذریعے آشکار ہو رہی تھی دوسری طرف نئی نسل کو ناولوں' من گھڑت کہانیوں سے ہٹا کر خالد و ابوذرؓ عمرو بن عاصؓ سلمان و فاروقؓ کے تاریخ ساز اور تابناک چہروں سے شناسا کرنا چاہتے تھے تاکہ شہیدؒ نے جس جماعت کی بنیاد رکھی اس کا نام ہی ایسا تھا کہ جس سے کسی قیادت اور نوال کے تصور کی بجائے سپاہیانہ اور مجاہدانہ نئی سسٹم کی نشاندہی ہو رہی ہے۔

صحابہ کرامؓ کے خلاف پاکستان اور ایک پڑوسی ملک میں ایسا لٹریچر شائع ہوا۔ جس میں چھوٹے پمفلٹوں کے علاوہ بڑی کتابوں کی تعداد ۶۰ ہے یہ کتابیں ایک دستاویز اور تاریخی ریکارڈ کی صورت میں راقم السطور نے ۲۸ ستمبر ۱۹۹۰ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے سامنے پیش کی تھیں۔

اس اجلاس میں شیعہ اور اہلسنت کے تمام مکاتب فکر شریک تھے۔

یہاں صحابہ کرامؓ کے گستاخ کے لئے سزائے موت پر شیعہ سنی علماء کا اتفاق ہو گیا تھا اگر ان تجاویز پر عمل درآمد ہو جاتا یا فرقہ واریت کے خاتمے کی کمیٹی کے اجلاس کی سفارشات کو منظور کر لیا جائے تو شیعہ اور سنی تنازعہ بھی حل ہو چکا ہوتا۔

سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد ایسے ہی قابل اعتراض لٹریچر کے خلاف احتجاج سے عبارت ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی کے باپ یا ماں کو گالی دی جائے گی وہ اس پر ضرور واویلا کرے گا' اسلام کی مقدس شخصیات کی گستاخی پر احتجاج کو دہشت گردی' تخریب کاری قرار دینا سپاہ صحابہؓ کے موقف سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

سپاہ صحابہؓ یہ سمجھتی ہے کہ

جس طرح پاکستان کا دفاع پوری قوم کا فریضہ ہے اس پر ملکی اخراجات کا سب سے بڑا حصہ صرف کیا جاتا ہے اس کے لئے لاکھوں کی تعداد میں معرض وجود میں آنے والی فوج کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی بنیادوں کا دفاع بھی بحیثیت مسلمان ہمارا اولین فریضہ ہے جب اسلام کے اصلی گواہوں کے خلاف منظم سازشیں کام کر رہی ہوں اسے وقت میں میں ان گواہوں یعنی صحابہ کرامؓ کی ناموس کا دفاع ملکی سرحد کے دفاع سے بھی اہم ہے۔ نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کے لئے سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان کی واحد جماعت جو وحدت امت کی علامت کے طور پر کام کر رہی ہے جس طرح ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر جمع ہیں اسی طرح ناموس صحابہ و اہلبیت عظامؓ کے تحفظ کے پلیٹ فارم پر بھی ہے۔

مسلمانوں کی تمام جماعتیں یکجا ہو چکی ہیں۔ سپاہ صحابہؓ کے قیام سے لیکر آج تک بریلوی دیوبندی اہلحدیث کے مابین تنازعات میں ۸۰ فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ سپاہ صحابہؓ نے مسلمانوں کے تمام باہمی فروعی اختلافات کو ختم کرنے کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تعصب اور تنگ نظری کی عینک سے سپاہ صحابہؓ کو دیکھنے کی بجائے مدح صحابہؓ کے فروغ کی جدوجہد' نظام خلافت کے اسباب کے لئے کام کرنے والے نوجوانوں کے جذبہ و ایثار کے تناظر میں دیکھنا حقیقت کی ترجمانی ہوگی۔

سپاہ صحابہؓ کو قائم ہوئے سات سال کا عرصہ بیت چکا ہے اس وقت تک اس جدوجہد میں ۴۰۰ کارکن جام شہادت نوش کر چکے ہیں ڈیڑھ سو نوجوان افغانستان اور ۱۵ مقبوضہ کشمیر میں شہید ہو چکے ہیں۔

اس وقت ۲ ہزار یونٹ پاکستان سمیت دنیا بھر میں قائم ہو چکے ہیں مجھے امید ہے دفاع پاکستان کی طرح ہم دفاع اسلام اور دفاع صحابہؓ کی جدوجہد میں بھی کامیاب و کامران ہوں گے۔

Scanned by CamScanner

# ایران میں حضرت امیر عزیمت جھنگوی شہید کی کیسٹیں سننے پر گرفتاری، ایران اہلسنت و الجماعت کی عقوبت گاہ اور دہشت گردی کا اڈہ

(عبدالودود ارشد دبئی)

سچھ سکو تو ضرورت نہیں سنانے کی
کہ دل کا خون ہے سرخی میرے فسانے کی

دنیا میں کچھ اسلاف اور ان کے واقعات کچھ ایسے بھی ہیں جو انسانی تاریخ پر گہرے نقوش و عمیق اثرات چھوڑ گئے۔ اس نوع کے واقعات میں سے حضرت امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید قدس سرہ العزیز کی شہادت کا سانحہ عظیم واقعہ ہے جس کا سانحہ اس قدر شاق و غمگین ہے کہ اپنی نوعیت میں صرف ایک نہیں بلکہ اس کے ضمن میں صدہا سانحات سفر میں مصائب شتی جمعیت فی معیتہ ایام زندگی کو تلخ و تاریخ کرنے والے مدسب

صبت علی مصائب لو انہا
صبت علی الایام صرن لیا لیا

بعض المناک حوادث کا تذکرہ بجائے خود ایک المیہ ہوتا ہے یادرفتگان و تذکرہ ب زرگان کسی قدر سکون قلب کا باعث ہوتا ہے مگر امیر عزیمت شہید کی شہادت ایسے واقعات و حوادث زمانہ سے تعلق رکھتی ہے جس سے زمانہ اور زمانیات کا رنگ و کیفیت بدل گئی اس پر فلک دور زندگی میں حوادث و صدمات بکثرت دیکھنے اور سننے میں آئے لیکن امیر عزیمت کے حادثہ سے جو صدمہ لاحق ہے وہ محض انفرادی صدمہ نہیں جس سے ایک فرد یا ایک کنبہ یا ایک گروہ یا ایک خطہ یا ہمارا ملک پاکستان غمزدہ ہو بلکہ اک ایسا عالمگیر صدمہ ہے جس سے بلاد عرب و عجم افغانستان ایران کے سنی مسلمانوں کے دل غمگین اور اذہان پریشان ہیں امیر عزیمت شہید ایک تحریک ایک جذبہ ایک فکر ایک سمندر کی طلاطم خیز لہر تھی جس کی حق و صداقت کی آواز نے طوفان برپا کر دیا۔

حکایت از قد آں یار دل نواز کنم
باہیں فسانہ مگر عمر خود داز کنم

واقعہ یہ ہے بندہ ضلع مظفرگڑھ کے مشہور قصبہ شاہ جمال کے ایک تشرع گھرانے سے تعلق رکھتا ہے میرے ماموں جان ڈاکٹر محمد ظفر صاحب حضرت شیخ بہلوی قدس سرہ العزیز کی خواص مریدین میں سے ہیں عرصہ پندرہ سال سے مدینہ منورہ نزد مسجد نور میں مقیم ہیں ماموں جان حضرت امیر عزیمت شہیدؒ کے بہت مداح ہیں پاکستان سے جو شخص بھی سعودی عرب ماموں جان کے ہاں فروکش ہوتا انہیں مولانا جھنگوی شہیدؒ کی تقاریر کی کیسٹیں بطور تحفہ دیتا بندہ بھی آزاد ویزہ پر سعودی عرب گیا وہاں امیر عزیمتؒ کی تقریریں سنتا رہا جس سے میں سپاہ صحابہ کا ایک ادنیٰ خادم بن گیا چار سال کے بعد پاکستان آیا پھر ترکی میں قالینوں کی تجارت کا کاروبار کرتا رہا پھر ترکی میں ایک ایرانی دوست کی معرفت ایران کے صوبہ کردستان میں بندر کنارک میں طلاسازی (زرگری) کی ملازمت کرنے لگ گیا ایران کے دو صوبے بلوچستان اور کردستان میں ۹۰% سنی مسلمان آباد ہیں بندر کنارک تقریباً ۳۰ ہزار کی آبادی کا شہر ہے جو سمندر کے کنارے پر پہاڑی شہر ہے اس میں دو عظیم الشان جامع مسجد سنیوں کی ہیں ایک مسجد میں مولانا عطاء اللہ سربازی ہیں جنہوں نے مسجد میں تحفیظ القرآن کا مدرسہ بھی بنا رکھا ہے مولانا عطاء اللہ سربازی مولانا جھنگوی شہید کے بہت مداح تھے سرباز ایک قبیلے کا نام ہے جو سنی مسلک سے تعلق رکھتا ہے مولانا موصوف اردو اچھی خاصی بول سکتے ہیں کوئی شخص پاکستانی آتا تو مولانا ان سے مولانا جھنگوی شہید کی تقاریر کی کیسٹیں لانے کی تاکید کرتے میرے پاس چھ عدد کیسٹیں جھنگوی شہیدؒ کی موجود تھیں مولانا عطاء اللہ اپنے حلقہ احباب کو جمع کرکے رات کی تاریکی میں مولانا جھنگوی کی تقاریر ٹیپ ریکارڈ پر سناتے ایک دن میں اپنے ایک دوست عبدالرشید کریم زئی کے ساتھ مولانا جھنگوی کی کیسٹ سن رہا تھا کہ اچانک ایرانی پولیس نے مکان پر چھاپہ مار کر ہمیں گرفتار کر لیا مکان میں آٹھ آدمی مقیم تھے ہمیں گرفتار کرکے تھانے لے جایا گیا رات کو بے حد تشدد کیا گیا دوران تفتیش پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں پہنا کر لوہے کے لاکر میں بند کرکے بجلی کے جھٹکے دیئے جاتے ہم بے ہوش ہو جاتے چھ عدد کیسٹیں ہم سے برآمد کرکے تہران بھیجی گئیں ان کا اردو سے فارسی ترجمہ ہوا سرکاری وکیل نے ترجمان کے ذریعے بتایا کہ تم خمینی انقلاب کے دشمن ہو تم ایران میں سنی انقلاب لانے کی راہیں ہموار کرنے کی سازش میں ایران کی خصوصی عدالت میں انسداد دہشت گردی اور امام خمینی انقلاب دشمنی کا کیس چلایا جا رہا ہے ہم بہت پریشان تھے رات کو خداوند تعالیٰ کی ذات سے نہایت خشوع و خضوع سے تفرع زاری کرتے عدالت میں ہمیں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے مجسٹریٹ کو بیان دیا کہ جناب ہم کوئی انقلاب دشمن نہیں مجسٹریٹ نے جھنگوی شہید کی کیسٹوں کے بارے میں پوچھا تو میں نے (جان بچانے کے لئے جھوٹ بولا) انہیں کہا کہ جناب میں نے کراچی کی دکان سے نماز روزہ کے احکام کے بارے میں کیسٹیں لیں یہاں آکر چلائیں تو یہ سپاہ صحابہؓ کے قائد کی تقریریں تھیں مجھے ان کیسٹوں سے کوئی دلچسپی نہیں بالآخر سات ماہ کے طویل عرصہ تک قید و بند کی صعوبت برداشت کرنے کے بعد ۸۵۰۰۰ ہزار روپے بطور ضمانت جمع کراکر ہم دو ساتھی رہا ہوئے رہائی پاتے ہی میں بندر کنارک سے بذریعہ لانچ کراچی پہنچا دو ماہ پاکستان رہ کر دوبئی چلا آیا اس وقت ایرانی جیلیں سنیوں کے لئے عقوبت گاہیں اور دہشت گردی کا اڈہ ہیں متعصب ایرانی شیعہ معاشرہ میں ۳۰ فیصد سنیوں کو اچھوت سے زیادہ حقیر سمجھا جاتا ہے ایرانی شیعہ پہلے بڑے تپاک سے ملتے ہیں لیکن اگر انہیں کسی ذرائع سے معلوم ہو جائے کہ یہ شخص سنی حنفی ہے تو پھر ان کی محبت نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے ایران کا سرکاری مذہب شیعہ اثنا عشریہ ہے وہاں صدر سے لے کر چپراسی اور پولیس کے سپاہی تک سنی بھرتی نہیں ہو سکتا سنی علاقے مسائل کا گھر ہیں سکول نہ رو

Scanned by CamScanner

# قرآن نذرِ آتش .... توبہ توبہ

محمد اعجاز قاسمی، چنیوٹ

ہمارے بدقسمتی ہے کہ اس ملک میں جو بھی حکومت برسراقتدار آتی ہے۔ بہت جلد اپنی اوقات بھول جاتی ہے۔ پرکشش اور دلفریب نعرے اور سبز باغ دکھا کر غریب عوام سے ووٹ تو لے لئے جاتے ہیں مگر کرسی پر بیٹھتے ہی ان کے ذہنوں پر فرعونیت چھا جاتی ہے دوست اور دشمن کی پہچان بھول جاتے ہیں۔ ہاں میں ہاں ملاتا رہے اور دن کو رات، رات کو دن کہتا رہے۔ جیسے ہی اس کے منہ سے سچ بیان ہوگا ویسے ہی حکمران اس کے دشمن بنیں گے اور ماضی کی تمام رفاقتیں پل بھر میں بھول جائیں گی۔

اس جرم کا سب سے زیادہ ارتکاب موجودہ حکمران کر رہے ہیں۔ جنہوں نے "خالصتاً" اسلام کے نام پر ووٹ حاصل کئے۔ "مسلم لیگ" کو آئی جے آئی کا لبادہ اوڑھا کر علماء دین کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ آئی جے آئی کی کامیابی کے لئے جتنی محنت علماء دین نے کی اتنی خود حکمرانوں نے بھی نہ کی ہوگی۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ برسراقتدار آنے کے بعد علماء پر جتنا ظلم موجودہ حکمرانوں نے کیا اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

جتنے علماء کرام اس دور میں "شہید" ہوئے اتنے تو پچھلے پینتیس سال میں بھی نہ ہوئے تھے۔ علماء کرام پر جو الزامات ان حکمرانوں نے لگائے۔ ان کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

اقتدار میں آنے کے چند ہفتے بعد ہی سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست مولانا ایثار القاسمی کو اس لئے شہید کروا دیا کہ انہوں نے اسمبلی میں اپنی تقریر میں حکمرانوں کو ان کا انتخابی وعدہ یاد دلایا تھا۔ ان کی پینتیس منٹ کی تقریر حکمرانوں کو ہضم نہ ہو سکی۔

اس کا سب سے پہلا نشانہ مولانا سمیع الحق بنے جو کہ آئی جے آئی کے نائب صدر تھے، اور جن کی بدولت موجودہ وزیراعظم آئی جے آئی کے صدر بن سکے تھے۔ بدبخت حکمرانوں کو یہ عقل کسی نے نہ دی کہ اسی محسن کی شب و روز کی محنتوں کے ثمرے تم آج اقتدار کی کرسی کے مزے لے رہے ہو۔ کم از کم اسے تو سزا نہ دو۔ مگر اتنی عقل کون دیتا؟ جب دلوں میں مہریں لگ جائیں اور دماغوں پر تالے لگ جائیں تو کچھ بھی سنائی نہیں دیتا۔ پاپ چڑھا ہے کہ

جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔

حکومت جب اس جھوٹ کے بعد بھی علماء کا مورال نیچے نہ لا سکی تو انہوں نے علماء حق پر دہشت گردی اور سمیع الحق پر بہتان لگایا فرقہ واریت کے الزامات لگائے مگر حکومت کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور حکمرانوں کے انہی سیاہ کارناموں کی وجہ سے جھنگ کے غیور سنی عوام نے انہیں ٹھکرا دیا اور ان کی چالیس کروڑ کی رشوت بھی جھنگوی شہیدؒ کے دیوانوں کا ایمان نہ خرید سکی اور انہوں نے صوبائی وزراء کی فوج ظفر موج کو جھنگ سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

مسلم لیگ کی، سپاہ صحابہؓ کے ہاتھوں یہ پہلی براہ راست اور بہت بڑی شکست تھی۔ جس کے درد کی ٹیسیں آج تک "وزیراعلیٰ" کو محسوس ہوتی چلی آ رہی ہیں۔

علماء کرام کے ہاتھوں اتنی بڑی اور واضح شکست کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت ہوش میں آجاتی مگر نااہل وزراء نے ایسا نہ ہونے دیا۔ حکمرانوں اور علماء حق کے درمیان خلیج مزید وسیع کر دی گئی۔ مفاہمت کی تمام راہیں مسدود کر دی گئیں۔

پھر جیسے ہی محرم الحرام قریب آتا گیا علماء حق کے پروانے گرفتار ہونا شروع ہو گئے اور محرم سے قبل ہی ملک بھر سے سپاہ صحابہؓ کے ہزاروں کارکن گرفتار کر کے جھوٹے مقدمات میں ملوث کر دیئے گئے۔ حکومت کی یہ تمام کوششیں بھی یہودی ایجنٹوں کو خوش نہ کر سکیں۔ چنانچہ عین دس محرم کو پشاور میں خانہ خدا پر حملہ کیا گیا۔ توڑ پھوڑ کی گئی، قرآن مجید کو نذر آتش کر کے جلوا ڈالا گیا۔ نااہل انتظامیہ خاموش تماشائی بنی سب کچھ دیکھتی رہی۔

کلام الٰہی کی توہین کا یہ سانحہ رونما ہونے کے بعد اقتدار کے نشے میں بدمست حکمرانوں کو محسوس ہونے لگا کہ اب ملت اسلامیہ بیدار ہو جائے گی اسے کنٹرول کرنا ایک مشکل امر ہو جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے چند زر خرید افراد سے پشاور جیسے واقعات ملک کے دوسرے مقامات پر کروائے اور ان واقعات میں سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو ملوث کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گویا یہ واقعات سپاہ صحابہؓ کے افراد کر رہے ہیں سپاہ صحابہؓ کو بدنام کرنے کی حکمرانوں کی یہ ایک چال تھی جو کہ بفضل تعالیٰ کامیاب نہ ہو سکی ہے۔ یہی ایسا ہی ڈرامہ چنیوٹ شہر میں بھی کھیلا گیا۔ مسجد "صدیق اکبرؓ" میں پانچ مرتبہ کلام الٰہی کی توہین کی گئی مگر نااہل انتظامیہ مجرم کو گرفتار نہ کر سکی۔

بالآخر ۲۹ اگست کو وہ بدبخت مجرم ہتھے چڑھ گیا سپاہ صحابہؓ چنیوٹ کے نائب صدر مولوی اعجاز صاحب نے اسے مشکوک حالت میں پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ دوسرے دن اخبارات میں مقامی انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ پریس نوٹ کی یہ خبر شہہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی کہ "سانحہ قرآن" چنیوٹ کا اصل ملزم رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا گیا اور ملزم نے اعتراف جرم کر لیا ہے۔ دوسرے دن ایس پی جھنگ، چنیوٹ آیا اور اس نے بارہ سالہ بچے بلال کو ایک سو روپے نقد انعام دیا (کیونکہ یہ کارروائی بلال کی نشان دہی پر عمل میں لائی گئی تھی)۔

۳۱ اگست کو ڈی آئی جی فیصل آباد نے مولانا منظور احمد چنیوٹی کو مبارکباد دی اور ساتھ ہی یہ وعید سنائی کہ ایک سو روپے تو بہت کم ہیں ہم بہت جلد "بلال" کو بہت بڑا انعام دینے والے ہیں۔

اسی دوران ۳۰ اگست کو گرفتار ملزم "فرخ لطیف" (جو کہ واپڈا میں ملازم ہے اور ربوہ میں تعینات ہے) کی نشان دہی پر ربوہ کے دو قادیانی گرفتار کئے گئے مگر ایک گھنٹہ تک تھانے میں ان کی آؤ بھگت کرنے کے بعد انہیں چھوڑ دیا گیا۔

یکم ستمبر کو تفتیش کا رخ واپس مدعیان کی طرف موڑ دیا گیا اور سب سے پہلے بارہ سالہ بچے بلال اور تبلیغی جماعت کے ذمہ دار غلام محمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کے اگلے روز سپاہ صحابہؓ چنیوٹ کے صدر مولانا ملک خلیل احمد صاحب، مولانا عبدالعزیز، حافظ محمد اکرم جو کہ مسجد صدیق اکبرؓ کے امام ہیں اور مفتی شفیق انجم صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کے بعد ان تمام افراد کو نامعلوم مقامات پر منتقل کر دیا گیا۔ تمام افراد پر بے پناہ تشدد کیا گیا جس کا ثبوت یہ ہے کہ گرفتاری کے بعد جب مولانا خلیل احمد صاحب کے کپڑے دھلنے کے لئے آئے تو وہ خون آلود تھے۔ مفتی شفیق صاحب مریض ہیں تشدد کی وجہ سے کافی خون نکل گیا۔ جب انتظامیہ کو ان کی ہلاکت کا خطرہ لاحق ہوا انہیں رہا کر دیا گیا۔ مفتی صاحب نے بتایا کہ ہمیں جب بے پناہ تشدد کے بعد ایس پی کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے ہم سے سوال و جواب کے بعد یہ کہا کہ یہ چاروں آدمی بے قصور ہیں۔ مگر مفتی صاحب کی رہائی کے بعد پھر گرفتار شدگان سے کیا بیتی اس کا کچھ علم نہیں۔ اب تک صرف اور صرف بلال سے ملاقات ہو سکی ہے اور وہ بھی چالان مکمل ہونے کے بعد۔

Scanned by CamScanner

اس نے بتایا کہ پولیس نے مجھے کئی گھنٹے الٹا لٹکائے رکھا اور مجھے مار پیٹ کر یہ بیان لینے کی کوشش کی کہ قرآن کو نذر آتش میں نے ہی کیا تھا۔ ان کی مار پیٹ سے تنگ آ کر میں نے ایسا بیان دینے کی حامی بھر لی تو وہ مجھے ایس پی کے پاس لے گئے۔ مگر میں نے ایس پی صاحب سے صاف صاف کہہ دیا کہ میں مجرم نہیں ہوں۔ ان کے تشدد کی وجہ سے میں نے اقرار کیا تھا براہ مہربانی آپ مجھ پر رحم کریں اور ان کے چنگل سے چھڑائیں۔ مگر ایس پی نے پولیس کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور ٹھیک طریقے سے مرمت کرو۔ جب یہ بیان دینے کے لئے رضامند ہو جائے تو پھر لے آنا۔

پھر نئے سرے سے ظلم و ستم شروع ہوئے اور دوبارہ دھمکا کر بیان لینے کی کوشش کی گئی۔ پولیس نے مجھے کہا ہم نے باقی تمام افراد اور ان کے گھر والوں کو گولی مار دی ہے اب اگر تم نے اقرار نہ کیا تو ہم تجھے بھی گولی مار دیں گے اور تمہارے گھر والوں کو بھی اور اگر تم نے اقرار کر لیا تو ہم تجھے بچہ ہونے کی بنا پر رہا کر دیں گے۔

اس طریقے سے ظالم پولیس نے ۱۲ سالہ معصوم بچے سے اپنی مرضی کا بیان لے لیا اور اس بیان کو بنیاد بنا کر دیا کہ سب سے پہلے جھوٹوں نے چالان مکمل کر کے اسے اور غلام محمد کو جوڈیشل بھیج دیا۔ پھر اگلے روز باقی تین افراد کا چالان بھی مکمل کر دیا۔

اس تمام تفتیش کے دوران سپاہ صحابہؓ کی اعلیٰ کمان کو بے خبر رکھا گیا اور انہیں تسلی دی جاتی رہی کہ ہم بے گناہوں کو ملوث نہ کریں گے۔ پھر مولانا اعظم طارق صاحب کو یقین دہانی کرائی کہ تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہم تمام ملزمان کو ایکشن کمیٹی اور آپ کے روبرو پیش کریں گے اور آپ ان سے پوچھ گچھ کر لینا۔ پھر ان افراد کے خلاف آپ کیس کے حمایان کے چالان مکمل کریں گے۔

مگر پولیس انتظامیہ اپنے اس وعدے سے بھی پھر گئی اور انہوں نے بجائے اس کے چالان مکمل کر دیئے۔

حکومت کی اس کھلی بددیانتی کے بعد علماء نے ۱۸ ستمبر کو چنیوٹ میں علماء کونسل منعقد کیا جس میں ۱۰۰ علماء دین، وکلاء اور معززین شہر نے شرکت کی۔

تمام مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تفتیش دوبارہ کرائی جائے اور یہ ذمہ داری پولیس کو واپس لے کر کسی اور کو سونپی جائے۔ مگر حکومت نے ایسا تو نہیں کیا بلکہ آخری اطلاعات تک شنید ہے کہ اب نئے سرے سے تفتیش ہوگی اور تفتیش کا کام پولیس ہی کرے گی۔ دیکھئے اب اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

اگر تو حکومت نے تفتیشی عملہ کے دباؤ پر چھانے کی کوشش کی تو نتیجہ وہی ہوگا اور اگر تفتیشی عملہ نے انصاف کے تقاضے پورے کئے تو انشاء اللہ سپاہ صحابہؓ اس الزام سے بھی بری الذمہ ثابت ہوگی۔

یہ ایک وسیع البنیاد سازش ہے جس میں ہر دشمن نے اپنا اپنا کردار ادا کیا ہے۔ مولانا جھنگوی کے سیاسی حریف پہلے دن ہی سے اس سازش میں مصروف تھے اور وہ پراپیگنڈہ کرتے تھے کہ یہ واقعات مولانا جھنگوی شہید کروا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مقامی شیعہ ایم پی اے نے تحریک التوا کے ذریعے اسمبلی کے فلور پر وزیر اعلیٰ سے جھوٹا بیان لیا کہ اس واقعہ میں سپاہ صحابہؓ کا مقامی صدر ملوث تھا۔ اتنا جھوٹا اور غلط بیان دیکر وزیر اعلیٰ نے صوبائی اسمبلی کے وقار کو پامال کیا ہے۔ جس کے لئے تاریخ اسے کبھی معاف نہ کرے گی۔

وزیر اعلیٰ کو یہ من گھڑت رپورٹ اسی بارنش مجسٹریٹ نے بھیجی ہوگی جو سپاہ صحابہؓ کا مذہبی مخالف ہے اور جس نے پچھلے سال مولانا اعظم طارق پر بے پناہ تشدد کروایا تھا۔

مجھے لگتا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس کے لئے قائد اعظمؒ نے فرمایا تھا کہ "اسلام میں راز ہی ہے مگر وہ آدمی میں اسلام نہیں"۔

میں اپنی بات دوبارہ دہراتا ہوں کہ اگر اب تفتیش آزادانہ ماحول میں ہوئی تو انشاء اللہ سپاہ صحابہؓ کے کارکن بے گناہ ثابت ہوں گے اور اگر صوبائی حکومت نے پھر ہاتھ دکھایا تو یاد رکھنا۔

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔

فقط اعجاز قاسمی ۔

## بقیہ:- اِک دیا اور بُجھا

معتبر علماء کرام کا اجتماع مدرسہ تعلیم القرآن میں ہوا جس میں مرحوم کے لئے تعزیتی کلمات کے بعد سب علماء کرام نے مولانا اشرف علی صاحب کے جانشین مقرر کرنے کی تائید فرمائی اور توقع ظاہر کی کہ مولانا اشرف علی بھی۔ اپنے والد محترم اور اپنے برادر مرحوم کی طرح دینی جماعتوں کی بلا امتیاز سرپرستی کا کام جاری رکھیں گے۔ انشاءاللہ العزیز۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنجہائے گراں مایہ کیا کئے


خوشخبری

جھنگوی شہیدؒ اسلامی کیسٹ ہاؤس

تہہ خانہ النور سنٹر ریگل روڈ نزد چوک انارکلی فیصل آباد

قائدین سپاہ صحابہؓ اور دیگر علماء کرام کی تقاریر کے کیسٹ حاصل کرنے اور ریکارڈ کروانے کا عظیم مرکز، نیز ہمارے ہاں سٹکر، بیج، کی رنگ، پرچم سپاہ صحابہؓ، ڈائریاں، کیلنڈر، پرس وغیرہ تھوک ریٹ پر دستیاب ہیں۔

پروپرائیٹر- حبیب الرحمٰن

# اک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی

## حضرت مولانا قاضی احسان الحق اللہ کو پیارے ہو گئے

رانا امیر علی حنفی

20 ستمبر 1992ء (اتوار) کی گرم دوپہر نمودار ہوئی ادھر راولپنڈی کے کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں ایک عالم ربانی کی روح علیین کی طرف پرواز کر رہی تھی۔ اس روح کا قفس عنصری ہمارے محترم مولانا قاضی احسان الحق صاحب کا جسد خاکی تھا۔ جو طویل اور گوناگوں علالت سے شفایاب ہو کر ابدی نیند سو رہا تھا۔

### انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ خبر سن کر دلی صدمہ ہوا کہ قاضی صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے۔ پھر خیالات و تصورات کی وادی میں بکھر لے لیتے ہوئے سوچا کہ اس عالم آب و گل میں کتنے عظیم انسان وارد آئے۔ ان کی شہرت کا ڈنکا بجا اور ان کی خطابت، صحافت اور اہتمام کا لوہا لوگ مانتے رہے۔ لیکن وکل من علیہا فان کے قاعدہ کے مطابق جب ان کے پاس داعی اجل آن پہنچا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر شہر خموشاں کے باسیوں سے جا ملے۔ مولانا مرحوم کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ ڈاکٹروں نے ان کے علاج معالجے کے سلسلہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن افسوس ان کا علاج کرتے کرتے علم و عرفان کا چراغ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گیا۔

آہ۔ اس قحط الرجال کے دور میں ایسے بلند پایہ اور محقق علماء کی جس قدر شدت سے ضرورت ہے اسی قدر تیزی سے ہمارے مایہ ناز علماء ہمیں داغ مفارقت دیکر جا رہے ہیں۔ راولپنڈی کی فضائیں ابھی مولانا عبدالستار تونسوی کا سوگ منا رہی تھیں کہ یہ روح فرسا سانحہ پیش آگیا۔ یہ ہمارے گناہوں اور بداعمالیوں کی شامت ہے کہ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں دیکھتے ہی دیکھتے کتنے مایہ ناز اور قابل فخر علماء اللہ کو پیارے ہو گئے۔

علماء زمین پر اسی طرح ہیں جیسے ستارے آسمان پر کہ بحر و بر کی تاریکیوں میں ان سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے اور اگر ستارے چھپ جائیں تو ممکن ہے کہ مسافر راستہ بھول جائیں اسی طرح علماء کے نہ ہونے سے لوگوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔

مولانا قاضی احسان الحق صاحب شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان کے فرزند اور جانشین جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان کے ناظم اعلیٰ۔ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے مہتمم جمعیت اہلسنت والجماعت راولپنڈی اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری۔ ماہنامہ تعلیم القرآن کے سرپرست مدیر۔ سپاہ صحابہؓ راولپنڈی کے سرپرست اور دیوبند مکتب فکر کے بلند پایہ عالم دین۔ اور خطیب توحید کے نام سے جانے جاتے تھے۔

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کی وفات سے سنیت کے حلقوں میں جو خلاء محسوس کیا جاتا تھا۔ قاضی صاحب نے حضرت شیخ کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے والد محترم کے مشن کو آگے بڑھایا اور راولپنڈی بلکہ پاکستان بھر کے علماء حق کی سرپرستی اور انکے ساتھ فراخدلانہ تعاون کا حق ادا کر دیا۔

اشاعت توحید و سنت ہو یا تحریک ختم نبوت جمعیت علماء اسلام کا سیاسی مطالبہ کا مسئلہ ہو یا سپاہ صحابہؓ کی تحریک ناموس صحابہ کا جلسہ مولانا مرحوم نے ہر جماعت کو اپنا سٹیج دیا بلکہ انکی بھرپور حمایت کی اور ہر مشکل مرحلہ میں دل و جان سے سنت نبوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے استقامت کا ثبوت دیا۔

ایک دفعہ پنڈی میں سپاہ صحابہؓ کا جلسہ تھا تو کسی نوجوان نے قاضی صاحب کے جلسہ میں تشریف لانے پر نعرہ لگایا "شیخ القرآن کا دوسرا نام۔ قاضی احسان۔ قاضی احسان"

لیکن خلوص اور سادگی کا یہ عالم تھا کہ قاضی صاحب اس نوجوان کو کہہ رہے تھے کہ آج قاضی کا نعرہ نہیں لگے گا اور آج سب نعرے میرے بھائی جھنگوی اور قاسمی کے لگیں گے۔

مولانا مرحوم کافی عرصہ سے شوگر اور بلڈ پریشر کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ دو تین ماہ پہلے راقم الحروف نے اپنے گاؤں کے لئے مرحوم کی جلسہ کی تاریخ لینا چاہی۔ جمعہ کے بعد بات ہوئی۔ تو قاضی صاحب نے معذرت چاہی اور فرمانے لگے آجکل ہم تاریخ دیتے نہیں بلکہ ڈاکٹروں سے تاریخیں لینے کے چکر میں ہیں۔ دعا کریں صحت یاب ہو جاؤں تو ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔

وفات سے چار دن پہلے راقم اور مولانا انور بیگ مدظلہ مولانا مرحوم سے ایم ایچ وارڈ نمبر ۱۰ میں تیمارداری کے لئے گئے تو بڑی شفقت سے ملے۔ اٹھنے بیٹھنے کی سکت نہ تھی ہماری طرف کروٹ لیکر ۱۱ ستمبر کو تعلیم القرآن میں ہونے والی سیرت النبیؐ کانفرنس کے بارے میں پوچھتے رہے۔ آخری دنوں میں بھی دینی خدمت اور جذبے کا یہ عالم تھا۔ کہ جسمانی تکلیف کے باوجود نقاہت اور شدید کمزوری کی حالت میں بھی جب تک دینی موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی تو تمام تکالیف برداشت کرکے باتیں سنتے اور جواب دیتے رہے۔ پھر ایک اور ساتھی نے کوئی دنیاوی سوال پوچھ لیا۔ تو کروٹ بدل لی اور مولانا انور بیگ صاحب سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ حضرت ناراض نہیں ہونا میں مجبور ہوں مجھ سے مزید بات نہیں ہو سکتی۔

۱۹ ستمبر کو راقم پھر تیمارداری کے لئے وارڈ میں گیا تو حضرت کی طبیعت قدرے بہتر تھی۔ گلوکوز کی بوتل لگی تھی۔ حال پوچھنے پر فرمایا۔ کہ بیماری کی حد تک ٹھیک ہوں بس کمزوری ہے۔ اللہ صحت یاب فرمائیں گے اور پھر اپنے موحد اعظم ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اللہ اللہ کرتے رہے۔

اور پھر ۲۰ ستمبر کو ساڑھے گیارہ بجے دوپہر اللہ کا ورد کرتے ہوئے ہی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

مولانا کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے پنڈی اسلام آباد اور پاکستان کے دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔ راجہ بازار اور پنڈی کی مشہور مارکیٹیں مرحوم کے سوگ میں بند کر دی گئیں۔

۲۱ ستمبر کو صبح ۸ بجے مرحوم کا جنازہ لیاقت باغ راولپنڈی میں ادا کیا گیا۔ شیخ طریقت سید عنایت اللہ شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور دس بجے مرحوم کو جامعہ اشاعت الاسلام اٹک میں انکے والد محترم شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

راولپنڈی اسلام آباد اور جمعیت اشاعت التوحید و السنۃ کے دینی حلقوں میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ مرحوم کے نماز جنازہ سے قبل مرحوم کے چھوٹے بھائی مولانا اشرف علی کو قاضی صاحب کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔

مورخہ ۲۳۔۹۔۹۲ کو پاکستان بھر کے [illegible] سنیت کے

(باقی صفحہ [illegible] پر)

Scanned by CamScanner

## ایک شیعہ طالب علم کا انجام

ہمارے مقامی ہائی سکول نمی قیصرانی تحصیل تونسہ میں ایک احمد بخش نامی شیعہ طالب علم دسویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ وہ کبھی کبھار صحابہ کرامؓ کے بارے غلط باتیں کرتا رہتا ہے۔ لڑکوں نے سمجھایا لیکن وہ باز نہ آیا ایک مرتبہ اس نے اسلامیات لازمی پر لکھے ہوئے صحابہ کرامؓ کے نام کے آگے لعنت کا لفظ لکھ دیا۔ ایک سنی طالب علم کو جب علم ہوا تو اس نے سب لڑکوں کو بتایا۔ لڑکوں نے احتجاج کیا اور اساتذہ کرام کے سامنے معاملہ پیش ہوا۔ مگر اساتذہ نے بے غیرتی کا ثبوت دیتے ہوئے ڈانٹ ڈپٹ کے علاوہ اسے کچھ نہ کہا۔ حالانکہ تمام لڑکوں نے اس طالب علم کو سکول سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ مذکورہ طالب علم امتحان دیتا ہوا پہلے ہی پرچہ میں نقل مارتے ہوئے پکڑا گیا اور سپرنٹنڈنٹ

امتحانات نے اس پر U.M.C یعنی نقل مارنے کا کیس بنا دیا۔ بورڈ میں اس کا کیس چلا انکوائری ہوئی اور اس کو سزا دی گئی کہ آئندہ ۴ سال تک اسے امتحان دینے کی اجازت نہیں وہ پاکستان کے ساتھ ساتھ آزاد کشمیر کے بورڈ میں بھی امتحان نہیں دے سکتا۔ بورڈ والوں نے تمام پاکستان کے بورڈوں کو چٹھیاں ارسال کر دی کہ اس طالب علم پر کیس ہے۔ یہ امتحان نہیں دے سکتا۔ اس طرح اس شیعہ طالب علم نے صحابہؓ کی گستاخی کی سزا بھگتی۔

رپورٹ عبدالاحد لسن گورمانی تونسہ شریف

## خلافت راشدہ بورڈ دوبارہ نصب کر دیا گیا۔

آج سے تقریباً ڈیڑھ برس قبل سپاہ صحابہؓ میلان نے ایک بورڈ جس پر کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور خلفائے راشدین کے اسمائے گرامی انتہائی جلی حروف میں اور سپاہ صحابہؓ کا پرچم بنا ہوا تھا چوک صدیق اکبرؓ بالمقابل امام بارہ نصب کیا۔ اس بورڈ کی تکلیف شیعوں کو بہت ہوئی اور انہوں نے اکھاڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔

سپاہ صحابہؓ کے جیالوں نے بھی قسم اٹھا رکھی تھی کہ ہم مر جائیں گے مگر بورڈ کی طرف بڑھنے والے ہاتھ کو کاٹ کر الگ کر دیں گے۔ گزشتہ محرم میں بھی انتظامیہ اور شیعوں نے بورڈ اکھاڑنے کے لئے ناپاک حملہ کیا۔ مگر سپاہ صحابہ کا موقف دو ٹوک تھا علاقہ کے نامور شیعہ جن کے اشارے پر سب کچھ ہو سکتا ہے انتظامیہ کے ہمراہ تھے اور مقامی ام لماہ

سنی چیئرمین نے بھی شیعوں کی حمایت کی لیکن سپاہ صحابہؓ کے کارکن اور حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے پروانے اپنے مشن سے ایک قدم بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ تھے بالآخر انتظامیہ بھی بے بس ہو گئی۔ خیر محرم امن سے گزر گیا اور بورڈ قائم رہا۔ محرم کے تین ماہ بعد ایک نہایت دردناک واقعہ پیش آیا مسجد کے خطیب نے انتظامیہ کی مدد کی یاد رہے کہ یہ نام نہاد خطیب سنی ہے اور اصل سنیت کے لبادہ میں شیعہ اور انتظامیہ کا ایجنٹ تھا۔ اس کی مدد سے انتظامیہ نے رات کی تاریکی میں جب کہ قصبے کے تمام لوگ سوئے ہوئے تھے پورے قصبہ کی ناکہ بندی کر دی اور بھاری پولیس علاقہ مجسٹریٹ اور اے سی کے ہمراہ بورڈ کو اکھاڑ کر وفتراے سی منڈی بہاؤالدین لے گئے دوسرے دن یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اسی وقت سپاہ صحابہؓ کے کارکن منڈی بہاؤالدین گئے اور اے سی سے مذاکرات ہوئے اے سی نے بورڈ واپس کرنے کا وعدہ کیا مگر دوبارہ نصب کرنے کی اجازت نہ دی۔

آخر کار ایک احتجاجی جلسہ عام منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ساتھ یہ اعلان بھی کیا کہ جلسے کے اختتام پر بورڈ دوبارہ نصب کر دیا جائے گا جس میں سپاہ صحابہؓ پنجاب کے صدر مولانا محمد نواز طوری کو دعوت دی جانی تھی۔ جب انتظامیہ نے یہ اعلان سنا تو بورڈ لگانے کی پیشکش کی اور شرط یہ رکھی کہ اگر جلسہ ملتوی کر دیا جائے تو ہم شیعوں کو مجبور کریں گے لیکن سابقہ جگہ پر بورڈ نہیں لگے گا۔ بلکہ دوسری جگہ پر۔ انتظامیہ نے کہا کہ چوک اور اہل تشیع کی عبادت گاہ کے درمیان جو جگہ آئے وہاں بورڈ نصب کر دیا جائے۔ ہم نے بھی رضامندی ظاہر کی اور شیعہ نے بھی لیکن ان کو کیا معلوم تھا کہ وہ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار رہے ہیں۔ آخر کار ۲۵ جون کو اے سی ڈی ایس پی علاقہ مجسٹریٹ اور پولیس کی بھاری جمعیت نے بورڈ کی سابقہ جگہ اور مسجد کے درمیان بورڈ کو نصب کر دیا شیعوں نے بہت چیخ و پکار کی کہ اس جگہ بورڈ نہیں لگنا چاہئے کیونکہ یہ ہمارا روٹ ہے ہم نے کہا کہ بورڈ ضرور لگے گا اور اسی جگہ پر لگے گا۔ انتظامیہ اور شیعوں کو سپاہ صحابہؓ کے اس مطالبہ کے سامنے جھکنا پڑا اور بورڈ پوری شان و شوکت کے ساتھ دوبارہ نصب کر دیا گیا آج بورڈ سپاہ صحابہؓ کی شاندار کامیابی کا اعلان کر رہا ہے۔

رپورٹ اعجاز احمد چغتائی چھالیہ گجرات

○ پچھلے دنوں میرا ایک دوست جرمنی سے آیا ہوا تھا اس نے ایک دلچسپ واقعہ سنایا کہ محرم میں کچھ شیعہ اکٹھے ہوئے اور ایک مکان میں اپنی رسومات شروع کیں کیونکہ جلوس کی تو جرمنی میں اجازت نہ تھی۔ اسی لئے انہوں نے مکان میں ماتم شروع کر دیا۔ ہمسائیوں نے دیکھا تو پولیس کو شکایت کی پولیس آئی تو شیعوں نے کہا کہ ہم عبادت کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا ہمارے قانون کے مطابق تم اجتماعی خودکشی کر رہے ہو۔ اس لئے پولیس ان تمام کو پکڑ کر لے گئی اور تھانے میں بند کر دیا اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے شیعہ نے کتنی گندی حرکت کی کہا کہ ہم مسلمان ہیں اور یہ ہمارا دین ہے جس سے غیر ملک میں مسلمانوں کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑا

رپورٹ عبدالقیوم کھول گجرات

## رزق کے بارے میں

حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: کسب معاش کرنے کے متعلق لوگوں کی پانچ حالتیں ہیں۔ یعنی پانچ طرح کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

۱۔ وہ شخص جو اپنے پیشے کو روزی کے لئے موقوف سمجھے اور اللہ کی طرف خیال نہ کرے ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔

۲۔ وہ شخص جو رزق کا دارومدار جس طرح پیشے پر سمجھے اسی طرح اللہ کی طرف بھی جانے۔ ایسا شخص مشرک ہے۔

۳۔ وہ شخص جو روزی کو اللہ کی طرف سے خیال کرے، مگر پیشے کو روزی حاصل کرنے کا سبب جانے اور اس کے دل میں یہ شک ہو۔ کہ اگر وہ یہ پیشہ نہ کرے تو اللہ جانے اس کو روزی ملے یا نہ ملے ایسا عقیدہ رکھنے والا منافق ہے۔ اس کا ایمان مشتبہ ہے۔

۴۔ وہ شخص جو روزی دینے والا اللہ تعالیٰ کو یقین کرے اور اپنے پیشے کو حیلہ جانے اور یہ عقیدہ رکھے۔ کہ اگر وہ پیشہ نہ کرتا جب بھی اللہ تعالیٰ اس کو رزق پہنچاتا۔ مگر باوجود اس عقیدے کے وہ اللہ کی نافرمانی میں مبتلا رہے اور اپنی کمائی سے اللہ کا حق ادا نہ کرے ایسا شخص مومن ضرور ہے۔ لیکن فاسق ہے۔

۵۔ جو شخص رزق دینے والا صرف اللہ کو جانے اور پیشے کو روزی کا سبب سمجھے اور عقیدہ رکھے کہ اگر وہ پیشہ اختیار نہ کرتا تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو رزق پہنچاتا اور وہ شخص اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور اپنی کمائی سے اللہ کا حق ادا کرتا رہے۔ ایسا شخص مومن کامل ہے۔ (تذکرۃ الواعظین ج ۱ ص ۱۴)

Scanned by CamScanner

رہے تھے۔ نوجوان اپنے کام میں مصروف تھے۔ شہری لوگ اور انتظامیہ حیران تھی کہ یہ دیوانے ہو گئے ہیں پتہ نہیں کب بارش آجائے۔ اور دھوبی گھاٹ دوبارہ دلدل بن جائے لیکن اللہ رب العزت اپنے کمزور اور ناتواں بندوں کی آزمائش کر چکے تھے۔ نماز عصر تک جلسہ گاہ تیار ہو چکی تھی۔ کارکنوں اور ذمہ داروں نے اپنی محنت اور جدوجہد سے اقبال پارک کو کانفرنس کے لئے تیار کر دیا تھا۔ نماز مغرب تک تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ مولانا اعظم طارق دوپہر کو جھنگ سے آتے ہوئے جلسہ گاہ کو دیکھ کر انہیں شاباش دی۔ قائد سپاہ صحابہؓ بھی دوپہر کو تشریف لا چکے تھے۔ سپاہ صحابہؓ کی جانب سے خوبصورت اشتہارات لگنے کے بعد غائب کر دیئے گئے تھے۔ ان اشتہارات کو پھاڑ دیا گیا تھا یا ان پر دوسرے اشتہار لگا دیئے گئے تھے۔ لیکن اس اقدام سے بھی کارکن بے ہمت نہ ہوئے 16 ستمبر کو ہی مختلف یونٹوں کی جانب سے رکشوں پر اعلانات کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ 17 ستمبر کو بھی اسی طرح اعلانات ہوتے رہے 17 ستمبر کو پاکستان اخبار میں اشتہار بھی دیا گیا۔ نماز مغرب سے تھوڑی دیر قبل جلسہ گاہ کو خالی کروا لیا گیا۔ پھر کارکنوں نے اپنے اپنے مقامات پر ڈیوٹی سنبھال لی اور سامعین اقبال پارک میں آنا شروع ہو گئے۔ انتہائی سکون اور نظم و ضبط کے ساتھ یہ سلسلہ جاری تھا کہ راقم کچھ دیر کے لئے جلسہ گاہ سے نکل کر انار کلی کی طرف آگیا نماز عشاء کے فوراً بعد جلسہ کی کارروائی کے باقاعدہ آغاز کے لئے راقم نے قاری محمد اکرم صاحب کو تلاوت کلام پاک کی دعوت دی ابھی انہوں نے تلاوت شروع نہیں کی تھی کہ نزدیکی امام باڑے سے غلیظ نعرہ بازی شروع کر دی گئی اور پھر فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا اس وقت سامعین کی قلیل تعداد جلسہ گاہ میں موجود تھی فائرنگ شروع ہوتے ہی پیغمبر انقلاب کانفرنس کا آغاز کر دیا گیا۔ تلاوت کے دوران بھی فائرنگ ہوتی رہی تلاوت کے بعد راقم نے کانفرنس کی غرض و غائت بیان کی اسی اثناء میں شہریوں کی کثیر تعداد فائرنگ کی آواز سن کر جلسہ گاہ کی طرف آنا شروع ہو گئی اور دیکھتے دیکھتے دھوبی گھاٹ کی جلسہ گاہ بھرنا شروع ہو گئی۔ ارد گرد کے علاقوں سے غیور سنی نوجوان بھی آنا شروع ہو گئے سپاہ صحابہؓ فیصل آبادؒ کے ڈویژنل کونسلر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے سیرت پیغمبر پر بیان شروع کیا۔ انہوں نے آنے والے شرکاء کو سیرت النبیؐ کی روشنی میں استقامت کا درس دیا اور سپاہ صحابہؓ کے مشن پر روشنی ڈالی مشہور اہلحدیث عالم دین حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب کی طرف سے انکے نمائندہ نے پنجابی زبان میں سیرت مصطفیٰ کے ساتھ ساتھ عظمت صحابہؓ بیان کی اسی اثناء میں سپاہ صحابہؓ پنجاب کے سرپرست حضرت مولانا پیر سیف اللہ خالد نقشبندی کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہو چکے تھے۔ ان کے ساتھ جامعہ امدادیہ کے مہتمم

شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد صاحب' مرکزی سالار اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان چوہدری طارق افضال مشہور بریلوی عالم دین حضرت مولانا خادم حسین قادری' حضرت مولانا محمد رفیق جامی' حضرت مولانا قاری ریاض صاحب' مولانا عبدالوارث نعمانی' سپاہ صحابہؓ پنجاب کے صدر قاری نواز بلوچ صاحب۔ مشہور شاعر طاہر جھنگوی۔ فلک شیر اور دیگر قائدین موجود تھے۔ چوہدری طارق افضال نے اپنے پرجوش خطاب میں امیر عزیمت اور سپاہ صحابہؓ کا مشن بیان کیا۔

بریلوی عالم دین مولانا خادم حسین قادری نے سپاہ صحابہؓ کے قائدین کو بریلوی مکتب فکر کے تعاون کا یقین دلایا اور گزشتہ دینی تحریکوں میں بریلوی دیوبندی اور اہلحدیث اکابر کے اتحاد کی مثالیں دیتے ہوئے بریلوی نوجوانوں کو وحدت امت کے اس پلیٹ فارم پر آنے کی دعوت دی مولانا خادم حسین قادری کی تقریر کے آغاز میں سپریم کونسل سپاہ صحابہؓ کے چیئرمین حضرت مولانا ضیاء القاسمی اسٹیج پر تشریف لائے ان کی آمد پر جلسہ گاہ میں موجود ۵۰ ہزار سے زائد افراد نے زبردست خیر مقدم کیا۔

مولانا خادم حسین قادری کے فوراً بعد راقم نے چیئرمین سنی سپریم کونسل حضرت مولانا ضیاء القاسمی کو خطاب کی دعوت دی۔ قاسمی صاحب نے ابھی خطبہ مسنونہ کا آغاز ہی کیا تھا کہ امام باڑے سے غلیظ گالیاں اور زبردست فائرنگ شروع ہو گئی۔ اسی موقع پر سپاہ صحابہ پنجاب کے سالار جناب شیخ امین گڈو نے اپنے ولولہ انگیز لہجہ میں دشمن کو نہایت جرات سے للکارتے ہوئے شرکاء کو صبر اور نظم و ضبط کو ملحوظ رکھنے کی تلقین کی۔ زبردست فائرنگ کے جواب میں حضرت مولانا ضیاء القاسمی نے آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں زندہ رہا تو آئندہ محرم میں اقبال پارک دھوبی گھاٹ میں شیعہ کو داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے نوجوانوں کو بھرپور تیاری کا حکم دیا اور کہا کہ کلاشنکوف اور گولی سے زیادہ تر شیعہ کافر کے نعرے میں ہے اسی موقعہ پر کافر کافر شیعہ کافر کی زبردست نعرہ بازی کی گئی۔ مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ آج کی اس کانفرنس کو ناکام کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں اور سنی عوام کا بلا تفریق مسلک بھاری تعداد میں شریک ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ حق نواز کا مشن کامیاب ہوگا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سپاہ صحابہؓ کے نوجوان آئندہ اپنا راستہ خود متعین کریں گے۔

مولانا ضیاء القاسمی کی تقریر کے دوران بھی فائرنگ ہوتی رہی قاری نواز بلوچ صدر سپاہ صحابہ صوبہ پنجاب نے مولانا ضیاء القاسمی کی تقریر پر کہا کہ یہ سپاہ صحابہؓ کی سپریم کونسل کی چیئرمین کا حکم ہے اسے کسی یونٹ کے صدر سیکرٹری یا عام کارکن کی بات نہ سمجھا جائے اور ہم مولانا کے اس حکم کو پورا کرنے کے لئے بھرپور تیاری کریں گے قاری نواز بلوچ

Scanned by CamScanner

## بقیہ :- پیغمبر انقلاب کانفرنس

نے شیعہ کی روایتی بزدلی کو بیان کرتے ہوئے چیلنج کیا کہ اگر ہمت ہے تو سامنے آئیں انہوں نے دلیرانہ خطاب سے شرکاء کو نیا ولولہ عطا کیا۔ سپاہ صحابہؓ کے مرکزی سیکرٹری جنرل جناب یوسف مجاہد نے کہا کہ پٹاخوں کے اس کھیل اور پھلجھڑیوں کے سلسلے سے ہمیں مرعوب نہیں کیا جا سکتا ہم اپنے مشن کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں اور باطل کو بھول ہے کہ وہ ہمیں ہمارے راستے سے ہٹا دے گا جناب یوسف مجاہد کے خطاب کے دوران جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا اعظم طارق اسٹیج پر تشریف لائے ان کی آمد پر تمام شرکاء نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ اس وقت دھوبی گھاٹ کی جلسہ گاہ بھر چکی تھی اور نڑ والا روڈ پر بھی عظیم اجتماع تھا محلّہ دھوبی گھاٹ کی گلیوں اور سڑکوں پر بھی کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔ مولانا اعظم طارق نے اس موقع پر انتہائی زبردست انداز اختیار کرتے ہوئے تاریخی خطاب کیا انہوں نے کہا کہ جو بات کہنا چاہتا ہوں اس پر تمام سننے والوں کو آج غور سے سنیں خواہ وہ اپنے ہوں یا بیگانے آج کوئی نعرہ بازی اور رد عمل نہیں ہونا چاہئے آج میری بات سننے کے بعد کل تنہائی میں جا کر غور کر کے فیصلہ دیں کہ ہم جو بات کہتے ہیں اور جو مشن بیان کرتے ہیں اس میں حقانیت ہے یا نہیں مولانا اعظم طارق نے 4 مشہور حوالے دیئے تو عوام نے پر تپش اور شیعہ کے خلاف نعرہ بازی شروع کر دی جب کہ اسی اثناء میں امام باڑے سے زبردست فائرنگ شروع ہو چکی تھی۔ مولانا اعظم طارق نے اس موقع پر کہا کہ سپاہ صحابہؓ بھاگنے والی جماعت نہیں ہے اگر ہم نے بھاگنا ہوتا تو علماء کے لاشے کیوں اٹھائے ہم نے چلتی گولیوں میں مشن کی بات کی ہے۔ آپ نے شرکاء سے کہا کہ گولیاں چل رہی ہیں تم لوگ گھروں کو چلے جاؤ اور اس پر مجمع نے بلند آواز سے نہیں جائیں گے کی صدا بلند کی انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک جدوجہد کرتے رہیں گے جب تک مشن مکمل نہیں ہوتا ہم اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کریں گے۔ حالات کی تمام تر سنگینیاں انتظامیہ کی جانبداری شیعہ کی جارحیت اور غنڈہ گردی ہمیں راہ سے نہیں ہٹا سکتی۔

مولانا محمد رفیق احمد جامی سرپرست سپاہ صحابہؓ ضلع فیصل آباد نے اپنے مختصر خطاب میں انتظامیہ کو جھنجوڑا انہوں نے کہا کہ کسی اجتماع کو خراب کرنا آسان بات ہے مگر اجتماع کو چلتی گولیوں میں اختتام تک پہنچانا سپاہ صحابہؓ کا کام ہے۔ مولانا جامی نے سپاہ صحابہؓ فیصل آباد کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا اور آنے والے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

سپاہ صحابہؓ پنجاب کے سرپرست پیر سیف اللہ خالد نے اپنے صدارتی خطاب میں کارکنوں اور ساتھیوں کو حوصلے۔ حکمت سے کام لے کر مشن پر کاربند رہنے کی تلقین کی اور کارکنوں اور شرکاء کو ان کی بہادری اور دلیری پر خراج تحسین پیش کیا۔

آخر میں قائد سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی استقبالی نعروں کی گونج میں مائک پر تشریف لائے ان کی آمد پر بھی امام باڑے سے فائرنگ ہونے لگی تو آپ نے خبردار کیا کہ اب اگر فائرنگ ہوئی تو میں کوئی ضمانت نہیں دوں گا کہ امام باڑا بچتا ہے یا نہیں آپ نے کہا کہ یہ فائرنگ شیعہ نہیں کر رہا بلکہ انتظامیہ کروا رہی ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے تو تمہارے 100۔ 100 مربع کے جاگیرداروں کو کھڈوں میں ڈال دیا اور آج تم ہمارے جلسے پر گولیاں چلا کر ہمیں خوفزدہ کرنا چاہتے ہو اسی اثناء میں شیعہ کی فائرنگ سے درمیان میں لگے ہوئے ٹرانسفارمر پر گولیاں لگنے سے امام باڑے کی بجلی رو معطل ہو گئی قائد سپاہ صحابہؓ نے حکومت پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ شریعت کے نام پر برسر اقتدار آنے والی حکومت کے وزراء اسلام کے بنیادی عقائد کی نفی کر رہے ہیں اور حکمران ایران اور شیعہ اقلیت کو خوش کرنے کے لئے گاہے بگاہے سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگانے کے اشارے دیتے ہیں اس قسم کی باتوں سے ہمیں ڈرانے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں قائد سپاہ صحابہؓ نے ڈیڑھ گھنٹہ سیرت طیبہ بیان کرتے ہوئے شرکاء کو غور و فکر کی دعوت دی اور ڈھائی بجے کے قریب اس عظیم کانفرنس کا اختتام قائد کی دعائے خیر سے ہوا۔

اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے سپاہ صحابہؓ فیصل آباد کے کارکنوں اور عہدیداروں نے مولانا رفیق جامی حاجی شفیق احمد اور مولانا مجیب الرحمن لدھیانوی کی قیادت میں دن رات محنت کی کم عمر دیوار نویس ذکی نے شہر بھر میں مشنری جذبے سے دیواریں لکھیں۔ گھنٹہ گھر چوک میں لگا ہوا خوبصورت بورڈ بھی ذکی نے تیار کیا۔ حافظ انجم قاری غنی۔ عبدالباسط۔ قاری اسلم صاحب' قاری اکرم صاحب' مولانا عبدالوارث نعمانی' ذکاء الرحمن علوی' عبدالقیوم' امین سدھاروی' سلطان علی مقبول' حافظ شفیق الرحمن' محمد اعظم' قاری مطیع الرحمن' حافظ حبیب احمد' ملک اختر رسول' عماد بٹ' محمد احسان' حافظ محمد اشرف' مولانا طاہر الحسن' محمد اعظم فرنیچر والے' حافظ زبیر احمد' چوہدری عبدالغفار بابو خان' سعید مدنی' عبدالجبار' محمد سلیم' محمد اشرف' عبدالحی' شبیر احمد عثمانی' محمد طیب اور دیگر کارکنوں نے بھرپور محنت اور جانفشانی سے اس عظیم کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

Scanned by CamScanner

اسلام میں صحابہ کرام رض خلفاء راشدین رض اور اہلبیت رض عظام کے مقام ومرتبہ صحابہ کرام رض کی قومی ملی سیاسی جنگی خدمات باہمی تعلقات علوم وافکار تعلیمات عقائد ونظریات پر مشتمل

تاریخ ساز ـــــ جامع ـــــــ مختصر ـــــ خوبصورت مجموعہ

# اسلام میں صحابہ کرام رض کی آئینی حیثیت

اپنی نوعیت کا منفرد خزانہ　　　جماعت مصطفیٰ کی درخشندہ تاریخ کا نابغہ روزگار نمونہ

صحابہ کرام رض اور خاندان نبوت کے مابین اخوت ومحبت کا حسین امتزاج

محمدی جماعت کا ضو فشاں آئینہ　　　المعروف ـــــــــ ستارے چاند کے

صفحات: ۴۱۶　　تالیف ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی　　ہدیہ: ۱۲۰ روپے


صحابہ کرام رض کے بارے میں اہم معلومات
صحابہ کرام رض کا مقام ومرتبہ
اسلام میں صحابہ کرام رض کی آئینی حیثیت
صحابہ کرام رض ـــــــ قرآن وحدیث کی زبانی
[illegible] کی طرف سے صحابہ کرام رض کی عظمت کا اعتراف
صحابہ کرام رض کے بارے میں دیگر غیر مسلموں کی رائے
حیات صحابہ رض
صحابہ کرام رض بحیثیت حکمران
صحابہ کرام رض کے عقائد ونظریات
عبادات صحابہ کرام رض
تاریخ کے عہد ساز انسانوں کی تہذیب وثقافت
اہل بیت اور صحابہ کرام رض
حضرت ابوبکر صدیق رض اور خاندان نبوت
حضرت عمر رض اور خاندان نبوت
حضرت عثمان رض اور خاندان نبوت
[illegible]
[illegible]
[illegible] صحابہ کرام رض
[illegible]
[illegible] کی اولاد کے نام
آنحضرت ص [illegible] صحابہ کرام رض

آنحضرت ص کے مشہور جرنیل اور سپہ سالار صحابہ کرام رض
مشہور صحابیات کا تعارف
وہ صحابہ کرام رض جو مصر میں تشریف لائے
آنحضرت ص کے موالی صحابہ کرام رض
صحابہ کرام رض کی تعمیر کردہ مساجد ومکاتب
صحابہ کرام رض کے [illegible]
کرامات صحابہ کرام رض
اختتامی اہم گزارش
صحابہ کرام رض کے بارے میں خمینی اور شیعہ کا نظریہ


## خصوصیات

یہ کتاب انقلاب ایران کے بعد خمینی اور شیعہ کی طرف سے صحابہ کرام رض کے خلاف شائع ہونے والے تمام لٹریچر کو مدنظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے

یہ کتاب ہر مسلمان کے لوح قلب پر صحابہ کرام رض خلفاء راشدین اور اہلبیت عظام رض کے بارے میں نقش ہونے والے درخشندہ موتی

آنحضرت ص کے اولوالعزم رفقاء کے بارے میں قرآن وحدیث آئمہ تابعین اسلامی مفکرین کی منفرد تصریحات کا شہ پارہ ہے


اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد
پاکستان فون نمبر 31124


Scanned by CamScanner

• سیرتِ رسولؐ پر نہایت بے مثال گلدستہ

• آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر ادب الانشاء کا شہ پارہ • جامعیت و کاملیت کا زندہ جاوید نمونہ

• سینکڑوں عربی انگریزی اردو اور فارسی کی کتابوں کا نچوڑ • نہایت مستند جامع ذخیرہ

• معارف و علوم کا گنج گراں مایہ • ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل انمول تحفہ

• سیرتِ رسولؐ کے تمام اہم عنوانات پر مستند اور مکمل دستاویزات سیرتِ رسولؐ کی انگریزی عربی اردو بڑی بڑی کتابوں کے دریاؤں کو کوزے میں بند کیا گیا ہے • ایڈیشن دوم • نیا لہجہ • نئی زبان • نیا انداز

## ربیع الاول کا خاص تحفہ

پیش لفظ
مفکرِ اسلام
حضرت مولانا مفتی محمود

# رہبر و رہنما

تالیف
ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

صفحات ۳۵۲

ہدیہ ۱۰۰/ روپے

## ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوز و گداز سے معمور تحریر

- آنحضرتؐ سے قبل دنیا کی معاشرتی حالت
- سیرتِ رسولؐ کا فلسفیانہ پہلو
- سیرتِ رسولؐ کا نسبی پہلو
- سیرتِ رسولؐ کا ابتدائی سوانحی پہلو
- سیرتِ رسولؐ کا اسمی پہلو
- آنحضرتؐ ایک ممتاز رسولؐ
- آنحضرتؐ ایک مرقع حسن و جمال
- سیرتِ رسولؐ کا معجزاتی پہلو
- رہبر و رہنما کا نظام الاوقات
- سیرتِ نبویؐ کا اخلاقی اور معاشرتی پہلو
- مطعومات نبوی و مشروبات نبوی
- سیرتِ رسولؐ کا ازدواجی پہلو
- آنحضرتؐ کی اولاد و شہزادگانِ نبوت
- آنحضرتؐ ایک بے مثال مبلغ اور داعی انقلاب
- سیرتِ رسولؐ کا معاشی پہلو
- آنحضرتؐ ایک طبیب کی حیثیت سے
- آنحضرتؐ بحیثیت ایک ہادی مہدی
- آنحضرتؐ ایک معلم مربی محسن
- آنحضرتؐ افصح العرب خطیب
- آنحضرتؐ بحیثیت قانون ساز
- سیرتِ رسولؐ کا سائنسی پہلو
- آنحضرتؐ کے معاشی قوانین
- آنحضرتؐ بحیثیت سپہ سالار
- غزوات رسولؐ
- آنحضرتؐ ایک اولوالعزم فاتح
- آنحضرتؐ بحیثیت ایک سیاستدان
- آنحضرتؐ ایک قائدِ انقلاب
- آنحضرتؐ ایک سربراہِ مملکت
- اللہ کا نبی اللہ کی زبان میں
- آنحضرتؐ شعراء کی زبان میں
- آنحضرتؐ غیر مسلموں کی زبان میں

## اشاعۃ المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان

Monthly "Khelafat-E-Rashida" Faisalabad-Pakistan No. L-8963

Scanned by CamScanner